

وَالَّذِينَ جَاهَدُوا فِينَا لَنَهْدِيَنَّهُمْ سُبُلَنَا

تصنيف مئيف قدوة السالكين سراج العارفين
حضرت خواجہ جلال الدین صاحب تھانگیری رحمۃ اللہ علیہ
موسوم بہ "ارشاد الطالبین" کا اردو ترجمہ



ندوة الصفااء تغلق روڈ ملتان

وَالَّذِينَ جَاهَدُوا فِينَا لَنَهْدِيَنَّهُمْ سُبُلَنَا

تصنيف منيف قدوة السالكين سراج العارفين
حضرت خواجہ جلال الدین صاحب تھانسیری رحمۃ اللہ علیہ
موسوم بہ ”ارشاد الطالبین“ کا اردو ترجمہ



قدوة الاصفیاء تعلق روڈ ملتان

جملہ حقوق بحق ندوۃ الاصفیاء ملتان محفوظ ہیں

نام کتاب _____ طریق السالکین

مقام اشاعت _____ ملتان

سال اشاعت _____ 2002

تعداد بار اول _____ 500

کمپوزنگ _____ محمد شریف ، ضیاء النبی

مطبع _____

ناشر _____ ندوۃ الاصفیاء تغلق روڈ ملتان

فہرست مضامین

۱	دیباچہ
۲	حضرت شیخ جلال الدین تھانسیری
۳	طریق السالکین
۶	فصل:- معرفت الہی (طریق اور ضروریات)
۹	فصل:- طریقت کی ابتداء
۱۰	فصل:- طالبان حق کی اقسام
۱۲	فصل:- روحانی بیماریاں ان کے طبیب اور علاج
۱۳	فصل:- دل کے امراض
۱۶	فصل:- پیران طریقت کے ارشادات
۱۷	فصل:- ذکر کے لیے اکیس زبان
۱۸	فصل:- ذکر نفی اثبات
۲۲	فصل:- صفات سلبیہ، صفات ایجابیہ
۲۳	فصل:- ملاحظہ کلمہ طیبہ
۲۶	فصل:- ذکر سہ پایہ
۲۸	فصل:- اسماء صفات، اُمہات صفات

- ۲۹ فصل :- نزول و عروج، شہود، تحت و فوق
- ۳۲ فصل :- پاس انفاس کا مطلب
- ۳۳ فصل :- شعل باطنی
- ۳۳ فصل :- تلقین اسمائے حسنیٰ
- ۳۵ فصل :- اذکار اثبات و ذکر حدادی
- فصل :- ذکر ماس انفاس
- ۳۸ فصل :- مراقبہ محاسبہ، موعظہ، فکر
- ۵۱ فصل :- ذکر میں ذکر کے مقام
- ۵۲ فصل :- استغراق و ذکر
- فصل :- اقسام طالبان
- ۵۴ فصل :- انسانوں کی اقسام
- ۵۷ تقریظ از خواجہ شاہ غلام حسین چشتی صابری حیدر آبادی
- ۵۸ قطعہ تارخ طباعت
- ۵۹ شجرہ طریقت خواجگان چشتی صابری
- ۶۰ ارشاد الطالبین (۱-۳۶) اصل نسخہ

۴

۵

۶

۷

دیباچہ

بسم اللہ الرحمن الرحیم
نحمدہ ونصلی علی رسولہ الکریم

حضرات مشائخ چشت اہل بہشت رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین اور ان میں حضرت مخدوم علاؤ الدین علی احمد صابر رحمۃ اللہ علیہ سے جاری شاخ کے عمائدین کو ذر و فلک کے جو طریقے بزرگان سلف سے پہنچے جن پر انہوں نے خود عمل کیا اور اپنے سلسلہ کے طالبین کو سکھائے اس طریقہ سے انہیں تزکیہ نفس کی دولت نصیب ہوئی وہ لوگ اعلیٰ مقامات ولایت پر پہنچے روحانیت سے اس خانوادہ میں قطب العالم حضرت عبدالقدوس گنگوہی رحمۃ اللہ علیہ نے جو کمال حاصل کیا وہ سب پر روز روشن کی طرح عیاں ہے ان سے فیض یافتہ حضرت جلال الدین تھامیری نے اس طریق پر عمل کیا اور فنا کی منازل عبور کیں انہوں نے طالبین پر یہ احسان کیا کہ اپنے تمام اسباق کو کتابی شکل دے دی سلسلہ چشتیہ صابریہ کے طالبین کو بتایا کہ میں نے اپنے شیخ کامل سے ذکر و فکر کے زبانی اور عملی اسباق حاصل کیے ہیں ان پر میرے شیخ کو مکمل عبور حاصل تھا انہیں میں نے خود آزمایا ہے یہ سالکین طریقت کے لیے نہایت مجرب نسخہ ہیں۔

حضرت جلال الدین تھامیری رحمۃ اللہ علیہ نے یہ کتاب اپنے زمانہ کی علمی زبان فارسی میں لکھی تھی۔ کئی سال قبل اس فقیر کو برادر مرید پیر غنیفہ محمد الیاس صابری صاحب نے لاہور میں دکھائی تھی جو 1965ء میں حضرت مولانا محمد حسین صابری مراد آبادی رحمۃ اللہ علیہ کے خلیفہ جناب حبیب الرحمان برق صاحب نے لاہور میں باذوق اصحاب کے افادہ کے لیے چھپوائی تھی۔ یہ ان کے کتب خانہ میں موجود کتاب کی نقل (Asit is) تھی۔

ستمبر 2000ء میں میرے ہی ہم نام دوست جناب محمد یونس صابری لطیفی میرٹھی صاحب نے مجھے اسی کتاب کا ایک نسخہ دیا جو 1327ھ میں حضرت محمد حسین چشتی صابری مراد آبادی کے حکم پر امرت سر میں چھاپا گیا اس کے متعلق انہوں نے زبانی بتایا کہ میں مراد آباد (بھارت) حضرت مولانا محمد حسین چشتی صابری کے دولت خانہ پر حاضری دی حضرت کی اولاد سے ملاقات ہوئی انہوں نے مجھے اور پاکستان میں رہنے والے چشتی صابری سلسلہ سے منسلک اصحاب کے لیے یہ کتاب عنایت کی اس عنایت پر میں ان کا شکر گزار ہوں۔

زبان یار من ترکی و من ترکی نمی دانم
 پاکستان بلکہ برصغیر پاک و ہند میں اس وقت فارسی پڑھنے سمجھنے اور بولنے
 والوں کی تعداد آٹے میں نمک کے برابر بھی نہیں۔ تقریری محفل تو درکنار محفل سماع،
 محفل نعت میں بھی فارسی زبان کو کوئی اہمیت حاصل نہیں کیونکہ مفہوم سمجھنے والوں کی تعداد
 کم ہے۔

ضرورت محسوس کرتے ہوئے برادرِ جناب خلیفہ محمد الیاس صابری صاحب
 لاہور جناب محمد یونس صابری لٹمی میرٹھی صاحب ملتان نے حکم فرمایا کہ اس کتاب کا
 اردو ترجمہ ہونا چاہیے تاکہ صابری سلسلہ کا یہ فیض آج کل کی نوجوان نسل کو پہنچ جائے۔
 حکم کا قراں اس فقیر کے نام نکلا مجھے علم ہے کہ ظلو ماجو لا ہوں تاہم مجھے اپنے شیخ
 کریم حضرت منظور المشائخ صوفی منظور احمد صابری رحمۃ اللہ علیہ کا فرمان یاد ہے
 "تم سے سلسلہ کے لیے قلمی خدمت لی جائے گی" اس فقیر نے اپنی کم علمی کے باوجود
 اپنے شیخ کریم کا حکم نبھانے کے لیے اس کام کو اپنے ذمہ لیا۔

دوران ترجمہ کوشش کی گئی ہے کہ حضرت جلال الدین تھانیسری رحمۃ اللہ علیہ کا
 بیان کردہ مفہوم قائم رہے اور ترجمہ آج کل کے معیار کے مطابق سلیس اور عام فہم اردو
 زبان میں ہو جائے۔

اصل کتاب ترجمہ کے بعد شامل کر دی گئی ہے حضرت جلال الدین تھانیسری
 رحمۃ اللہ علیہ نے اس کتاب کا نام "ارشاد الطالبین" رکھا ہوا ہے۔ ترجمہ کا نام
 "طریق السالکین" تجویز کرتا ہوں۔

اصل کتاب میں حضرت جلال الدین تھانیسری کے حالات زندگی درج نہیں
 وہ اس فقیر نے مختلف کتب سے حاصل کر کے شامل کر دیئے ہیں۔

انسان خطا کا پتلا ہے اس کام کے دوران نادانستہ اگر کوئی خامی رہ گئی ہے تو یہ
 اس فقیر کی بھول اور غلطی ہے۔ صاحب ذوق فارسی دان اگر کہیں کوئی خامی محسوس کریں تو
 اس فقیر کو آگاہ فرمادیں تاکہ آئندہ ایڈیشن میں درستی کر دی جائے۔

محمد یونس صابری

ندوة الاصفیاء تغلق روڈ ملتان شہر

یکم محرم الحرام ۱۴۲۲ھ

27 مارچ 2001ء بروز منگل

حضرت شیخ جلال الدین تھانیسری رحمۃ اللہ علیہ

آپؒ قطب العالم شیخ عبدالقدوس گنگوہی کے مرید اور خلیفہء بزرگ تھے۔ تمام علوم ظاہری اور باطنی کے جامع تھے۔ بڑے مرتاض اور عبادت گزار تھے۔ اٹھارہ سال بعد آپؒ کے مجاہدات مشاہدات میں تبدیل ہو گئے اور حقیقی فتح یاب نصیب ہوا۔ اس کے بعد شیخ عبدالقدوس گنگوہی قدس سرہ کے تمام احوال واستغراق آپؒ کے اندر منتقل ہو گئے اور ایک جہاں آپؒ سے فیض یاب ہوا جن میں سے اکثر مرتبہ تکمیل وارشاہ کو پہنچے۔ استغراق اور ذوقِ سامع کے باوجود آپؒ ہر قسم کی عبادت اور آداب شریعت کے سختی سے پابند تھے۔ گویا آپؒ جامع شریعت و طریقت تھے۔ 80 سال تک آپؒ روزانہ ایک ختم قرآن کرتے رہے اس طرح آپؒ کے کمالات عیاں تھے۔ تاریخ اقبال نامہ جہانگیری میں درج ہے کہ جب جلال الدین محمد اکبر بادشاہ 989ھ میں اپنے بھائی محمد حکیم مرزا کی بغاوت فرو کرنے کے لیے دو محرم کو پنجاب آیا تو تھانیسری میں پڑاؤ کیا۔

بادشاہ شیخ جلال الدین کی خانقاہ میں حاضر ہوا کافی دیر تک حقائق اور معارف پر گفتگو ہوئی۔ آخر میں بادشاہ کے اشارے پر شیخ ابوالفضل نے حضرت شیخ جلال الدینؒ سے دریافت کیا "درو عشق کی دوا کیا ہے اور منزل مقصود پر پہنچنے کے لیے سب سے چھوٹا راستہ کون سا ہے"

یہ سن کر حضرت جلال الدین تھانیسری پر گریہ طاری ہو گیا اور اس سوال کا جواب عملاً دیانیزیہ شعر پڑھا۔

آہ استغنائے دلبر آہ آہ کز تعظیم بست بر کونین راہ
محبوب کی بے نیازی اور بے پروائی پر بہت افسوس ہے اپنے ادب و رعب اور جلال کی وجہ سے اپنی طرف آنے کا راستہ بند کر لیا ہے۔ یعنی تعظیم رعب و جلال کی وجہ سے عاشق نزدیک نہیں پھٹک سکتے۔

حضرت جلال الدین تھانیسری اپنے زمانہ کے بحر عالم تھے انہیں اسلامی امور اور اسلامی طرز زندگی پر مکمل عبور اور غور و فکر کا کلی ملکہ حاصل تھا۔ انہیں اسلامی معیشت پر

مہارت حاصل تھی معاملات کا حل مکمل غور و فکر کے بعد عوام کے مفاد میں فرماتے بعد میں آنے والے محققین اپنی تحریروں میں آپ کے رسائل اور کتب کا حوالہ دیتے ہیں۔

"تحقیق اراضی ہند" کے نام سے آپ نے ایک مستقل رسالہ تصنیف فرمایا۔

اس میں درج آپ کے نظریہ کی تائید مولانا محمد علی تھانوی شاہ عبدالعزیز محدث دہلوی نے بھی کی۔ یہاں تک موجودہ دور کے مصنفین و محققین بھی اس کی تائید کرتے ہیں۔

آپ کے تحریر کردہ مذکورہ رسالہ کا قلمی نسخہ برٹش میوزم میں بتایا جاتا ہے اسکے

حوالے موجودہ دور کی کتب "اسلام کا اقتصادی نظام" اور "اسلام کا نظام اراضی" میں بکثرت درج ہیں۔

ارشاد الطالین تحریر کر کے آپ نے روحانی چشمہ جاری فرمایا ہے۔

جس سے سلسلہ چشتیہ صابریہ سے منسلک اصحاب کے علاوہ دیگر مسلمان بھی فیض یاب

ہو رہے ہیں۔ تھامیر (کورونیشتر) دہلی کے قریب ہے۔ حضرت نے پچانوے

سال کی زندگی اسی علاقہ میں تعلیم و تبلیغ میں گزاری اور ۱۳ ذی الحجہ ۹۸۹ھ ہجری کو وصال

فرمایا حضرت عبدالقدوس گنگوہی فرماتے ہیں کہ اگر حق تعالیٰ مجھ سے سوال کرے گا کہ کیا

لایا ہے تو میں جلال الدین اور رکن الدین کو پیش کروں گا۔

اللہ تابود خورشید و ماہی
چراغ چشتیان را روشنائی

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِيْ اَعْظَمَ الطَّالِبِيْنَ شَوْقَ لِقَائِهِ وَاَيَّدَ الشَّاقِيْنَ
ذَوْقَ رِضَائِهِ وَالَّذِيْ جَعَلَ ذِكْرَهُ اَعْلٰى حَيْثُ قَالَ فِيْ كَلَامِهِ الْحَمْدُ
وَلَذِكْرِ اللَّهِ الْكِبَرُ وَخَيْرُهُ وَسِمْلُهُ اِلَى اِجْلَاءِ الْقَلْبِ حَيْثُ قَالَ حَبِيبُهُ
الْمُجْتَبٰى لِكُلِّ شَيْءٍ مُّصْقَلُهُ وَمُصْقَلَةُ الْقَلْبِ ذِكْرُ اللَّهِ تَعَالٰى
وَالصَّلٰوةُ عَلَى رَسُوْلِهِ الْمُصْطَفٰى مُحَمَّدٍ الَّذِيْ اَرْسَلَهُ بِالْهُدٰى مُبَيِّنًا
مَنَاجِزَ الْوُصُوْلِ لِلْوَلٰى اِلَى اَلْمَلَأَةِ الْخَفِيْفَةِ الْبَيْضَاءِ وَالسَّنَةِ الشَّرِيفَةِ الرَّهْرَاءِ
وَعَلٰى اَهْلِ وَاَصْحَابِ الدِّيْنِ اَسْسُوا قَوَاعِدَ الدِّيْنِ وَعَلٰى اِلٰهِ اَجْعَبِيْنَ

اللہ تعالیٰ کے فضل اور اس کی امداد سے اس فقیر و حقیر جلال الدین محمود تھامیری نے
ذکر واذکار کے مضامین پر یہ رسالہ موسومہ "ارشاد الطالبین" تالیف کیا ہے۔

ان اذکار کو حضرت مرشد الحق والحققت اہل اللہ میرے شیخ کریم و مرشد
قطب الاقطاب شیخ المشائخ حضرت شیخ عبدالقدوس گنگوہی حنفی چشتی صابری
مَتَّعَ اللَّهُ الطَّالِبِيْنَ بِطَوْلِ بَقَائِهِ نے دین دار اہل یقین کو سمجھایا ہے۔

میں نے ان سب کو جمع کر کے طالبانِ صادق کو فائدہ پہنچانے کی غرض
سے لکھا ہے تاکہ وہ اس فقیر کو فاتح میں یاد رکھیں۔

حَسْبُنَا اللَّهُ وَنِعْمَ الْوَكِيلُ اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى نَبِيِّكَ مُحَمَّدٍ وَعَلٰى اٰلِهِ وَاصْحَابِهِ

نمبر (1) ہر چیز کے لیے ایک مِثْل (صفا کرنے والی چیز) ہے اور اللہ تعالیٰ کا ذکر
دل کے لیے مِثْل کا کام کرتا ہے۔

لمصحی سلمہ اللہ تعالیٰ بقاہ واعطاه ما یحب ویرضی آمین

(۱) آپ سمجھ لیں وَفَقَلَّكَ اللَّهُ تَعَالَى عَلَى طَلِبِهِ وَأَوْصَلَكَ إِلَى مَعْرِفَتِهِ
اللہ تعالیٰ جل جلالہ کی ذات کی معرفت طلب محبت تمام مقاصد اور مقصد
مقاصد کے لیے سرمایہ ہے۔ انسان کی تخلیق کا مقصد بھی عرفان الہی ہے۔

ص ۳

(۱) وَمَا خَلَقْتُ الْجِنَّ وَالْإِنْسَ إِلَّا لِيَعْبُدُونِ یعنی لِيَعْرِفُونِ
(وہ پہچان لیں) معنی کرتے ہیں حضرت داؤد علیہ السلام نے التجاء کی
الہی لِمَاذَا خَلَقْتُ الْخَلْقَ

اے اللہ تعالیٰ آپ نے مخلوق کو کیوں پیدا فرمایا جواباً حکم ملا
كُنْتُ كَنْزًا مَخْفِيًّا فَاحْبَبْتُ أَنْ أَعْرِفَ فَخَلَقْتُ الْخَلْقَ لِأَعْرِفَ
یعنی مخلوق کو میں نے اپنی پہچان کے لیے پیدا کیا تاکہ وہ میری پہچان کر لیں اور
پھر میری طرف متوجہ ہوں

پیارے! جس کو اللہ تعالیٰ کی شناخت (عرفان) کی سعادت دی گئی اور معرفت
حق تعالیٰ جس کے نصیب میں ہے اس کو دیگر خلائی میں سے منتخب کر لیا ہے۔ تمام
دولت اور نعمتیں اس تک پہنچ جائیں گی کیونکہ (۵) مَنْ لَهُ الْمَوْلَىٰ فَلَهُ الْكُلُّ

اور جس سے یہ نعمت ضائع (فوت) ہوگئی اسے کچھ نہ ملے گا۔ اس کی قسمت میں
افسوس اور خسارہ ہے کیونکہ (۶) مَنْ فَاتَهُ الْمَوْلَىٰ فَاتَهُ الْكُلُّ

آنکس ترانہ دید-اوہیچ نہ دید+ آنکس ترانیا یافت اوہیچ نیافت
جس نے تجھے نہیں دیکھا اس نے کچھ نہیں دیکھا جس نے تجھے نہیں پایا اس نے کچھ نہیں پایا

(۱) اللہ تعالیٰ آپ کو طلب کی توفیق عطا فرماوے اور اپنی معرفت عطا فرماوے

(۲) جن وانس کو پیدا کرنے کا منشا صرف عبادت الہی ہے (سورہ ذاریات) پارہ ۷
۲۷ کی طرف اشارہ ہے۔ یعنی جن وانس اپنی عبادت کے لیے پیدا کیئے

(۳) مخلوقات کس لیے پیدا کیا (۴) میں مخفی خزانہ تھا میں

نے چاہا کہ پہچانا جاؤں میں نے مخلوق کو اس لیے پیدا کیا کہ شناخت کیا جاؤں پس میں
نے مخلوق کو پیدا کیا (۵) جبکہ اللہ تعالیٰ ہے اس کے لیے سب کچھ ہے (۶) یعنی جس
سے اللہ تعالیٰ فوت ہوا اس سے ہر چیز فوت ہوگئی۔ جس نے اسے نہیں دیکھا اس نے کچھ
نہیں دیکھا اور کچھ نہیں پایا۔

سمجھ لیں کہ اللہ تعالیٰ کا راستہ مشرق، مغرب، جنوب، شمال، زمین و آسمان بلکہ بہشت و عرش میں نہیں

(۲) اللہ تعالیٰ کا راستہ آپ کے اپنے اندر میں ہے۔ وَفِي أَنْفُسِكُمْ أَفَلَا تُبْصِرُونَ
اس کلام کا اشارہ ہے کہ اللہ تعالیٰ کا راستہ قدم کی بجائے دل کے ذریعہ ملتا ہے کیونکہ
(۳) اعضاء جسمانی کا کام معرفت کی بجائے عبادت ہے۔

(۴) لَا يَسْعَى الْفَخْفَى وَلَا سَكَنِي وَلَكِنْ يَسْعَى قَلْبُ عَبْدِي الْمُؤْمِنِ
اس بھید کی نشان دہی قَلْبُ الْمُؤْمِنِ عَرَضَ اللَّهُ تَعَالَى کے یہی معنی ہیں
اور وہ دل ہی ہے جو غیر اللہ سے خالی ہے اور ہمیشہ اللہ تعالیٰ کی یاد میں جاری ہے۔ وہ دل
جو ماسوی اللہ مشغول ہے وہ شیطان کا گھر ہے۔

ص ۴

دل کا منظر صرف رحمانی ہے شیطان کے گھر کو کیونکہ دل کہا جائے
حق کے طالب پر طلب کا حکم واجب ہے کسی ایسے ساتھی کی خدمت کرے جو
اس راہ سے گزرا ہو۔ جو اس راہ کے نشیب و فراز سے واقف ہو نیز شریعت و طریقت
و حقیقت و معرفت کا مقتدی رہا ہو ایسا مرشد کامل طالب صادق کی راہنمائی کرتا ہے اور
طالب صادق اس (۵) مرشد کامل کی تربیت کے بعد مہذب با افعال اور اخلاق حمیدہ
کا پیکر ہو جاتا ہے۔

(۶) وَقَالَ اللَّهُ وَابْتَغُوا إِلَيْهِ السَّبِيلَ
(۷) وَقَالَ عَلَيْهِ السَّلَامُ الرَّافِقُ نَتْمَا لَطِيفَيْنِ

رہبر جو کہ دریں وادیہ ہر سوراہہ است
مرد سر گشتہ چہ داند کہ کجا باید رفت

ترجمہ :- اس وادی میں ہر سمت راہ دکھائی دیا ہے بھولا ہوا آدمی نہیں جانتا کہ راستہ کدھر
ہے اس لیے راہبر کی ضرورت ہے چنانچہ راہبر تلاش کرنا چاہیے۔

مرشد کی طول ہمت اس کے افعال احوال اخلاق جاننے اور ان پر عمل کرنے اور مسلسل
کرتے رہنے سے ہی ہدایت نصیب ہوتی ہے اور اللہ تعالیٰ کی توفیق سے آہستہ آہستہ
اس کی درگاہ کے لائق اور زمانے کا مقتدا ہو جاتا ہے۔

حاشیہ صفحہ ۷

(۱) حضرت خولجہ بزرگ فرماتے ہیں کہ وہ جو کچھ دیکھتے ہیں اور سمجھتے ہیں اپنے میں ہی دیکھتے اور سمجھتے ہیں۔ (۲) سورۃ الذاریات پارہ نمبر ۲۶ کی آیات کا اشارہ ہے یعنی آپ کے نفوس (اجسام) میں چھپا ہے کیا تم نہیں دیکھتے (۳) انسان کے ہاتھ پاؤں اور جسم کے دوسرے اعضا (۴) لایعنی حدیث قدسی کی طرف اشارہ ہے جس کا ذکر امام غزالی نے احیاء العلوم میں کیا ہے حق تعالیٰ فرماتا ہے کہ زمین اور آسمان میں میرے لیے وسعت نہیں مگر میرے بندہ مومن کے دل میں اتنی وسعت ہے کہ میں اس میں سما جاتا ہوں

اقوال سے انسان میں اتمیت، مراۃ مرجع اسمائے صفات بلکہ تجلیات ذاتیہ کی طرف اشارہ ہے اور بطرانی کی تائید کرتے ہوئے کہتا ہے۔

ان الله آتية من الارض آتية ربكم قلوب عباده الصالحين یعنی اللہ تعالیٰ طرف (برتن) ہیں زمین و آسمان کے اور اللہ تعالیٰ کا ظرف بندگان صالحین کا دل ہے۔

نظرے بسوئے خود کن کہ تو جان دلربائی مفلگن بفاک خود راکہ تواز بلند جائی
تور چشم خود نہائی تو کمال خود چہ دانی چوں نرا ز صدف بروں آگہ تو بس گر انہائی
اپنے آپ کو پہچان تو اونچے مقام کا ہے خاک میں نہ ڈال تو اپنے سے ناواقف
ہے مونی کی طرح صدف سے مامر آ کر اپنی قیمت دیکھ۔

(۵) سایہ یزداں بود بندہ خدا مردہ ایں عالم و زندہ خدا
دامن اوگیر زود تر بے گماں تا رہی از دامن آخر زمان
فقر خواہی آن ز صحبت حاصل است نے زبانت کار می آید نہ دست
دانش انوار است در جان رجال نے زراہ دفتر نے زقیل وقال

یہ عالم ناپائیدار ہے اور اللہ تعالیٰ جی قوم ہے اور بندہ خدا میں اس کا جلوہ ہوتا ہے۔ قیامت کی ہولناکی سے بچنے کے لیے اسکا (بندہ خدا کا) دامن پکڑ لو۔ فقر اس کی محبت سے ہی ملے گا زبان اور ہاتھ سے نہیں ملے۔ اس کی وجہ سے عوام میں عقل کی روشنائی ہے جو کتابوں اور قیل وقال سے نہیں ملے۔ سورہ مائدہ پارہ نمبر 6 کی طرف اشارہ ہے۔

(۶) یا ایہا الذین امنوا اتقوا اللہ وابتغوا الیہ الوسیلۃ وجاهدو فی سبیلہ لعلکم تفلحون
یعنی اے مومنین اللہ تعالیٰ سے ڈرو اور اس کی طرف وسیلہ طلب کرو اور اس کے راستے میں جہاد کرو شاید تمہاری نجات ہو جائے۔ سمجھ لیں وسیلہ سے مراد مرشد کامل ہے کیونکہ اس سے عمل ایمان اور اعمال صالحہ اور نوعی سے بچاؤ کا ذکر ہے۔

(۷) چشمہارا چار کن در اعتبار یار کن با چشم خود در چشم یار
سرہم شورئ بخوان اندر صفحہ یار راباش و مکن از ناز آف

سمجھ لیں کہ اس راستہ کی ابتداء شریعت ہے چنانچہ جملہ فرائض و واجبات سنن مستحب اور آداب بجالائیں نیز اپنی خوراک رہائش اور اپنے جسم کو حلال الحرام اور مشتبہات ناپاک کی وحدت وجنابت سے پاک رکھیں اپنے حواس^(۲) خمسہ کو معصیت کی آلودگی سے (نگرانی کریں) بچائیں یہی چیز جو ارجح (اعضائے جسمانی) کی گناہوں سے طہارت کہلاتی ہے اور یہی تمام باتیں شریعت ہیں۔

اس کے بعد طریقت کا راستہ ہے کہ انسان اپنے دل کو برے اخلاق مثلاً دنیا کی محبت، شہوت سے لگاؤ، حسد، کینہ، کبر، لالچ، بغض، بخل وغیرہ سے پاک رکھے اور صفات حمیدہ مثلاً صدق و صفا، حلم و سخاوت، مروت و وفا، احسان مخلوق سے اچھا سلوک اور صدق معاملہ سے آراستہ ہو جائے اس کو گردش کہتے ہیں اور اسے تبدیل اخلاق سمجھیں یہ بہت بڑی بات ہے کیونکہ اس کے بغیر دین کی دولت نصیب نہیں ہوتی۔ اور بے دین راہ حق پر نہیں چل سکتا۔ نیز اس کام میں عزالت اور خلوت کی ضرورت ہے تاکہ ان اعمال میں تسلسل آجائے اور ان میں غلل واقع نہ ہو۔

ص ۵

سخن باکس مگو الا ضرورت + خلل تادر نیفتد در حضورت
کسی سے بلا ضرورت بات نہ کرو ایسا نہ ہو کہ آپ کے مقام حضوری میں گڑبڑ ہو جائے۔ اس کے بعد راہ حقیقت اور معرفت ہے وہ تو عارفین کے سینوں کا بھید ہے۔ اس کی وہی خبر دیتے ہیں یہی شریعت اور طریقت کا مطلب ہے۔ جو مغز ہے اور وہ اس کا چھلکا ہے۔ حقیقت راہ حق سر نہانست + درون جان و بیرون از جہاں است
حقیقت ایک چھپا ہوا بھید ہے ہماری جان کے اندر ہے مگر دنیا سے باہر ہے۔

- (۱) سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا حلال ظاہر ہے اور حرام ظاہر ہے ان دونوں کے درمیان مشتبہات ہیں بہت سے لوگ انہیں نہیں جانتے جس نے دین پاک کرنے کے لیے ان سے پرہیز کیا عزت پائی جس نے مشتبہات اختیار کیے وہ حرام میں جا پڑا
- (۲) یعنی آنکھیں کان یا چھوٹے یا سونگھنے کی قوت سے (۳) گندگی (۴) شریعت ظاہری
- (۵) قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حب الدنيا راس وکل خطیئہ یعنی دنیا کی محبت تمام خطاؤں کی جڑ ہے۔ قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من صبت نجا۔ یعنی جس نے خاموشی اختیار کی اس نے نجات حاصل کر لی آفات دنیا و آخرت سے محفوظ رہا
- (۶) وہ یعنی ظاہری شریعت اور راہ طریقت چھلکا کی مانند ہے اور معرفت ایسے ہے جیسے مغز

سمجھ لیں! طالبان حق تین طرح کے ہیں 1- عبادا اختیار 2- زہاد اہرار 3- عشاق شطار ان میں سے ہر ایک کا اپنا طریقہ ہے عبادا اختیار بہت مدت میں اس تک پہنچتے ہیں نمبر 2: زاہدین اس سے کم مدت میں منزل پر پہنچتے ہیں نمبر 3: عشاق شطار ان سے بہت کم مدت میں اس مرتبہ تک پہنچتے ہیں۔

(۲) وَالْفَضْلُ سَيِّدُ اللَّهِ يُؤْتِيهِ مَن يَشَاءُ، مگر عشاق شطار کی رمز الگ ہے ان کی سیر ایسی ہے جو زہاد سے الگ ریاضت سے دور ہوتی ہے اور کشف و کرامات کو جو کے بدلے کبھی نہیں لیتے (۳) الْحَيَاءُ نَجْوَى بَعِيدٌ يَتِيمٌ وَالْعَالَمُونَ يَعْلَمُونَ وَالْزَاهِدُونَ يَنْهَضُونَ هُمْ وَأَهْلُ الْكَلِمَاتِ يَكْرَهُونَهُمْ عشاق ان منزلوں پر ٹھہرنا پسند نہیں کرتے، کسی چیز اور معاملہ میں مقید نہیں ہوتے وہ اترتے ہوئے دوڑتے ہوئے ہر معاملہ میں جانا باز اور جہان باز ہوتے ہیں۔ عبادت زہد تقویٰ اور ریاضت سے احتراز کرتے ہیں ان کو گھٹیا (کم تر) سمجھتے ہیں تاہم اپنا خون پیتے ہیں اور گم ہو جاتے ہیں۔ (یعنی ہر دم دل و دماغ سے خیال یار میں محو رہتے ہیں) اور موت سے پہلے مر جاتے ہیں اس طرح حق (اللہ تعالیٰ) تک رسائی حاصل کر لیتے ہیں۔ اس مقام پر (یہ سن کر) اکثر سلوک کے مدعی اور جاہل صوفی بھول گئے ہیں اور راستہ سے بھٹک گئے ہیں اَلْعِبَادُ بِاللَّهِ مِنْ ذَالِكِ

(۱) طریق سلوک کی کوئی انتہا نہیں۔ طالبان حق کی طبائع مختلف قسم کی ہوتی ہیں اور شیخ کا طبیب دل ہے مرید کے مرض کے مطابق علاج کرتا ہے یہاں فرمایا گیا ہے کہ اللہ تعالیٰ کی طرف راستے تعداد میں انفاس خلافت جتنے ہیں لیکن یہ تین راستے ان میں سب سے زیادہ قریب ہیں۔ اول عبادا اختیار سے مراد صوم صلوٰۃ حج و جہاد اس راہ کے راہرو بہت دیر سے منزل پر پہنچتے ہیں دوسرا راستہ زہاد اہرار کا ہے جو اخلاق ذمہ کو اخلاق حمیدہ میں تبدیل کرنے کی کوشش کرتے ہیں۔ وہ پہلے سے تھوڑے زمانہ میں منزل پر پہنچتے ہیں تیسرا راستہ تزکیف اور تصفیہ قلب اور تجلی روح میں مشغول ہوتا ہے اس کو مصنف نے طریق اجالی فرمایا ہے (۲) یعنی فضل اللہ تعالیٰ کے ہاتھ میں ہے جسکو چاہتا ہے دیتا ہے (۳) عبادت کرنے والے عبادت کے حجاب میں ہیں عمل کرنے والے اپنے عمل اور زہاد اپنے زہد اور اہل کرامت اپنی کرامت کے حجاب میں ہیں مگر حق تعالیٰ کے عاشق ان مقامات میں ٹھہرنا پسند نہیں کرتے بلکہ ان مقامات سے تری کرتے ہیں۔ (۴) مرنے سے پہلے مرنا (۵) انہوں نے خیال کیا ہے کہ ان مراتب پر شریعت کی منزل طے کیے بغیر پہنچ گئے ہیں اور خود کو شریعت سے باہر کر لیا ہے۔ وہ یہ نہیں سمجھے کہ شریعت کشتی ہے کہ اس کے بغیر حق تعالیٰ کی معرفت ملنا ناممکن ہے محال است سعدی کہ راہ صفا + توان رفت جز در پے مصطفیٰ حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے راستہ شریعت پر چلے بغیر تصوف کا رستہ ناممکن ہے۔

رَوَى عَنْ السَّائِفِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمْ لَمَّا حَرَّمُوا الْوُصُولَ لِصَيْبِهِمْ
الْأَصُولَ وَالْأَصُولَ رِعَايَةُ الشَّرْعِيَّةِ وَالْطَّبَقَةِ

اور بتایا گیا
(۲)

تِلَاوَتِ الْقُرْآنِ وَالِاشْتِغَالُ بِالْعُلُومِ الشَّرْعِيَّةِ أَسْوَرَحَسَنَةٌ وَلَكِنَّ
شَانَ لَطَالِبٍ شَانٌ

آخر کہا گیا کہ طالب حق فرائض اور سنن کی ادائیگی کے بعد شغل باطن پر انحصار کرتا ہے۔
طریق زہاد کی طرح جسمانی اعمال اور نوافل کی ادائیگی پر زور نہیں دیتا۔

مازانہ مرید ورد خواں می باید نہ زاهدے حافظ قرآن می باید
صاحب درد و سوخته جان می باید آتش زده بخانماں می باید
نہیں اور اوپر مٹنے والا مرید اور حافظ قرآن زاهد نہیں چاہے بلکہ صاحب دل ایسا ہو جس
نے اسے گھر کو آگ لگا کر اپنے آپ کو جلا رکھا ہو۔

التَّوَجُّهَ إِلَى اللَّهِ وَالْإِعْرَاضَ عَمَّا سِوَى اللَّهِ

اللہ تعالیٰ کی طرف متوجہ اور اس کے سوا ہر طرف سے قطع تعلق گروہ شطاریہ کا طریق ہے۔
اللَّهُ وَلَا سِوَاهُ ان کا ورد ہے۔

ان (درویشوں) کا ورد اللہ کے سوا کچھ نہیں۔

اللہ بس است عاشقان را (عاشقوں کو اللہ کافی ہے)

یہ راستہ نہ ہونا، نیچا ہونا، اپنی ہستی اور خودی کو مٹانا (درمیان سے ہٹانا) ہی یہی
راستہ ہے۔

در راہ بالوئے عدم می زند کیست دریں راہ قدم می زند
کون ہے جو اس راستہ میں قدم رکھتا ہے اس راستہ میں چلنے والے کا قدم کوئین پر
پڑتا ہے۔

(۱) قولہ روی عن متبعیہن اسلام روایت کرتے ہیں کہ لوگ وصول حق سے اس لیے محروم

رہے کیونکہ انہوں نے وصول حق کے قواعد اور اصول ضائع کر دیئے اور قواعد قانون
وصل حق اللہ شریعت حقہ کی پیروی کرنا ہے اور حقیقت صادقہ کی پیروی کرنا ہے

(۲) تلاوت قرآن اور درس تدريس علوم شریعہ بہترین کام ہیں لیکن طالبان کا کام الگ
کام ہے۔

آپ یہ بات سمجھ لیں کہ مخلوق (انسان) کو دکھ اور بیماری میں مبتلا سمجھیں اور پیغمبران حکیم اور طبیب حاذق اور دواؤں، معجون اور قسم قسم کے شربتوں کا خزانہ قرآن مجید ہے اور مخلوق کی بیماری بھی قسم قسم کی ہے۔ (۱) قَالَ اللَّهُ تَعَالَى وَلَا تَرْكِبُ وَلَا يَأْتِيهِ إِلَّا فِي كِتَابٍ مُبِينٍ۔ وَمَا فَرَقْنَا فِي الْكِتَابِ مِنْ شَيْءٍ وَنَزَّلَ مِنَ الْقُرْآنِ مَا هُوَ شِفَاءٌ وَرَحْمَةٌ لِّلْمُؤْمِنِينَ اب حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم چونکہ خاتم النبیین ہیں آپ کے بعد پیغمبری کا سلسلہ ختم ہو گیا ہے ان کے بعد علماء ہیں جو پیغمبروں کے وارث ہیں۔ قَالَ اللَّهُ تَعَالَى وَحَمِّنْ خَلْقَنَا أُمَّةً يَهْدُونَ بِالْحَقِّ وَقَالَ عَلَيْهِ السَّلَامُ الْعُلَمَاءُ وَرَثَةُ الْأَنْبِيَاءِ وَعَلِمَاءُ أُمَّتِي كَأَنْبِيَاءِ بَنِي إِسْرَآئِيلَ وَمَا مِنْ بَنِي الْأَوَّلَةِ نَظِيرٍ مِنْ أُمَّتِي

ان سب سے مراد علمائے آخرت ہیں۔ علمائے دنیا تو نقالی شان و شوکت کے خواہش مند اور جھگڑالو ہیں ان کی کوشش اپنی ہمت کی بجائے دوسرے کے کام پر ہوتی ہے ان کا خیال طلب حق نہیں۔

کسی نے کیا خوب کہا ہے
راہِ زو مشغولی عالمِ ترا
نیست پرواہِ خدا ایکِ ترا
اور جو دنیا داروں سے (مخالفت) بہت زیادہ گھل مل جاتے ہیں

- (۱) پارہ نمبر ۷ سورہ انعام یعنی ہر خشک اور تر چیز کا قرآن مجید میں ذکر ہے۔
(۲) ہم نے کتاب سے کوئی چیز نہیں چھوڑی۔ انعام پ ۷ (۳) ہم قرآن مجید سے وہی نازل کیا جو مسلمانوں کے لیے شفا اور رحمت ہے۔ (۴) اور ہم نے ان سے ایک جماعت (گروہ) جو دین حق کے لیے دلائل دیتا ہے۔ (۵) علماء پیغمبروں کے وارث ہیں میری امت کے علماء بنی اسرائیل کے انبیاء کی مانند ہیں کوئی نبی ایسا نہیں اس مثال میری امت میں موجود ہے یعنی تبلیغ احکام شریعہ دین کی ترویج خلق کی ہدایت اور اللہ تعالیٰ کی طرف بلانا مقصد ہے ورنہ سمجھ لیں دونوں میں مساوات لازم نہیں۔

(۱)

ان کے لئے علم یوں ہے۔
 اَلْعِلْمَاءُ اٰمَنَاءُ اللّٰهُ
 فِي الْاَرْضِ مَا لَمْ يَخْلُطُوا الْمُلُوكَ فَاِذَا خَالَطُوهُمْ فَاحْذَرُوهُمْ هُمْ
 شِرَارُ الْخَلْقِ لَصُورِ الدِّينِ وَقَطَاعِ الطَّرِيقِ وَقَوْلُهُ تَعَالٰی مَثَلُ الَّذِيْنَ
 حَبَلُوا الشُّرَكَةَ ثُمَّ لَمْ يَخْلُصُوْهَا كَمَثَلِ الْجِمَارِ يَتَحَوَّلُ اَسْفَاِلًا
 یہ ایسے ہی لوگوں کے لیے اشارہ ہے۔

علم کان بے رکاخ و باغ بود همچو مر دزد را چراغ بود
 حصول دنیا کے لیے علم ایسا ہے جیسے چور کو روشنی کا چراغ مل جائے یہ سمجھ لینا
 چاہیے کہ اللہ تعالیٰ کی راہ دل سے ملے ہو سکتی ہے اور انسان میں ایک ہی دل ہے
 مَا جَعَلَ اللّٰهُ لِرُجُلٍ مِّنْ قُلُوبَيْنِ فِيْ جَوْفِهِ (۲)

دل میں اللہ یاد دنیا میں سے ایک ہی چیز آئے گی اس میں دو چیزیں نہیں سماسکتیں ٹھیک ہی
 کہا گیا ہے۔ نہ جانے دو دارم نہ یارے دگر خیال تو دارم نہ کارے دگر
 نہ دو دل ہیں نہ ہی کوئی اور دوست صرف آپ کا خیال ہر دم ہے اور کوئی کام نہیں
 وَقَدْ وَرَدَ فِي الْاَخْبَارِ اَوْحَى اللّٰهُ تَعَالٰی اِلٰی دَاوُدَ عَلَيْهِ السَّلَام
 يَا دَاوُدُ اِنْ كُنْتَ لِيْ فَلَا تَحِبِّ الدُّنْيَا فَإِنَّ حُبِّيْ وَحُبَّهَا لَيَكْتُمُ عَيْنِ
 فِيْ قَلْبِيْ وَاحِدٌ وَابْتَعْضِ الدُّنْيَا فَإِنَّهَا حِجَابٌ مُّبْعَدٌ عَنِ اللّٰهِ تَعَالٰی

(۱) علماء جبکہ (ملوک) امراء اور مال داروں سے اختلاط نہیں کرے وہ دنیا میں اللہ
 تعالیٰ کے امانت دار ہیں اور جب وہ مخالفت کرتے ہیں تو ان سے بچنا چاہیے ان کی
 صحبت اختیار نہ کی جائے۔ وہ لوگوں میں سب سے شریر دین کے چور اور مخلوق
 کے لیڑے ہیں۔
 (۲) پ ۲۸ جمعہ۔ ان کی کہانی یوں ہے کہ تورات کو اس طرح اٹھاتے ہیں جیسے گدھے
 پر بوجھ لا دیا جائے جس کا اسے کوئی فائدہ نہیں۔

(۳) پ ۲۱ احزاب۔ کسی کے جسم میں اللہ تعالیٰ نے دو دل نہیں پیدا کیے۔
 (۴) حدیث شریف میں ہے کہ اللہ تعالیٰ نے حضرت داؤد علیہ السلام کے پاس وحی بھیجی
 کہ اے داؤد اگر تو میرا ہے تو دنیا کو دوست نہ رکھ کیونکہ میری اور دنیا کی محبت ایک دل
 میں اکٹھی نہیں ہو سکتی اور دنیا کو دشمن سمجھ کیونکہ وہ حجاب ہے اور اللہ تعالیٰ سے دور
 کرنے والی ہے۔

نمبر) ورنہ پرہیز نہ حلال سے اور نہ حرام سے اس مقام پر کہا گیا ہے کہ ترک حلال ضروری (فرض) ہے۔ جس طرح احکام شریعت میں حلال کا طلب کرنا ضروری (فرض) ہے اور ماسوائے اللہ ہر بات کے ترک کی طرف اشارہ ہے اور یہ ایک سر ہے۔۔۔؟

از دل بروں کنم غم دنیا و آخرت

یا خانہ جائے رُخت بودیا خیال دوست

دل آپ کے چہرے اور خیال کا مقام ہے اس میں سے دنیا اور آخرت کے سب جھگڑے باہر کئے تا ہوں

پس جو دل حق (اللہ تعالیٰ) کے سوا کسی غیر میں مشغول ہے وہ شیطان کا گھر ہے جو خراب ہے جب تجھے خود بھی خراب گھر پسند نہیں اللہ تعالیٰ کو خراب دل کس طرح پسند ہوگا۔

نفس

سمجھ لیں کہ دل کے تین امراض ہیں۔ ایک حدیث نفس وہ خیال جو قصد اور اختیار سے دل میں آتے ہیں یہ خیال خواہ خلا میں ہوں یا زمینی مجالس میں نماز میں یا نماز سے باہر۔ دوسرے خطرہ جو خیال بے قصد دل میں آتا ہے اور چلا جاتا ہے تیسرے دل کا خیال (نظر) جو غیر کی طرف ہو اور یہ علم اشیاء ہے۔

پس دل ان تین امراض سے خراب ہوا اور ان تین امراض میں بچھن گیا اور یاد خدا سے غافل ہوا اور خود کو تباہ کر لیا اور اگر طالب صادق ہے تو مرشد کامل کی طرف بہت جلد آنے کی توفیق پاتا ہے اور وہ مرشد کامل (۲) اکی مرض کو صحت میں بدل دیتا ہے اور وہ اس صحت دل کی بدولت جاننے والا اور اہل نظر ہو جاتا ہے اور مشاہدہ حق میں واصل ہو جاتا ہے یہ کام اور اس کا ارادہ شغل باطن ہے اور وہ اسم اعظم اسم ذات ہے جو حدیث نفس کے مقام پر لگاتا ہے وہ ایک بلندی ہے عالم علوی سے ترقی دیتی ہے جو اللہ تعالیٰ کے صفاتی اسماء کو مقام خطرہ پر لاتی ہے اور یہ کہ آگ ہے جو غیریت کے خش و خاشاک چلا کر بھسم کر دیتی ہے اور یہ اللہ تعالیٰ کی محبت کی آگ ہے جو دل میں بھڑکتی ہے

(۱) یعنی دنیا سے پرہیز اس لیے ہے کہ وہ حجاب ہے۔

(۲) صحت ابن جنس بجوئید از طبیب صحت آن جنس بجوئید از حبیب

اس صحت کی صحت طبیب سے اور جس کی صحت حبیب سے تلاش کرو

لمصححه سلمه الله تعالى

اسی مقام پر کہا گیا ہے کہ **الْحَشَقُ نَارُ الْحَقِّ مَسْوُومُ الْحَبُوبِ** جمال مرشد کو دل کی نگاہ سے زیارت کرنا جمال مرشد عالم شہادت ہے اسی واسطے سے عالم شیب کے باسی جمال حق کا نظارہ کیا جاسکتا ہے۔ اسی لیے جمال مرشد کو آمینہ حق کہتے ہیں۔

اس مقام پر کہتے ہیں کہ حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ نے اللہ تعالیٰ کا حضرت محمد صلی اللہ علیہ والہ وصحابہ وسلم کے جمال دل رب میں نظارہ کیا۔
 (نبرا) اگر طالب صادق تلقین مرشد کے مطابق اس طریق میں مشغول ہو تو امید ہے کہ اللہ تعالیٰ کے فضل سے اسے شروع میں ہی وہ کچھ حاصل ہو جاتا ہے جو اختیار و ابرار کئی سال میں حاصل کر پاتے ہیں۔ **الْمُؤْتَقِ وَالْمَكْتَبِ هُوَ اللَّهُ تَعَالَى**
 اس طریق کی تشریح ذکر سہ پایہ کے باب میں کی جائے گی انشاء اللہ تعالیٰ

(۱) یعنی حق تعالیٰ کا عشق ایک آگ ہے جو محبوب حقیقی کے علاوہ ہر چیز کو جلا دیتا ہے

منذوی:-

اوز حرص و غیب و کلی پاک شد	ہر کمر اجامہ عشقے چاک شد
اے طیب جملہ علت ہائے ما	شاد باد اے عشق خوش سودائے ما
اے تو افلاطون و جالینوس ما	اے دوائے نخوت و ناموس ما

یعنی جمال شمع کو آمینہ حق سمجھے یہ رابطہ کے طریق کا اشارہ ہے یعنی دل میں پیر کی صورت کی حفاظت۔ خواہ احرار فرماتے ہیں کہ ذکر حق سے مرشد کا سایہ بہتر ہے یعنی مرید جتنا زیادہ تعلق پیر سے رکھے گا۔ باطنی طور پر فیوض زیادہ ہوتا جائے گا۔

زاں روئے کہ چشم تست احوال معبود تو پیر تست اول
 تیری نگاہ نیر صی (بھینگی) ہے اول تیرا پیر ہی معبود ہے

(۱) اس کے تمام شیب و فراز جانتا ہے۔ اس لیے اس کی ہر بات کو بلا چون و چرا مانا جائے

پیران طریقت کے بیان کئے ہوئے ارشادات

ص ۹ سمجھ لیں کہ طالب صادق کو مرشد کہے کہ تین دن کے لیے طے کاروزہ رکھے اگر ممکن نہ ہو تو بہت کم خوراک استعمال کرے اور ہر روز تہلیل (کلمہ طیبہ کا ورد) استغفار (کلمہ پنجم) اور ورد و شریف ہر ایک دن ایک ایک ہزار بار پڑھے تین دن بعد رات کے آخری حصہ میں غسل کر کے مرشد کے پاس آئے اور مرشدا سے اپنے پاس باادب بٹھائے اور جو ذکر طالب کے حسب حال سمجھے اسے سکھائے اس وقت پیر مرید کے علاوہ کوئی تیسرا آدمی پاس نہیں ہونا چاہیے۔ کیونکہ مرشد کی تلقین اسرار حق ہے اور ہر طالب کا اپنا ایک مخصوص اسرار ہے۔ پیر مرید صادق کی وصیت کرے وہ حکم کرے ذکر اور تلقین پر عمل کرے گفتگو اور اظہار تو (table talk) نہ کرے۔ تاکہ انوار و اسرار کا شمر حاصل ہو جائے۔ طریق تلقین:- ایک بار مرشد ذکر بولے اور مرید اس کو سنے اور پھر مرید وہی الفاظ بولے اور پیر سنے۔ اسی طرح تین بار تکرار کرے پھر حوالہ دے جو (حوالہ) یوں ہے جو کچھ مجھے میرے پیر نے دیا تھا میں تجھے دیتا ہوں اور مرید کہے کہ میں نے قبول کیا۔ پھر مرید کو کہا جائے تنگ و تاریک اور بالکل خالی کمرے جہاں کسی کی آواز بھی سنائی نہ دے البتہ ایسا البتہ ایسا تنگ (چھوٹا) نہ ہو کہ اس میں کھڑا ہونا بیٹھنا لیٹنا مشکل ہو۔ ایسے کمرے میں جا کر چارزانوں (آلتی پالتی مارکر) بیٹھ جاؤ۔ چارزانوں اگر چہ انبیاء سے کوئی نہیں بیٹھا کیونکہ اس طرح بیٹھنا متکبروں کا طریق ہے اسی لیے اس کو بدعت بھی کہا جاتا ہے۔ تاہم اس کی اجازت ہے کیونکہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ مسجد میں چارزانو بیٹھے ہیں۔

(۱) سنن ابی داؤد کے کتاب ادب میں ہے جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے
 كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا صَلَّى الْفَجْرَ تَرَبَّعَ حَتَّى تَطْلُعَ
 الشَّمْسُ حَسَنَاءَ، یعنی پیغمبر خدا فجر کی نماز ادا کرنے کے بعد اُنقی سے سورج کے بلند
 ہونے تک چارزانو بیٹھا کرتے تھے۔ حضرت عمر فاروقؓ کا عمل اسی حدیث کے مطابق
 ہے۔

اور جیوں نے ذکر کے لیے بیٹھنے کا طریقہ چار زانوں فرمایا ہے۔
 (۱) اس طرح چار زانو بیٹھنے کہ کمر سیدھی ہو اس میں خم نہ آئے آنکھیں بند اور ہاتھ
 دونوں زانو پر رکھے۔ دائیں پاؤں کے انگوٹھے اور ساتھ والی انگلی سے رگ کیماں
 بائیں جانب مضبوطی سے پکڑے۔

رگ کیماں ایک ایسی رگ ہے جس کا تعلق باطن قلب سے ہے اور جب یہ قوت پکڑتی
 ہے تو باطن میں حرارت پیدا ہوتی ہے جو تصفیہ قلب (دل کی صفائی) کرتی ہے۔
 اس کے بعد اکیس زبان سے ذکر میں مشغول ہو جائے یہ خواہ جہریہ ہو یا خفیہ ہو جس طرح
 ذوق و انشراح ہو تا کہ خیال عبادت کا ہو عادت کا نہ ہو۔

فصل

زبان اور ہاتھ پاؤں کی بیس انگلیوں کے سروں کو اکیس زبان کہا جاتا ہے۔ اس کا
 مطلب ہے ذکر کو قوت سے اس طرح کرے کہ خشوع و خضوع دل میں اور تمام
 اعضائے جسم رئیس گوشت پوست خون ہڈیوں اور ان کے گودے تک ذکر کا اثر ہو۔

تاکہ اصل ذکر ہو جس کے ذریعہ مکاشفات اور واردات انوار ربانی حاصل ہو۔
 (۲) جیسا کہ قرآن مجید سے ثابت ہے اَصْلُهَا ثَابِتٌ وَفَرْعُهَا فِي السَّمَاءِ

(۱) چہرہ قبلہ کی طرف اور انگلیاں نفی کی حالت میں اٹھائے۔ مطلب یہ نفی عبرت ہے اور
 اثبات کی حالت میں نیچے چھوڑے یہاں اشارہ ثبوت ہستی مطلوب حقیقی سے ہے۔
 ذہن دل کو ایک نقطہ خیال پر جمع کرے پوری عزت ہیبت اور تعظیم سے خوش الحان اور
 خوش آواز سے ذکر شروع کرے۔

(۲) پ ۱۳ سورہ ابراہیم۔ اَلَمْ تَرَ كَيْفَ ضَرَبَ اللَّهُ مَثَلًا كَلِمَةً طَبِيعَةً كُنَشِيرَةً اَصْلُهَا
 ثَابِتٌ وَفَرْعُهَا فِي السَّمَاءِ یعنی کیا تم نے نہیں دیکھا کہ کس طرح اللہ تعالیٰ نے مثال ربانی
 پاکیزہ کلمہ مثال پاکیزہ درخت کی طرح اس جڑ زمین میں مضبوط اور شاخیں
 آسمان میں ہوتی ہیں (وہ مضبوط اور سایہ دار ہے)

لمصحہ سلمہ اللہ تعالیٰ

(ذکر نئی اثبات کو بیان کرنے کے لیے)

سمجھ لیں ذکر نئی اثبات کلمہ طیبہ کا ذکر ہے جو اکثر مشائخ کی اصل اور اختیار کیا ہوا معمول ہے۔
 لَقَوْلُهُ تَعَالَى وَقُولُوا قَوْلًا سَدِيدًا يُصْلِحْ لَكُمْ أَعْمَالَكُمْ وَيَغْفِرْ
 لَكُمْ ذُنُوبَكُمْ قَوْل سَدِيد سے مراد کلمہ کلمہ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ

ہے (۲) وقال سہل بن عبد اللہ تسنن فی رحمۃ اللہ علیہ لیس لقول لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ ثواب الاعمال و ذکر لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ کی بہت شان ہے اگرچہ اس کی ادائیگی زبان سے ہوتی ہے کیونکہ (۳) قَالِ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ خَالِصًا مَخْلَصًا دَخَلَ الْجَنَّةَ

متقدمین صادقین کے دلوں میں اگر کوئی گرد و غبار آجاتا تو وہ کلمہ کو تین بار ذوق و شوق سے پڑھتے غبار دور ہو جاتا اور (گرد و غبار کا) پردہ اٹھا کر پھر مشاہدہ کے مقام پر آ جاتے (۴) إِنَّهُ لَيَغَانُ عَلَى قَلْبِي وَإِنِّي لَأَسْتَغْفِرُ اللَّهَ كُلَّ يَوْمٍ وَلَيْلَةٍ سَبْعِينَ مَرَّةً

اسی طرف اشارہ ہے دل کے پردے کو ہٹانے کے لیے ستر (۷۰) بار توبہ استغفار میں مشغول ہوں کیونکہ (۵) التَّوْبَةُ أَصْلُ لِكُلِّ عِبَادَةٍ اور تین بار کلمہ پڑھنے سے دل کے حجاب دور ہوتے ہیں ایک بار پڑھنے سے ایمان حاصل ہوتا ہے۔

(۱) لَقَوْلُهُ تَعَالَى وَقُولُوا قَوْلًا سَدِيدًا يُصْلِحْ لَكُمْ أَعْمَالَكُمْ وَيَغْفِرْ لَكُمْ ذُنُوبَكُمْ پ ۲۲ احزاب یعنی (۱) مسلمانوں اللہ سے ڈرو اور سیدھی اور استوار بات کرو تاکہ تمہارے کام اور کارنامے درست ہو جائیں اور تمہارے گناہ معاف کر دیے جائیں۔

(۲) سہل عبد اللہ تسنن نے فرمایا کہ کلمہ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ کا ثواب دوسرے اعمال جیسا ثواب نہیں بلکہ عظیم ثواب ہے تمہاری سوچ کی حد سے باہر جیسا کہ احادیث میں ہے۔

(۳) جس نے خلوص اور اخلاص سے کلمہ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ پڑھا وہ جنت میں داخل ہوا۔ بشرطیکہ اسی ایمان پر مرتے دم تک قائم رہا۔ دوسری حدیث مبارکہ میں وضاحت ہے کہ

(ذکر نفی اثبات کو بیان کرنے کے لیے)

ص سمجھ لیں نفی اثبات کے چہار ضربی ذکر اس طرح ہے لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ کا کلمہ
ہائیں جانب سے کھینچتے ہوئے دائیں طرف لائیں اور لَا کی مد کو اتنا طول دیں کہ
تین ضربیں ایک سانس میں آجائیں اور لا اللہ کے کلمہ کی چوتھی ضرب دل پر لگائیں
کلمہ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ کی تین ضربیں شیطانی، نفسانی، اور ملکی تین خطرات کی نفی کا
اشارہ ہے اور کلمہ لا اللہ کی چوتھی ضرب خطرہ رحمانی کے اثبات کا اشارہ ہے

ہائیں زانو پر جو منفرد مقام شیطان ہے نفی خطرہ شیطانی کے اشارہ کی پہلی
ضرب خطرہ نفسانی کی نفی کے لیے دائیں زانوں پر دوسری ضرب کیونکہ ہمہ نفس اور
شیطان مقابلہ کی حالت میں ہیں۔

بقیہ حاشیہ ۱۸

آخر کار جنت میں جائے گا اور مصنف کی مراد قول ادا کرنا مجرد صرف زبانی ہے اعتقاد دل
اور اعمال حسنہ میں ختم ہوئے بغیر کلمہ نجات اخروی کا موجب نہیں اور یہ بات ظاہر ہے۔
(۴) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے جب دل پر کوئی بات پردہ ڈال دیتی ہے
میں ہر روز + ۷ (ستر) بار توبہ کرتا ہوں مسلم شریف میں سو بار درج ہے۔ جان لیں علماء
اور عرفاء اس حدیث شریف کے بیان اور اس کے بھید کو جاننے کے لیے حیران بین اور
بیان کرتے ہوئے توقف کرتے ہیں ان کے اقوال کا محل اور کچھ ہے۔ (۵) یعنی توبہ
اصل عبادت ہے اور توبہ کے بغیر کوئی عبادت قبول نہیں ہوتی یہ بھی سمجھ لیں کہ طریق
سائکین کی ابتدا توبہ سے ہے اور فائزین کی اصل ہے اور پہلا قدم ہے۔

مریدین کے لیے استقامت کی کٹنگی اور حق عز و جل تک پہنچانے والی اور مطلع صفائی اور
روشنی ہے مقررین کے لیے توبہ یعنی رجوع ہے جو شرع میں معصیت ہونا اور اس کی
طرف دوبارہ نہ لوٹنے کا پختہ یقین ہونا تاکہ اس کی طرف دوبارہ نہ لوٹے حضرت بنیہ
سے پچھا تو یہ کیا ہے فرمایا ایسا ہو جیسے گناہ کو نئی پہچانتے ہیں، توبہ کی تفصیل کا
اور مقام ہے

خطرہ ملکی کی نفی کے اشارہ کے لیے ضرب سیوم دائیں کندھے پر دایاں کندھا نیکیاں لکھنے والے فرشتہ کی جگہ ہے اور دل پر لا الہ کی ضرب اللہ تعالیٰ ذات حق سبحانہ تعالیٰ کا اشارہ ہے جو چہارم ضرب ہے۔

سمجھ لیں کہ نفی خطرات میں الگ الگ باطنی تفرقہ ہے اور مطلوب و مقصد پہنچ (حضور کلی) و تسکین ہے۔ لفظ (کلی) کی تشریح مرشد موقع کے مطابق کریں گے یا ان سے دریافت کیا جائے۔ تاکہ سب خطرات کی نفی ایک دم حاصل ہو جائے۔

ذکر میں کلمہ لا الہ میں لا معبود یا لا مقصود یا لا مطلوب یا لا موجود کا (ملاحظہ کرے) خیال رکھے۔ اہل وحدت یہی لا موجود کا ملاحظہ کرتے ہیں۔ جو مقصود کلی اور مطلوب اصلی ہے

کلمہ لا الہ کا مفہوم خیال کرے اور سوائے ذات پاک حق تعالیٰ کچھ نہ سمجھے اور اللہ تعالیٰ کے غیر کا ملاحظہ نہ کرے کیونکہ غیر کی نفی ملاحظہ کا مقصد ہے۔

اگر مرید عربی الفاظ نہیں سمجھتا تو اس کو اس کی سمجھ کے مطابق فارسی یا ہندی زبان میں سمجھایا جاسکتا ہے۔

دوسری ذکر زیادہ تر دمام کرے جیسے ذکر میں بندہ ڈوب گیا ہو۔ چہار ضربی میں بھی فرق ہے البتہ دوسری اس طرح ہے کہ ایک ضرب لا الہ الا اللہ اور دوسری ضرب لا الہ اور پھر تین بار یا پانچ بار یا سات بار یا گیارہ بار کے بعد کلمہ محمد الرسول اللہ کہے یعنی ہر دس بار بعد کہے تاکہ کلمہ طیبہ کا ذکر مکمل ہو اور ذکر تین رکن سے ترتیب پائے۔ کیونکہ یہی رکن ذکر اور باقی شرط ہے۔ اگر بے تکلفی اور انشراح صدر اور ذوق بڑھ جائے

جیسا ہو سکے تو یہی کلمہ لا الہ الا اللہ پڑھے تاکہ دل صفا ہو کر چمک پڑے۔

(۱) قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِكُلِّ مَشْنَعِي صِقَالَةٍ وَصِقَالَةُ الْقَلْبِ لِلَّهِ

(۱) یعنی نے یہ روایت کی ہے کہ ہر چیز کے لیے ایک چیز صاف کرنے والی ہے اور دل کو

چمکانے والی چیز اللہ تعالیٰ کا ذکر ہے

تا بحاروب لا ثروبی راہ نرسی در مقام الا اللہ

ترجمہ :- الا اللہ کے مقام پر پہنچنے کے لیے پہلے لا (نئی شے) کا جھاڑو دینا ہوگا۔

تلاش کریں یہ ایک بڑا بھید ہے۔ جب آئینہ صفا ہوتا ہے تو اس کی صفائی

کے مطابق پہلے (۲) مصقلہ (صاف کرنے والے) کا جمال اس میں نظر آتا ہے۔

اسی لیے چاہے کہ لا الہ الا اللہ کے ذکر کے سوا بلکہ اللہ دوبارہ نہ بولے تاکہ سب اللہ ہو

وَقَلْبُ الْمُؤْمِنِينَ عَرَشَ اللَّهِ تَعَالَى یہی ہوتا ہے۔ اور وہ قلب ایسا ہوتا ہے جیسا کہ مصطفیٰ

صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں۔ (۳) قَلْبُ الْمُؤْمِنِ حَرَمٌ لِلَّهِ وَحَرَامٌ عَلَى حَرَمِ اللَّهِ

وَحَرَامٌ عَلَى حَرَمِ اللَّهِ أَنْ يَكُونَ فِيهِ عَبْدٌ لِلَّهِ

جس جگہ بادشاہ کا خیمہ ہوتا ہے وہاں عوام کا شور نہیں ہوتا۔

تاکہ باشد یاد غیرے در حساب یاد مولا از تو باشد در حجاب

چوں نماند در دل از اغیار نام پردہ از محبوب بر خیرد تمام

چوں ہمہ یاد تو از مولا بود همچو مجنونت ہمہ لیلے بود

جب غیر کی یاد حساب میں ہوگی تجھ سے اللہ تعالیٰ کی یاد میں پردہ رہے گا۔ جب دل

سے اغیار کا نام نکل جائے گا۔ محبوب سے تمام پردے اٹھ جائیں گے اور تیری ہر قسم کی

یاد مولا کی ہوگی تو مجنوں کی طرح ہر طرف لیلیٰ ہوگی۔

تفصیلی طور پر خطرات کی سمجھ عارف ربانی ہی جانتا ہے اجمالی طور پر سمجھ لیں۔

خطرہ شیطانی گناہ کا خطرہ ہے، خطرہ نفسانی ناز و نعمت اور خواہشات اور شہوات میں زندگی

گزارنا، خطرہ مکی سے مراد عبادت و طاعت ہے اور خطرہ رحمانی طلب محبت و عرفان حق

بہل ہلالہ اور ہمیشہ حق میں ہونا ہے۔

(۲) مصقلہ۔ زیر سے ایک آلہ ہے جس سے چھری کھوار اور فولادی شیشہ سے رنگ

اتارا جاتا ہے اور چمکدار بناتے ہیں۔ مقام سرائے

(۳) مؤمن بندے کا دل اللہ تعالیٰ کی حرم سرا (گھر) ہے اور اللہ کے حرم میں غیروں کا

آنا حرام ہے۔ (منع ہے)

فجر اور عصر کی نماز کے بعد کہ اس وقت نوافل نہیں پڑھے جاسکتے۔ ہمارے شیخ (حضرت عبدالقدوس گنگوہی) ان کے برکات ہمیشہ قائم رہیں نے ان اوقات میں ذکر نفی اثبات کا طریقہ اختیار کیا ہوا تھا ان اوقات میں تاثیر اور برکات بہت ہے اس طرح کہ فرض ادا کرنے کے بعد قبلہ رو ہو کر بیٹھ جاتے اور آیت الکرسی پڑھے اور ذکر میں شامل دوسرے لوگوں کے ساتھ کلمہ لا الہ کا شروع یا نیکل جانب سے کرے اور دائیں طرف لائے اونچی آواز سے لمبا کھینچ کر پوری قوت سے ساتوں صفات^(۱) سلیبہ کا ملاحظہ کرتے ہوئے یعنی حضرت سُبُوْح قُدُّوسؑ، حضرت لاسْمٰہِ کَبِیْرَہؑ، حضرت یٰسِیْنَ کَسْبِیْنِیؑ اور حضرت لَمْ یَلِدْ وَلَمْ یُولَدْ وَلَمْ یَکُنْ لَہٗ اَزْوَاجٌ سے ان تمام صفات جو اس کے حسب حال نہیں

کی نفی کرتے ہوئے^(۲) دل کی فضا پر پوری قوت آواز ذرا بلند اور کھینچے ہوئے ضرب لگائے اور ساتوں صفات ایجابیہ یعنی حضرت اَحْمَدُ الْعَدِیْمُ الْحَقُّ الْمَدِیْنُ الْعَالِیْمُ الْمُبِیْنُ الْمُبِیْنُ الْحَمِیْدُ کے لائق تمام صفات کا اثبات کرے۔

اس کے بعد نہایت نیاز (عاجزی) سے محمد الرسول اللہ کہے اور اسی طرح تین بار کرے اس کے بعد جب تک حالات ذوق اور شوق رہے واسطہ کے ملاحظہ کے ساتھ لا الہ الا اللہ کے ذکر کی تکرار داماد جاری رکھے اور آخر میں تین بار مکمل کلمہ طیبہ لا الہ الا اللہ محمد الرسول اللہ تین بار جیسے پہلے پڑھا تھا مدطویل سے پڑھے

- (۱) یعنی ذات حق تعالیٰ نہ عرش نہ جوہر نہ جسم اور مکان سے پاک ہے اور کل اور جز سے بھی پاک ہے بے چوں و بچوں ہے اس کی صورت اور شکل نہیں اور تنہائی اور عدم تنہائی سے مبرا اور منزہ ہے اور اس کے علاوہ ہر بات سے پاک ہے
- (۲) یعنی اس کے مانند کوئی چیز نہیں (۳) بائیں پستان کے نیچے دواگل کے فاصلے پر جو گل صوبہ کی طرح ہے - (۴) بھر حیوۃ، علم، سمیع، بھر قدرت و ادرات اور کلام

لمصحہ سلمہ۔ اللہ تعالیٰ

اور یہ ملاحظہ سے کہے (پڑھے) اور صفات سلبیہ اور ایجابیہ واسطہ سے پڑھے اس کے بعد ہاتھوں کو سینہ تک اٹھائے اور انہیں کھلا رکھے دعا کرے اور پھر ہاتھوں کو چہرے پر مل کر نیچے کر کے دوسرے ورد اور اوراد میں مشغول ہو جائے۔

۱۳
ص

کیونکہ صفات سلبیہ اور ایجابیہ اللہ تعالیٰ کے لیے خاص مساوی ہیں اسی لیے سات کلمہ سلبیہ لا الہ والے اور سات کلمہ ایجابیہ الا اللہ میں مساوی بیان کئے گئے ہیں۔

فصل

کلمہ لا الہ الا اللہ میں بہت سے ملاحظات ہیں جیسے اللہ تعالیٰ کے سوا کچھ نہیں چاہیے۔ اللہ تعالیٰ (ذات حق) کے سوا کسی کی تلاش نہیں یا ذات پاک حق تعالیٰ کے سوا کوئی معبود نہیں حق تعالیٰ کی ذات پاک کے سوا کوئی موجود نہیں اور نہ ہی مطلوب ہے۔ اس ملاحظہ کو نزول اور عروج کے طریق سے کیا جائے (۱) جیسا کہ پہلی بار لا معبود الا اللہ دوسری بار لا مطلوب الا اللہ تیسری بار لا موجود الا اللہ اس ترتیب کو نزول کہا جاتا ہے۔ یہ تمام نو (ایک کم دس) اسم ہو جاتے ہیں۔ دل کی صفائی کے لیے ملاحظہ صفات کے ساتھ یہ تمام اسم ایک دم کہنے چاہئیں بلکہ کوشش کی جائے دو تین بار زیادہ ہو جائیں اگر لمبی (غیر عربی جو عربی زبان نہ سمجھ سکے) وہ فارسی اور ہندی میں عروج نزول کرے مطلب یہ کہ علاقائی زبان میں بھی خیال قائم کر سکتا ہے۔

(۱) سمجھ لیں لا معبود الا اللہ ملاحظہ شریعت ہے لا مطلوب الا اللہ ملاحظہ طریقت ہے اور لا

لا معبود الا اللہ ملاحظہ حقیقت ہے۔

کبھی کبھی اپنے احباب کے ساتھ دائرے میں بیٹھ کر اسی طرح بلند آواز سے ایک ذکر اور دوسرا ذکر کر کے اور پھر توبہ کی تجدید کے لیے کہے

اَللّٰهُمَّ اَعُوْذُ بِكَ مِنْ اَنْ اُشْرِكَ بِكَ شَيْئًا وَاَنَا اَعْلَمُ وَاَسْتَغْفِرُكَ لِمَا
لَا اَعْلَمُ وَاَلِمًا لَا اَعْلَمُ بِهِ تُبَيِّنُ عَنْهُ وَتَبْرَأُ مِنَ الْكُفْرِ وَالشِّرْكِ
وَالْكَذِبِ وَالْغِيْبَةِ وَالنَّمِيْمَةِ وَالْفَوَاحِشِ وَالْبُهْتَانِ وَالْمَعَاصِي كُلِّهَا
وَأَسْلَمْتُ وَأَقُوْلُ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللهُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللهِ

اس کے بعد اکیس ۲۱ بار یہ استغفار کہے۔

اَسْتَغْفِرُ اللهَ اَلَّذِيْ لَا اِلٰهَ اِلَّا هُوَ الْحَيُّ الْقَيُّوْمُ عَفَا ذُنُوْبِيْ وَاقْبَلْ اِلَيْهِ

اس کے بعد نبی کریم حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں صلوٰۃ و سلام کا تحفہ پیش کرے۔

اَلصَّلٰوَةُ وَالسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا حَبِيْبَ اللهِ اَلْعَبْدُ الْمَلُوْكَ وَالسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا نَبِيَّ اللهِ

اس کے بعد پوری تسمیہ اور مد بلند سے کلہ طیبہ تین بار اور یہ اس طرح کہنیچے کہ سانس کی قوت لینے میں صرف ہو جائے اور صفات سلبیہ اور ایجابیہ جیسے لکھی جا چکی ہیں ان کا ملاحظہ کرے انہیں چھوڑنے کا خیال نہ لائے۔

اس کے بعد ذکر کلمہ لا الہ الا اللہ دمام دم ملاحظہ کرتے ہوئے کرے اور ذکر ذوق کے قائم رہنے تک جاری رکھے پھر ایک دو گھڑی کے لیے سر کو سامنے کی طرف نیچے کو چھوڑ دے اور سانس کھینچنے نہایت انکساری کی حالت میں رہے خیال کرے حق تعالیٰ کا نور دل میں آ رہا ہے۔

(۱) حلقہ کے مریدوں کے ساتھ دائرہ میں

(۲) مکمل بسم اللہ الرحمن الرحیم

پھر تین بار کلمہ طیبہ جیسا کہ پہلے بتایا جا چکا ہے کہے اور پھر کلمہ **إِلَّا اللہ** انشراح باطن تک کہے اور پھر پہلے کی طرح کچھ دیر کے لیے اللہ تعالیٰ کے روبرو متواضع ہو کر دم کشیدہ بیٹھے پھر تین بار پہلے کی طرح کلمہ طیبہ پڑھے اور اپنے ذوق اور شوق تک اسم ذات (اللہ) کا ذکر کرے۔ خیال رکھا جائے کہ ذکر تمام ^(۱) حروف سے کیا جائے اور کلمہ **لَا إِلَهَ إِلَّا اللہ** ^(۲) سے کلمہ **إِلَّا اللہ** کا زیادہ ذکر کیا جائے

اسی طرح کلمہ اسم ذات اللہ کا ذکر کلمہ **إِلَّا اللہ** سے زیادہ کیا جائے اس کے بعد ہاتھ اٹھا کر حضرت رسالت پناہ صلی اللہ علیہ وسلم اور پیران سلاسل کی ارواح مبارکہ کے لیے فاتحہ پڑھے اور اپنے لیے اور دیگر احباب کے لیے دعا کرے پھر تکبیر پڑھے اور ذوق و شوق ربانی انوار و اسرار سبحانی کے لیے کوشش کرے مرید اور احباب شیخ کے روبرو ^(۳) دست بوسی کریں خاموشی سے بیٹھیں یا ذکر سبحان اللہ کریں اور خیال کریں کہ تمام پاکی اور بے عیبی اللہ تعالیٰ کے لیے ہی ہے اور پھر ذکر اللہ اکبر اس خیال سے کہ تمام بزرگی اور بڑائی اللہ کے لیے ہے کریں اور پھر ملا خطہ اسماء صفات کے ساتھ ذکر اللہ اللہ کریں

(۱) یعنی حروف از حروف ذکر۔ ذکر حذف نہ کیا جائے ہر حرف کی آواز دوسرے حرف

سے الگ اور سمجھ آئے۔

(۲) اگر کلمہ **لَا إِلَهَ إِلَّا اللہ** ۲۰۰ (دو سو بار) پڑھا تو **إِلَّا اللہ** چار سو (۴۰۰) اللہ اللہ چار سو

بار اور **اللہ** سو بار (اسم ذات و ضربی اور اسم ذات مجرد یک ضربی) (۳) ذکر کے دوران

فہم کی طرف متوجہ رہیں۔

ذکر سہ پایہ کا بیان

سمجھ لیجئے کہ اس ذکر کے تین ارکان ہیں حدیث نفس کے مقام پر اسم ذات دوسرے محل خطرہ پر صفات امہات کا ملا خطہ اور تیسرے نظر دل کے مرکز پر واسطہ اور اس سہ پایہ ذکر کی مثال ابریق^(۱) سے دی جاتی ہے جو اپنے کسی حصے کے بغیر قائم نہیں رہتا انہی معنوں میں رکن ہے۔ اس ذات کے ساتھ اسمائے صفات یاد کرتے ہیں۔ مشائخ کی اصطلاح میں ملا خطہ اور ارادہ کہلاتا ہے اور اس مطلب کو تصور واسطہ رابطہ برزخ کہتے ہیں۔

اس ذکر کی سات شرائط مشہور ہیں کہ اس کے بغیر ذکر نہیں ہوتا ایک شد و دوسری مد تیسری تحت ان تین شرائط سے اس کو ذکر شش (چھ) رکنی کہتے ہیں اور اس کام کی حقیقت کو سب جانتے ہیں۔ چہام (چوتھے نمبر پر) محاربہ پنجم (پانچویں نمبر پر) مراقبہ اور یہ دونوں یعنی محاربہ اور مراقبہ دو راستے ہیں۔ محاربہ شد میں اور مراقبہ ملا خطہ میں چھٹے نمبر پر محاسبہ ساتویں نمبر پر موعظہ تاکہ غفلت کی وجہ سے تعطل نہ ہو۔ اور ذکر میں ہیئگی ہو جائے اور ان سات شرائط سے ذکر دس رکنی کہلاتا ہے اور مشہور ہے اس کے متعلق یہی جانتے ہیں روایات کے مطابق آٹھویں شرط کوفیت حاصل ہے۔

جیسا کہ کہا گیا ہے

برزخ و ذات و صفات و شد و مد و تحت و فوق

می نماید طالبان راکل نفس ذوق و شوق

(۱) یعنی اللہ سبحانہ و تعالیٰ اللہ بصیر اللہ علیم (۲) اس کی مثال ذکر سہ پایہ کی تشبیہ سہ پایہ ابریق سے دی گئی ہے جس طرح ابریق (لونہ) ایک پاؤں پر قائم نہیں رہ سکتا اس کو سیدھا کھڑا ہونے کے لیے تینوں پاؤں ضروری ہیں اسی طرح ذکر سہ پایہ کے لیے اس کے تینوں ارکان کا ہونا ضروری ہے۔ ابریق زیر کے ساتھ اور یائے معروف سے (پانی کی چھاگل) اس سے وضو کیا جاتا ہے

عالمان حق کو برزخ، ذات و صفات، شد و مد، تحت و فوق کل نفس کا ذوق اور شوق
دیتی ہیں۔

۱۵
ص

دو شرطیں اور بھی ہیں ان کا بھی خیال رکھا جائے تاکہ مکمل طور پر فائدہ حاصل
ہو اور یہ تعظیم اور حرمت ہیں۔ تعظیم کا مطلب ہے کہ حق تعالیٰ کا وقار (عظمت) اور
حرمت رعایت ادب ہے اور ہر وقت ^(۱) بدعات سے بچ کر رہنا ہے اور ہر قسم کے
محرکات و شبہات سے بچ کر رہنا اور ان دو مزید شرائط سے ذکر بارہ رکنی کہلاتا ہے جو اس
راہ کا کمال ہے کہ ذکر کر کے ایک سانس میں دم میں ایسا کنٹرول کہ تنگی نفس اور بے
ثبوتی ظاہر ہو۔

اس معاملہ میں اتنی کوشش کی جائے کہ دن میں ہزار اور رات میں ہزار سانس
آئیں سب کے سب ذکر میں مشغول ہوں۔

اگر بیک ذکر گوید صبح تا شام رسد کارش بفضل حق باتمام
ذالک فضل اللہ تعالیٰ جب اسی طرح ذکر کرنے کی توفیق ہوگی ذکر جسم کے
رگ و ریشہ میں سرایت کرے گا اور حق سبحانہ کی خبر ہوگی کہ کس سعید ازیٰ کا اس دولت
میں حصہ ہے۔

محرم دولت نبود ہر کسے بار مسیحا نکشد ہر خرے
دولت (حکومت) کا راز دار ہر ایک نہیں ہوتا مسیحا کا بوجھ اٹھانے والا ایک ہی جانور
ہو سکتا ہے۔

- (۱) دین میں نئی چیز پیدا ہونا جو پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کی زبان مبارکہ سے نہ نکلی ہو
- (۲) شیعہ کی ہوئی باتیں نوائی ایسی باتیں جو منع نہیں مگر ان کے کرنے سے فسق و فجور میں
پانے کا اندیشہ ہوان سے بھی بچنا چاہیے۔
- (۳) یہ اللہ تعالیٰ کا فضل ہے جسے چاہتا ہے دیتا ہے۔

۱۶

نزول اور عروج کا مطلب یہ ہے کہ سمیع سے بصیر اور علیم پر آئے پھر علیم سے بصیر اور سمیع کو جائے اس میں یہ راز ہے کہ طالب اول مرتبہ عالم عقل و شہادت کے مقام پر ہے یہ مقام نزول ہے

دوسرے مرتبہ مقام عقل و شہادت سے مقام غیبت میں ترقی کرتا ہے اور ارادت بھائی حاصل کرتا ہے اور اس سے (تلون حال) اپنے اندر تبدیلی محسوس کرتا ہے یہی عروج کے معنی ہیں اور پھر مقام شہادت و عقل میں آتا ہے اور یہ مقام تمکین ہے اور انہی معنوں میں واصلمان اور کاملان کو احباء کہتے ہیں۔ یہ مقام مقام انبیاء و خواص اولیاء کا ہے اس مقام پر (مقلوب الحال) نہیں ہوتے۔ عقل اور فہم قائم رکھتے ہیں۔ وہ (۱) سطحیات نہیں کہتے اور دارین دونوں جہانوں کی اصلاح کرتے ہیں اور شروع سمیع ان معنوں میں کہ چھوٹے سے چھوٹے اسم سمیع کا احاطہ کرے اور اسم بصیر چھوٹے چھوٹے بصیر کا احاطہ اور اسم علیم کا احاطہ بھی انہی معنوں میں

(۳) بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

دودھ کی ہر چیز کو جانتا ہے۔

- (۱) غلط بات۔ زیر سے اور جائے حملہ زیر اور یائے تختانی مشدود صوفیائے اکرام علیہم السلام۔ شرع ظاہری کے خلاف باتیں کہنا اور خلاف شریعت کلمات زبان پر لانا۔ خلاف میں لکھا ہے بعض واصیلین مستی اور ذوق کے وقت بے اختیار کلمات بولتے ہیں جسے منصورؒ نے انا الحق اور جنیدؒ نے لیس فی جہتی سوئی اللہ بایزید عطائیؒ نے بھائی ما اعظم فی الی کہا ہے۔ (۲) خلاصہ یہ ہے کہ مبصرات سے مسموعات تھوڑے اور مبصرات معلومات سے تھوڑے اور معلومات دوسرے دو سے جیسا کہ ظاہر ہیں زیادہ ہیں۔ (۳) یعنی حق تعالیٰ و تقدس ہر چیز کا جاننے والا ہے۔

(۱) ہمارے شیخ (پیر) دامت برکاتہ کے نزدیک سہ پایہ کا طریقہ اس طرح ہے زبان کو تالو میں سخت کرے تاکہ حرکت نہ کر سکے اور اسم ذات (اللہ) دل میں کہے اور ہمزہ کا آغاز تحت سے کرے اسی طرح ذکر سے نقصان نہ ہوگا مد کو کھینچنے واسطہ سے ملاحظہ مکمل ہو۔ دوسری بار مد اور تحت سے اللہ کہے ملاحظہ واسطہ کرے تیسری بار ملاحظہ اور واسطہ سے اللہ کہے اور یہ نزول ہے۔ اسی طرح ایک اسم ذات پاک اور ایک اسم صفات میں عروج اور نزول کرے۔ بعض تین اسمائے صفات کو ایک اسم ذات میں ملاحظہ کرتے ہیں اور مد کو لمبا کھینچتے ہیں۔ اور بعض نو۹ کے نو اسمائے صفات کو جو نزول و عروج اور نزول ہیں ایک اسم ذات میں ملاحظہ کرتے ہیں اور اسم ذات کی مد کو جب تک سانس کنٹرول میں رہے کھینچتے ہیں اور اسمائے صفات کو شروع میں ملاحظہ کرتے ہیں اور ان آخری تین طریق کو شغل اوراد کہتے ہیں۔ اگرچہ یہ طریق برگزیدہ اور پسندیدہ ہے اس میں اسم ذات سے اسم صفات کی منتقل ہونا ہے جو ایک قسم کا تفرقہ ہے اس میں اسم ذات کو بھلا دینا ہے۔

(۳) پہلا طریق صاف ہے اس طریق سے شغل ذات صفات کے ساتھ ہے اور ہم نے یہی راہ (پہلا طریق) اختیار کیا اور الحمد للہ علیٰ ذلک ہم منزل مقصود پر پہنچ گئے۔

ہد مد تحت اور فوق کو اس طریق سے سمجھیں کہ "اللہ" اسم ذات کا ذکر ناف

(۱) حضرت شیخ عبدالقدوس گنگوہی رحمۃ اللہ علیہ (۲) حلق کے اوپر کا حصہ

(۳) مصنف حضرت خواجہ جلال الدین قاسمی

کے پچھلے سے سختی یعنی قوت سے شروع کریں اور مد کی طرح کھینچیں اور صوت حسن (خوش الحالی) سے یاد کریں دل و دماغ کو عبادت کا احساس ہو عادت نہیں اس میں یہی محنت اور مشقت ہے کہ عبادت اور عادت کا فرق ہو۔ اس کا قلب کو وسوسہ نہ ہونا چاہیے سانس سیدھی کی اوپر والی سطح پر لاکر اتنی دیر روکے کہ ایک دو تین یا اس سے زیادہ بار ذکر ہو۔ تاکہ باطنی حرارت اور حال ظاہر ہو۔ سانس کا کھینچنا ہر بار عادت سے زیادہ ہوتا کہ ہوا اس وجہ سے بکھرے اور باطنی حرارت سے باطنی (اکومات) (باطنی گناہوں کی چربی) پگھل جائے گی کیونکہ ہوا گرم ہوتی ہے اور ہوا باہر نکلتے ہوئے باطنی دسومات تک نہیں پہنچتی اور وہ رگ و ریشے جو دل کے نزدیک جڑے ہوئے ہیں ان پر چربی بہت ہوتی ہے اور اسی چربی کے ذریعہ وسوسہ ڈالنے والا خناس (۲) ان رگ و ریشے میں تعلق قائم کر لیتا ہے اور لاسد اور باطل وسوسے دل میں پیدا کرتا ہے۔

جب سانس کو کچھ دیر روک کر حرارت اس مذکورہ چربی تک آتی ہے اور یہ کھلتی ہے تو خناس مغلوب ہو جاتا ہے اور صفائی دل پیدا ہو جاتی ہے جب کشش دم عادت سے اونچے ہوگی قبض دم سانس کی تنگی ہوگی خطرہ بندی جلد ہوگی اور تیزی سے محویت ظاہر ہوگی۔ سانس کی گرمی تمام جسم میں اثر کرتی ہے اور ذکر تمام اعضاء، گوشت و پوست میں جاری ہو جاتا ہے اور اللہ تعالیٰ کے فضل اور اس کی توفیق سے محبت کی آگ دل میں آ جاتی ہے کشش دم اور خطرہ بندی کے عالم میں معدہ کو طعام اور پانی سے خالی ہونا شرط ہے خاص طور پر ابتداء میں۔

کجا از ذکر گنج در انبان آں بسختی نفس میکشد پادراز
وَعَلَّامُ قَوْلٍ بِالْخَيْرِ ذِكْرِ مَا تُحِبُّ رَبِّيَ اللَّهُ عَلَيْهِ تَوَكَّلْتُ وَالْيَهُ أَنُذِبُ

(۱) دسومات بضم دال مہملہ :- وسوسہ کی جمع ہے ہندوستانی زبان میں چکنائی کہتے ہیں
۱۴۲۱ء میں یا چربی حیوانی (۲) خناس اڑوا جیسا ہے اسکی سونڈ ہے جس پر زہریلے
نکلتے ہیں۔ جب کسی مرید سے خوراک کے معاملہ میں غلطی ہوتی ہے تو خناس کو قوت
ملتی ہے اور اپنی زہریلے کانٹوں والی سونڈ کو دل کے گرد گھماتا ہے زہر اس کے دل میں اثر
کرتا ہے۔ دل سیاہ ہو جاتا ہے۔ جب بندہ توبہ استغفار اور پاس انھاس کا ذکر کرتا ہے
اس شخصیت ہوتا ہے اور دل میں صفائی پیدا ہوتی ہے (نسیاء القلوب)

(۱) تحت میں ذکر سے فائدہ بہت اور حرج (نقصان) بھی اور بے تحت تمام نقصان اور تحت میں حرج اور نقصان اگرچہ تحت سے ذکر اصل تک پہنچاتا ہے ایسا نہ ہو کہ خون جاری ہو اور ہلاکت ہو جائے۔ تحت کے بغیر چارہ نہیں اس لیے چاہیے کہ حرج سے بچے اور تحت کے ذریعہ کام کرے اللہ تعالیٰ آپ کی برے وقت میں حفاظت کرے اور کوئی نقصان نہ ہو اور ذکر جان کے رگ و ریشہ میں جائے اور حق سبحانہ کی خبر ملے انشاء اللہ جان باو کہ وصل او بدستان ندھند سراز قدح شرع بمستان ندھند

پاس انفس کا مطلب یہ ہے کہ ہر وقت سانس کو ذکر میں لگائے رکھیں تاکہ دل میں غیر کے آنے کا خطرہ نہ ہو۔

پاسبان دل شوند در کل حال تانیا یدھیج دزد اینجامجال
ہر خیال غیر را دزد دان این عبادت سالکان را فرض دان
دل کو ہر وقت ذکر میں مشغول رکھیں تاکہ اس جگہ کو چور نہ آجائے۔ ہر غیر اللہ کے خیال کو چور سمجھیں یہ عبادت سالک پر فرض ہے۔

ہر وقت کو یاد حق میں صرف کریں اور اپنے سانسوں (زندگی) کو ضائع نہ کریں
هر يك نفس كه مي رولاز عمر گوهریست كانرا خراج ملك دو عالم بود بها
مپسند این خزانه رهی رائگان بباد وانگه روی بذاك تھی دست و بے نوا
زندگی کا ہر سانس قیمتی ہے اور اس کی قیمت دونوں جہانوں میں نہیں۔ یہ خزانہ یونہی ضائع کرنا پسند نہ کر ایسا نہ ہو تو زیر خاک خالی ہاتھ اور بے یار و مددگار جائے۔

(۱) اس نفل میں بعض الفاظ کا ترجمہ صحیح نہیں ہو سکا یا محاورہ تحریر نہیں اسی یا محاورہ ترجمہ نہیں ہو سکا قاری خود اپنے حالات کے مطابق سمجھنے کی کوشش کرے۔

(۲) یعنی اپنے سانسوں سے بیدار اور ہوشیار رہو۔ سانس اندر لے جاتے وقت اور باہر نکالتے وقت جلی یا فنی طریقہ سے ذکر کرتے رہیں۔

شغل باطنی کئی قسم کا ہوتا ہے ایک یہ کہ مرشد طالب کو شروع سے بتاتا ہے کہ صورت خود کچھ طرح توجہ میں رکھو اور کبھی کبھی اس کو دل میں لے کر اس کی طرف توجہ دو دوسرے یہ کہ مرشد کی صورت دل میں محفوظ رکھو اور دل کی نگاہ اس پر رکھو تیسرے یہ کہ دل میں اللہ کا خیال کریں اور دل کی نگاہ اس پر رکھیں اور اس پر دوام کریں۔

مرشد مرید کو بعض صفات کے لیے اور بعض صفات کی ترقی کے لیے اور اتلین کرے تاکہ اس اسم مبارک کے نور سے منور ہو کر اس کے آثار اس میں ظاہر ہو جائیں اور یہی اس مشرب^(۱) کے اوراد ہیں پہلے مرتبہ میں سارے اسماء^(۲) ہیں سَمِیعُ بَصِیرُ عَلِیمُ جب ان پر استقامت پا کر مرتبہ کمال ص آتے ہیں پھر ان پر دوسری صفات کا اضافہ کرے دَائِمٌ قَائِمٌ حَاضِرٌ نَاطِقٌ شَہِیدٌ کَلِّ لَکْرَآٹھ ہو جاتے ہیں پھر تیسرے مرتبہ میں بارہ اسماء اور تلین کرے اَللّٰہُ وَاَدْوَدُ حَتّٰی قِیَوْمَ ظَہْرِ یَابِلُنَّ عَفْوَ رَفُفٌ نَوْزٌ هَادِیٌ یَدِیْعُ بَاقِیٌ مرید جب ان پر استقامت حاصل کرتا ہے ان کے اسرار اور روشنی سے منور ہو جاتا ہے اور اپنے باطن کے مقام طلوع پر مرشد کو پاتا ہے تو پھر اسمائے حسنی ہی سے آور بتائے چاہے مفردات چاہے مرکبات جیسے

اَلْحَمْدُ اَلْاَکْرَمِیْنَ اَرْحَمُ الرَّاحِمِیْنَ اَجْوَدُ اَلْاَجْوَدِیْنَ ذُو کُمْضِلِ الْعَظِیْمِ

پھر جب ان پر استقامت پاتا ہے اور ان کے انوار کے در اسرار سے مشرف ہو جاتا ہے اَلْحَمْدُ اَلْاَکْرَمِیْنَ اَرْحَمُ الرَّاحِمِیْنَ اَجْوَدُ اَلْاَجْوَدِیْنَ ذُو کُمْضِلِ الْعَظِیْمِ اَللّٰہُ اَبَدُ الْعَالَمِیْنَ اَلْاَقْرَبُ الْاَلِیْفُ اَلْاَلِیْفُ اَلْاَلِیْفُ

اسمائے حسنی اس طرح مرکبات بناتے ہیں چنانچہ ان مرکبات کی کوئی حد نہیں البتہ انکی مراد میں ڈھالا گیا ہے

(۱) مرید کا نام ہے ال بہشت (۲) اصل اسماء

(۳) اللہ تعالیٰ کے ۹۹ ناموں سے اسماء سارکہ طہوفات۔ مرکبات

[illegible]

(اذکار اثبات کا بیان)

اے اللہ ہم تیرا حمد اور خواہ مخواہ (۱) سے ہوں اُنّتَ الْهَادِي اُنّتَ الْبَاقِي کے ملاحظہ اور قوت و تصور سے کہے۔

اَللّٰہُمَّ اِنّٰہِیْ حَاضِرِیْ اَللّٰہُ نَاطِرِیْ اس ذکر میں فتح اور کمالات بے شمار ہیں ایک اور اکر ام (ذات) اللہ (۲) تو می بینی تو می دانی و تو می خواہی ایک اور ذکر هُوَ هُوَ هُوَ اس میں ملاحظہ

هُوَ اَلْمَلِیُّ الْغَیْبُومُ هُوَ السَّمِیْعُ الْبَصِیْرُ هُوَ الْعَلِیْمُ سے مشغول ہونا چاہیے۔

۲۱

ص

ایک اور ذکر اَنْتَ اَنْتَ اَنْتَ اس میں ملاحظہ اَنْتَ الْبَاقِیْ اَنْتَ الْكَافِیْ اَنْتَ مَعْبُودِیْ اَنْتَ مَطْلُوْبِیْ

اَنْتَ الرَّحِیْمُ اَنْتَ الْکَرِیْمُ اَنْتَ الْحَکِیْمُ اَنْتَ الدَّائِمُ اَنْتَ الْقَائِمُ اَنْتَ حَاضِرُ اَنْتَ نَاطِرُ اَنْتَ شَآہِدُ اَنْتَ مَقْصُودِیْ اَنْتَ مَحْبُوْبِیْ یا ملاحظہ

پر کچھ لیتا چاہیے کہ ان تمام اذکار کا مطلب اور مقصود ذکر میں دوام (بہتکی) حضور تمام کمال کی صفات اور اذکار کے اثرات اس پر مرتب ہوں اس کی گفتگو اور اظہار یکساں ہوں تار پہنی ذکر حق دل اور روح کی غذا بن جائے اور ہمیشہ اس کا انیس ہو جائے۔

کارکن، کار، بگذران، گفتار کہ اندر میں راہ کار، مدار، دکار اور گزشتن کام کی ضرورت ہے زبانی جمع خرج (گفتار) کو چھوڑ کر کام کر۔

ایک اور ذکر ام ذات اللہ جہر سے بعض اوقات یوں کرتے ہیں کہ کھڑے ہو کر (چھ اطراف پر) ایک ضرب، چہار ضرب، یک ضربی، دو ضربی اور بتائی ہوئی کے ملاحظہ کے ساتھ یہ ذکر کیا جاتا ہے۔

ایک اور ذکر اس طرح کہ قبلہ کی طرف منہ کر کے بیٹھیں سامنے کی طرف قرآن مجید یا کسی ولی اللہ کی قبر ہو۔ پہلی ضرب اسم ذات کی بائیں طرف دوسری دائیں طرف تیسری ضرب مصحف یا قبر پر اور چوتھی ضرب دل پر کہ وہ زندہ اور ذکر میں مستغرق (مصرف) ہو جائے۔ اس ذکر کو کشف معانی قرآن اور کشف قبور کہا گیا ہے۔

وَاللّٰهُ يُزَكِّىْ مَنْ يَّشَاءُ لَبِغَيْرِ حِسَابٍ

ایک اور ذکر کھڑے ہو کر اسم ذات کا جہری طریقہ سے کیا جاتا ہے اسے رات کو ریتلی جگہ یا نرم جگہ کھڑے ہو کر اگر گرجائے تو چوٹ نہ لگے اور جب ذکر کرتے ہوئے گر جائے تو کچھ دیر بڑا رہے اس وقت دل پر نظر رکھے کیسا جمال اور نور ظاہر ہوتا ہے اور کیا اسرار اور عقدے کھلتے ہیں وَاللّٰهُ يُزَكِّىْ مَنْ يَّشَاءُ (۲) اور ذکر شیخ عزیز اللہ کا معمول (مکمل) تھا ایک اور ذکر اللہ اللہ میں مستغرق اور مشغول ہو۔ یہاں تک کہ کسی ضرب کا ملاحظہ نہ رہے اس ذکر کو ولہ کہتے ہیں اور اس کو بے خودی کا حصہ جانتے ہیں۔

فصل

(ذکر حداری کا بیان)

کلمہ لا الہ الا اللہ کی جانب سے ملاحظہ سے شروع کیا جائے اور دونوں گھٹنوں پر کھڑے ہو کر کلمہ الا اللہ کی ضرب فضائے دل پر پوری قوت سے لگائی جائے اور پھر بیٹھ جائے اپنے دونوں ہاتھ اس طرح ہلائے جس طرح لوہار ہتھوڑے کو آہرن پر مارتا ہے۔ اس طرح ہر بار کرے تاکہ ذوق آجائے۔ یہ ذکر امام حداد رحمۃ اللہ علیہ سے منقول ہے اس ذکر میں ظاہری مشقت زیادہ ہے۔

ہمارے شیخ (حضرت عبدالقدوس گنگوہی) دامت برکاتہ نے اس ذکر کی سند سے اس فقیر کو بحضور شرف کیا ہے اور ایسے مشاہدے اور معاینے کرائے کہ اس کے فضل اور اعداد کے بغیر کسی کی پہنچ میں نہیں۔

۲۲

(۱) اللہ تعالیٰ جسے چاہتا ہے بے حساب رزق دیتا ہے (۲) شیخ عزیز اللہ متوکل متوفی ۹۱۲ ہجری بہت تفر و اور توکل والے تھے رات کو ان کے پاس جو کچھ ضرورت سے زیادہ ہوتا ہمایوں میں تقسیم کر دیتے تھے۔ (۳) وَلَہٗ بَفَتْحِیْنِ سِرِّ غَشْتِکِیْ اور عشق خشم و غضب (۴) ہتک بضم اول سکون ثانی فوقانی وکاف عربی۔ کلوی کے دستے والا وزلی لوہا کہ اس سے لوہے کو کوٹا جاتا ہے عربی میں آرمہ ترک ہندی زبان میں گھن اور آج کل اسے بہت بڑے ہتھوڑے کی شکل میں دیکھا جاسکتا ہے۔

سراغیلا میں ولی اللہ

(ذکر پاس انفاس کے بیان میں)

اس کا طریق اس طرح ہے کہ کلمہ ^(۱) لا اِلهَ اِلَّا اللہ کا خیال سانس لیتے (اندر لے جاتے) وقت اور سانس اوپر کھینچتے وقت اور باہر نکالتے وقت دو کلمہ لا اِلهَ اِلَّا اللہ سے ذکر کرے جب سانس اندر لے جائے تو لا اِلهَ اور جب باہر نکالے تو لا اِلهَ کا خیال رکھے سانس اندر اور باہر نکالتے وقت نظر ناف پر رکھے اور جب تک ذکر کرے زبان اور منہ بند رکھے اور بے حرکت رہے۔ اتنا ذکر کرے کہ عادتاً ذکر ہو جائے اور ذکر میں مستغرق ہو جائے۔ یہ ذکر زندگی بن جائے جاگتے سوتے ذکر ہو جائے سانسوں کا پاس حاصل ہو جائے۔ ملاحظہ کا خیال رکھے اس ذکر کو شیخ محمد مہدی کے دوست اور مرید کرتے تھے۔ ایک اور طرح سے پاس انفاس یوں ہے کہ سانس کو مشغول رکھا جائے اور دم سازی کرے سانس کو قوت سے اوپر (اندر) کو لے جائے اور دماغ میں پہنچائے سانس کی تنگی ہو جائے تو آہستہ آہستہ سانس کو چھوڑ دے اس وقت سانس چھوڑنے کا احساس بھی نہ ہو یعنی اتنا آہستہ چھوڑے اس طرح چھوڑنے کو تسکین و آراگمی کہا جاتا ہے اس طرح ایضاً (روشن و آشکارا) اور تمام تعین مرشد شیخ کی طرف رکھے جب سانس کی گرمی مغز (دماغ) میں آئے منی پکھل کر جسم آئے اور حکم (احکام) نہ ہو اور جب سانس دم حیات (زندگی کے سانس) کے ساتھ باہر نکالتے ہوئے جمع ہو وہاں ایک ہو جائے اسی مقام کو مجمع البحرین کا اشارہ دیا گیا ہے اور یہ مقام آب حیات کی طرح اہم ہے اس وقت عالم روحانی اور طیر و سیر ملتے ہیں۔ (۲)

عَلِمَ لَدُنِي وَعَلَّمَكَ مِنْ لَدُنَّا عِلْمًا

ظاہر ہوتی ہیں خضر علیہ السلام سے ملاقات ہوتی ہے عمر دراز ہوتی ہے ذکر صاحب تصرف اور صاحب روزگار ہو جاتا ہے اس کام میں تجرید و تفرید چاہیے نیز ترک جماع بھی شرط ہے۔ ذکر پاس انفاس ایسا ذکر شریف ہے جس میں بہت برکت ہے۔

انفاس پاس دار اگر مرد عاشقی ملک دو کون ملک تو گردد بیک نفس

(۱) یعنی سانس لے جاتے وقت لا اِلهَ کہہ اور نکالتے وقت لا اِلهَ

(۲) ہم نے اپنی طرف سے اسے علم سکھایا ۱۵ سورہ کہف

(مراقبہ صفا، مراقبہ فنا، مراقبہ توحید مراقبہ ہوا کے بیان ہیں)

مراقبہ صفا کے لیے ذکر خفی یوں کیا جائے کہ آنکھیں بند نظر دل پر اور اللہ تعالیٰ کو اپنے نزدیک حاضر جانے اور اگر اسی حالت میں ملاحظہ فنا اور محویت ہو تو یہ مراقبہ فنا ہے۔ جو مراقبہ توحید بھی کہلاتا ہے۔

حضرت قطب عالم شیخ احمد عبدالحق قدس سرہ العزیز کے دوست اور مریدین مراقبہ فنا کا شغل کیا کرتے تھے اور دنیا و مافیاء سے بے خبر ہو جاتے اور حضرت شیخ ما (حضرت عبدالقدوس گنگوہی) دامت برکاتہ شروع میں کچھ عرصہ اس مراقبہ میں رہے ہیں۔

ایک اور مراقبہ اس طرح کہ دونوں آنکھیں کھلی اور پریا سامنے کی طرف ہوا میں دیکھیں اور کوشش کریں کہ پلکیں نہ جھپکیں اس مراقبہ میں پلکوں سے آتش ابھرتی ہے جو تمام جسم کو گھیر لیتی ہے۔ اس سے عشق پیدا ہوتا ہے اس کو مراقبہ ہوا کہتے ہیں اس مراقبہ میں بعض اولیاء اللہ نے سال ہا سال آنکھوں کو ہوا میں کھولے رکھا اور عالم تحریر میں رہے۔

ایک اور مراقبہ تنگ و تاریک کمرہ اور اندھیری رات آنکھیں کھلی ایک ایک مقام پر ٹھہری ہوئی۔ عالم قدس کے انوار چمکیں گے اور حق تک رسائی ہوگی۔ ہوا میں ایک عظیم بھید ہے ہوا سیدی اور مشدیم (دوام) ہے

(۱) مَا تَدْرِي فِي سَخْلَنِ الرَّحْمَنِ مِنْ نَفَاوِيَتْ

اس میں بھید یہ ہے کہ ہوا عالم خلد (جنتی دنیا) عالم صفا ہے (نہ نظر آنے والی) ہے اٹھارہ ہزار عالم شکل میں ہوا کی طرح ہیں جہاں تک ہوا ہے عالم کون و مکاں، و اکوان ہے اور جب ہوا گزر جائیں تو سبحان و لا مکان ہے

الرَّحْمَنُ عَلَى الْعَرْشِ اسْتَوَى (رحمان عرش اعظم پر ہے)

جب یہ بھید ہے تو آپ ہوا بولتے تو ہیں مگر جانتے نہیں کہ ہوا کیا ہے

(۱) اللہ تعالیٰ کی پیدا کی ہوئی اشیاء میں کوئی دیکھنے والا غلط اور بے ضابطگی نہ پائے گا۔

ایک اور مراقبہ یہ کہ اپنی دونوں کھلی ہوئی آنکھوں سے اپنے ناک کے دونوں طرف نیچے کو دیکھے اور اتنا غور (۱) اور فکر سے دیکھے کہ دنوں آنکھوں کی پتلیاں غائب اور سفیدی ظاہر ہو جائے جمعیت خاطر (سکون) اور خطرہ بندی پیدا ہو اس وقت بائیں آنکھ بند کر کے دائیں آنکھ سے ناک کو دیکھیں یا اس کا عکس لیں یا دوسرا عمل یوں کریں کہ آنکھیں کھول کر نگاہ سینہ اور دونوں ہاتھوں پر ڈالیں اور کوشش کریں کہ نظر ایک جگہ ٹھہری رہے اور اس طرح کرنے میں غلطی نہ ہو ایسا کرنے سے دل کو جمعیت (سکون) (تسلی) ملتی ہے۔

نماز کے قیام میں نظر سجدہ کی جگہ رکوع کے وقت نظر پاؤں کی پشت پر اور سجدہ کے وقت نظر ناک کے نرمہ پر قعدہ میں نظر اپنی گود پر اس وقت دھیان تلاوت اور تسبیحات پر اس بات پر اشارہ ہے اور اس میں بھید ہے کہ نماز میں حضور قلب حاصل ہو اور ذہن بھٹک نہ جائے

فصل

محار بہ سالک کے بیان میں

۲۳
ص

سالک کو چاہیے کہ پہلے توبہ انصوح (۲) کرے عاجزی اور شرمندی سے استغفار کرے ظاہری اور باطنی پاکیزگی حاصل کرے ظاہری طہارت کو تو علم ہے لیکن باطنی طہارت یہ ہے کہ دل کو برائیوں اور کدورت سے خیانت اور آمیزش سے پاک کرے اور اخلاص کی طرف کوشش کرے اور غیر حق کا خطرہ دل میں نہ لائے اور مرشد کی تلقین کے مطابق محار بہ میں مشغول ہو جائے۔ محار بہ دو طرح کا ہے محار بہ صغیر، محار بہ کبیر طالب منہ بند کر کے سانس روکے اور اسم ذات یعنی کلمہ "اللہ"

(۱) خوض :- زیر سے اور ضد معجمہ پانی میں جا کر کوئی چیز تلاش کرنا (فکر)

(۲) انصوح :- بچ دھوئے مہملہ :- صاف اور خالص توبہ کہ پھر گناہ نہیں کرنا ایک مرد کا نام ۔

جو جماعوں میں دلائی کرتا تھا جسے توبہ کا قصد کیا

(۳) بدن کی پاکیزگی نجاست حقیقی، حکمی اور لباس اور مکان کی پاکیزگی

ملاحظہ واسطہ شدہ مدد رعایت سے دل میں ملاحظہ کرے تحت و فوق (اتار چڑھاؤ) اپنی طرف سے خوبصورت آواز اختیار کرنے کوشش کی جائے کہ ایک سانس میں چالیس بار ذکر ہو۔ یہی محاربہ صغیر ہے۔

جب یہ ذکر ایک سانس میں چالیس سے زیادہ ہو سکے اس کو محاربہ کبیر کہتے ہیں اس سلسلہ میں یوں کوشش کی جائے کہ ہر مرتبہ زیادہ ذکر ہو سکے یہاں تک کہ ملاحظہ واسطہ شدہ مدد تحت و فوق کی رعایت سے ایک سانس میں ایک سو بیس بار ذکر ہو اور اس کو مقام محویت کہتے ہیں اور یہاں استغراق ظاہر ہوتا ہے اور سلطان الذکر ہو جاتا ہے۔

وَالْفَضْلُ بِيَدِ اللَّهِ يُؤْتِيهِ مَن يَشَاءُ وَاللَّهُ ذُو الْفَضْلِ الْعَظِيمِ
اس فقر (جلال الدین تھامیری) کو اس مراقبہ کی دست رس حاصل ہے۔

فصل

مراقبہ کے بیان میں

جب طالب کو ذکر حلی میں ملال (اندوہ غم) ہوتا ہے تو وہ ذکر خفی میں لگ جاتا ہے اور جب ذکر خفی میں ملال ہوتا ہے تو فکر میں آ جاتا ہے اور جب اس سے بھی ملال ہوتا ہے تو مراقبہ میں مشغول ہو جاتا ہے اس کو مراقبہ تقید کہا جاتا ہے۔

لفظ مراقبہ رقیب سے مشتق ہے مطلب رقیب یہ کہ وہ نگہبان جو دل کو غیر حق کی یاد سے روکیں۔

ہا سبان دل شوند در کل حال تا نیا بد هیچ دزد آ نجا مجال
کہیں کوئی چور ڈاکو دل میں نہ آ جائے اس لیے ہر حالت میں دل کی حفاظت کرتے ہیں

(۱) فضل اللہ تعالیٰ کے ہاتھ میں ہے جیسے چاہتا ہے دے دیتا ہے اللہ تعالیٰ بزرگ فضل والا ہے۔

(۲) ملال :- زیر سے کسی معاملہ میں غم اور افسوس میں آنا

مراقبہ میں نشست :-

مراقبہ میں کئی طریقہ سے بیٹھا جاتا ہے۔

نمبر (۱) نماز کے قعدہ کی طرح بیٹھیں دونوں ہاتھ زانو پر اور سر کو نیچے کو ڈال لیں اور یہ طریقہ مختیار (عام اختیار کیا گیا) ہے

نمبر (۲) کتے کی نشست کی طرح سرین زمین پر زانوں کھڑے اور سر زانو پر

نمبر (۳) مصیبت زدگان کی طرح دونوں ہاتھ پیچھے کی طرف گردن پر پیچھے پیٹھ

پر دونوں ہتھیلیاں گردن کے نزدیک صلب پر۔ اللہ تعالیٰ سے شرم حیا سے سر نیچے ڈال کر

(جھکا کر) آنکھیں بند جمع خاطر اور دل پر نظر کرتے ہوئے اللہ تعالیٰ کی طرف توجہ کرتے

ہوئے کہ اللہ تعالیٰ میرے نزدیک موجود ہے اس علم میں اتنا غور و خوض کرے اور مستغرق

ہو کہ غیر کا شعور بالکل ختم ہو جائے یہاں تک اپنا بھی شعور نہ رہے اگر پلک جھپکنے کے

برابر بھی یہ خیال ٹوٹ جائے تو مراقبہ مکمل نہ ہوگا۔

تا بخودی اے نگار سر مست ہر گز نتوں بدوست پیوست

بیخود چو شوی ز خود بر آئی بوئے رسد ز آشنائی

جب تک بے خود نہیں ہوتا تو دوست (اللہ تعالیٰ) تک نہیں پہنچ سکتا۔ جب بے خود ہو کر

اپنے آپ سے باہر آئے گا تیرے میں آشنائی کی بو آئے گی۔

دل کے آئینے میں ہے تصویر
جب ذرا گردن جھکائی دیکھ لی

(۱) (محاسبہ کے بیان میں)

حَاسِبُوا أَقْبَلَ أَنْ تُخَاسِبُونَا
 حرکت و سکون جو کچھ آپ کے وجود سے ہوتا ہے اپنے آپ سے (اپنے دل میں) اس کا
 حساب کریں اگر بہتر ہو تو اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کریں اور خیال کریں کہ یہ سب کچھ اللہ تعالیٰ
 کی توفیق سے ہوا ہے (یعنی اس کی رضا اور مہربانی شامل حال رہی)
 وَمَا تَوْفِيقِي إِلَّا بِاللَّهِ أُوْزِئْتُ فِي الْغَمِّ (نفس) کو خوشی دین اور اس سے
 رعایت کر دیں فَوَيْلٌ لِلنَّفْسِكَ عَلَىكَ حَقًّا

اور اگر شر (حساب کا نتیجہ منفی، خرابی) ہو تو اپنے نفس کو ملامت کرو (شرمندگی
 دلاؤ) تاکہ وہ برائیوں سے رکے اور ندامت سے توبہ استغفار میں مشغول ہو جائے اور
 محاسبہ کے اوقات میں رات کا محاسبہ صبح اشراق کے بعد اور دن کا محاسبہ مغرب کے اوراد
 کے بعد ہے اور اگر ساعت بساعت (جلدی جلدی) ہر وقت غفلت آئے تو بہتر ہے کہ
 جلدی جلدی محاسبہ کرے اور ہوشیار رہے۔ یہ بھی سمجھ لیں کہ ہر شخص کا گناہ اس کے مقام
 اور مرتبہ کے مطابق ہے۔ عوام مومنین کا گناہ نافرمانی ہے مطیع لوگوں کا گناہ غفلت اور
 کا ملین اور مومنین کا گناہ خودی اور دوی ہے۔

حَسَنَاتُ الْكِبَارِ سَيِّئَاتُ الْمُقَرَّبِينَ یہاں سمجھیں
 وَمَا شَغَلَكَ عَنِ الْحَقِّ فَعُوْطَا عَوْتُكَ یہیں پہچانیں

(۱) حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا قول جب آپ کا حساب لیا جائیگا اس سے پہلے ہی اپنا
 حساب خود لیکر رستی کر لو۔ حق تعالیٰ اپنی کتاب میں فرماتے ہیں۔

وَاتَنْظُرْ نَفْسٌ مَّا قَدَّمَتْ لِغَدٍ وَاتَّقُوا اللَّهَ إِنَّ اللَّهَ خَبِيرٌ بِمَا تَعْمَلُونَ
 (۲) اللہ کی ہی توفیق سے ہے۔ (۳) چہرہ پر تازگی ہونا کشادگی ہونا اور خوشی

(۴) حدیث مبارکہ کا ایک حصہ ہے کہ نفس کی درستی آپ پر حق ہے۔

(۵) یعنی اللہ تعالیٰ کے نزدیک نیکو کار کی نیکیاں ہیں وہ مقربین کے لیے گناہ ہیں

حسانت ابراہیم طرح حسانت ہیں اور دوسری طرح مقربین کے خلاف وہ گناہ ہیں

کیونکہ ان کی حسانت ہر طرح سے حسانت ہیں (۶) جو چہرہ ہمیں حق سے مشغول اور

روگردانی غفلت کا سبب بنے وہ تیرے لیے بت اور شیطان ہے۔

۲۶

مواظفہ (نصیحت) کے بیان میں

اپنے نفس (اپنے آپ) کو وعظ کریں نصیحت اور نیک خواہی بتائیں کہ اللہ تعالیٰ کی یاد میں رہو غیر کی بندی میں نہ رہو یا حق کے سوا جو کچھ کر رہے ہو اس میں عرضائع ہو رہی ہے۔ حرف عشق کے سوا جو کچھ پڑھا جاتا ہے بے کاری ہے۔ گناہوں میں قدم نہ رکھو۔ ورنہ دوزخ اور پکڑ کا سبب ہوگا۔ اور اس طرح اللہ تعالیٰ کے ہجر اور دوری کا موجب ہوگا اور اس کی تیرے میں طاقت نہیں۔ ^(۱) قَالَ اللَّهُ تَعَالَى قُلْ لَكُمْ غَفْلَةٌ تَجْتَوْنَ اللَّهَ فَأَتِيْعُونِي يُبَيِّنْكُمْ اللَّهُ اور یہ بھی سمجھ لے کہ اللہ تعالیٰ کی محبت کے لیے حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ والہ وسلم کی پیروی ضروری ہے۔

فصل

(فکر کے بیان میں)

رَوَى عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَفَكَّرْ سَاعَةً خَيْرٌ مِنْ عِبَادَةٍ سَنَةً فکر کے تین مرتبے ہیں ایک فکر عوام اپنے بچپن بلوغت ویران سالی اور بڑھاپے کے حالت، نفس امارہ کی ناپاکی جو وجود میں آئی دنیا کے عیوب اور بے وفائی اور حالات کی تبدیلی کے متعلق صرف ایک لمحہ کے لیے فکر اور اپنے آپ کو ان کا انتباہ کرنا ایک سال کی عبادت سے بہتر ہے۔ دوسرے فکر خواص اس کے متعلق رَوَى عَنْهُ عَلَيْهِ السَّلَامُ تَفَكَّرْ سَاعَةً خَيْرٌ مِنْ عِبَادَةٍ سِتِينَ سَنَةً شیطان کے شر خواہشات نفس اور جوان خواہشات کے تابع ہیں اور حرص جاوداں کی نجات کے لیے ایک ساعت کا فکر عابدین کی ساٹھ سال کی عبادت سے بہتر ہے۔ تیسرا فکر خواص الخاص کا رَوَى عَنْهُ عَلَيْهِ السَّلَامُ تَفَكَّرْ سَاعَةً خَيْرٌ مِنْ عِبَادَةٍ ثَلَاثِينَ سَنَةً دل کو غیر حق کی آلودگی اور خطرات سے پاک رکھنے کے لیے ایک ساعت کا فکر جن وانس کی تمام عبادات سے بہتر ہے۔

(۱) آل عمران آپ فرمادیجئے اے محبوب صلی اللہ علیہ وسلم اگر تم اللہ تعالیٰ سے محبت کرتا چاہتے ہو تو میرے (محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم) کی پیروی کرو اللہ تعالیٰ تم سے محبت کرے گا صاحب طریقت نے تفسیر روح البیان میں خوب کہا ہے۔

تعصمی الالہ واقت تظہرحیہ هذا محال فی الفعل بدیع لوکان حبک صادقاً لا طعنه ان المحب لمن یحب مطیع

اس محبت کا اظہار کرتا ہے اور گناہ بھی کرتا ہے دونوں کا ایک جا ہوتا ناممکن ہے اگر تیری محبت سچی ہے تو تو اس کی اطاعت کرتا چیک جسکی محبت کی جاتی ہے اس کا حکم مانا جاتا ہے۔

۲۷ جو اذکار بیان کیے گئے ہیں انہیں جبریہ، صوریہ، خفیہ اور سریہ اذکار کہا جاتا ہے۔ اللہ تعالیٰ کے فضل سے جب ان اذکار سے ترقی کرتا ہوا ذکر کمال کو ترقی کرتا ہے تو ذکر معنوی اور حقیقی کا مقام آتا ہے اور مذکور (اللہ تعالیٰ) کا جمال ظاہر ہوتا ہے۔

ذَلِكَ فَضْلُ اللَّهِ يُؤْتِيهِ مَن يَشَاءُ وَاللَّهُ ذُو الْفَضْلِ الْعَظِيمِ

اللہ تعالیٰ کا فضل (مہربانی) ہے جسکو چاہتا ہے دیتا ہے وہ (اللہ) بہت بڑے فضل کا مالک ہے اس ذکر کو ذکر سر ذکر روح، ذکر ذات، ذکر مشاہدہ اور تجلی کہا جاتا ہے۔ ذکر معنوی اور حقیقی میں حواس خمسہ معطل ہو جاتے ہیں اور اس معطل ہونے کے دو مطالب ہیں یا تو حس مدرک (احساس کرنے والی حس) کو بالکل خبر نہیں ہوتی سونے (نیند) کی حالت کی طرح غیبت ظاہر ہوتی ہے یا دوسری یہ کہ ظاہر و باطن سے حس کو پیغام دیتی ہے مگر دل میں کچھ نہیں ہوتا چوپائیوں (جانوروں) کی طرح

وَهُوَ مَعَكُمْ كَذَلِكَ حَسُّوا حَقَّ جَمَالِ حَقِّ دِيكْتَاہے۔ جو کچھ دیکھتا ہے تجلی جمال حق دیکھتا ہے۔ جو کچھ سنتا ہے اسی کی طرف سے سنتا ہے جو کچھ جانتا ہے (اس کے علم میں آتا ہے) ہے اسی کے علم سے ہے۔ بلا دلیل اچانک جب اس کی نظر جب نقاش پر پڑتی ہے تو اس تجلی کے نور میں نقش کو گم پاتا ہے اور یہ مقام مشاہدہ ہے جسکی کوئی انتہا نہیں۔

مرتبہ اول (شروع) میں نگاہ صفت سے صانع کی طرف آتی ہے تو ہر چیز میں اسکا صانع ملتا ہے۔ مَا رَأَيْتُ شَيْئًا إِلَّا دَرَأَيْتُ اللَّهَ قَبْلَهُ (۱)

دوسرے مرتبہ میں ہر چیز صانع اور صنعت (بنی ہوئی چیز) کوئی نہیں

یہاں مَن عَوَّكَ نَسْنَسُهُ فَقَدْ عَوَّكَ رَبُّكَ
(جس نے عرفان نفس کر لیا گویا اس نے اپنے رب کا عرفان کر لیا) کا مجید جلوہ گر ہے اور
اَلَا اَتَمَنَّٰ فِيْ رُبِّيْكَ مِنْ لِقَاءِ رَبِّهِمْ اَلَا اِنَّهُ بِكُلِّ شَيْءٍ مُّخِطٌ
اور پردہ ہٹا کر وَهُوَ مَعَكُمْ اَيُّهَا الْكَافِرُونَ کا اعلان کرتا ہے۔ بیت

در ہر چہ بدیدیم ندیدیم بجز دوست
معلوم چنان شد کہ کسے نیست مگر اوست
معلوم ہوا کہ کوئی نہیں ہے وہی ہے کیونکہ جس چیز کو دیکھا دوست ہی نظر آیا
ایں جہل صورت است ومعنی دوست
در بمعنی نظر کنی ہمہ اوست
یہ جہاں حروف کی شکل ہے جسکی حقیقت دوست اور اگر معنی پر غور کریں تو وہی ہے
(یعنی اللہ)

ایں است کمال مرد راہ یقین
در ہر چہ نظر کند خدا را بیند

جس چیز کو دیکھتا ہے اسے خدا نظر آتا ہے مرد راہ یقین کا یہی کمال ہے۔

اللہ تعالیٰ کی ذات ہے مگر معلوم ہوتا ہے کہ نہیں ہے اور جہاں یعنی دنیا معلوم
ہوتا ہے کہ موجود ہے مگر نہیں ہے خدا کی حقیقت ہے سبوان اللہ عجیب کام ہے حیران کن
اسرار ہے اور یار (اللہ تعالیٰ) بلند و عظیم ہے۔

۲۸ پیارے دنیائے ہست بود یعنی ہر ہستی حقیقت میں خدا تعالیٰ کی تجلی کا ظہور ہے
اور دنیا جہاں غیر کو ظاہر کرتا ہے (الگ سے کوئی چیز معلوم ہوتی ہے) مگر غیر نہیں سوائے
ایک اور حرف کے سوا کچھ نہیں چونکہ ہستی صرف اللہ تعالیٰ ہے غیر خدا نیستی ہے کیونکہ خدا
تعالیٰ ہم سے غیب ہے اور غیب کی وجہ سے دیکھا نہیں جاسکتا اس کی شہادت (گوئی) نہیں
دی جاسکتی افسوس اور نقصان کی یہی وجہ ہے کہ غیر کے لیے دلیل ہے۔ واللہ جب تجھے
چشم برتا لیس گی تو تیری آنکھوں کو اللہ کے سوا کچھ نظر نہ آئے گا۔

کجا غیر کو غیر کو نفس غیر
سوی اللہ واللہ سوا فی الوجہ

غیر کھل کون غیر لود غیر کا نفس کون واللہ وجود میں اللہ کے سوا کچھ نہیں

(۱) کیا خوب کہا ہے اللہ اللہ لیس غیرک فی الوجہ

غل آری الدیار فی ہدین اشیوہ

خوب بہت خوب دیدہ جہاں بین کے سامنے ہر دم دوست (اللہ تعالیٰ) کے دو کمال جلوہ گر ہیں۔ دلہن کی طرح نیا جلوہ اور (مور کی طرح) خوبصورتی کا اشارہ کرتے ہیں غلط اور غیر دیکھنے والی نگاہوں کو سوائے غیر کچھ نظر نہیں آتا خسران (نقصان) بھی خوب ہے اور جرمان (بد نصیبی) بھی خوب ہے۔ اے دوست! (اللہ تعالیٰ) تو مجھ سے بھی میرے نزدیک ہے مگر میں تجھ سے مجبور اور دور ہوں اے اللہ تعالیٰ یہ گتھی (معما) کب حل ہوگا۔ یہ دوری حضوری میں اور یہ اندھیرا روشنی میں کب تبدیل ہوگا

يَا غِيَاثَ السَّاعِيَيْنِ اَعِزَّنَا بِطَوْلِكَ وَكَرَمِكَ يَا اَرْحَمَ الرَّاحِمِينَ
پیارے غیر بین (غیر سمجھنے والا) خدا بین نہیں ہونا خدا بینی کے لیے چشم جاں بین چاہیے تاکہ دل (جان) کی نگاہیں کھل جائیں اور صحیح خدا بینی ہو۔

دیدن روئے ترا دیدہ جاں بین باید

لین کجا مرتبہ چشم جہاں بین است

تیرے دیدار کے لیے جاں بین نگاہوں کی ضرورت ہے جہاں بین نگاہوں کو یہ مقام نہیں ملتا۔ اپنی ہستی سے گذر کر این و آن (۳) من و تو کی دوئی چھوڑ کر یکتا ہو کر ہی چشم جاں (دل کی نگاہ) کھلتی ہے اور خدا بینی حاصل ہوتی ہے۔ حضرت پیر دستگیر نے درست فرمایا اگر تو بخود نہ ہوگا تو تیرے ساتھ یہ خراس (پسائی کرنے والی چکی) کو بہر امداد یہ دنیا) نہ ہوگا۔ کسی عارف نے خوب کہا ہے

تا تو می باشی عدد بینی ہمہ چوں شوی فانی احد بینی ہمہ
جب تو اپنے آپ کو باقی رکھے گا تجھے کثرت نظر آئے گی اور اپنے آپ کو فنا کر دے گا تو تجھے وحدت نظر آئے گی

(۱) پردے میں (۲) اے فریاد کرنے والوں کی فریاد سننے والی مہربانی کر کے فریاد سن لے تیری مہربانیاں ہر طرف ہیں۔

(۳) اے آنکہ لقبلہ بتان روست ترا بر مغز چرا حجاب شد پوست ترا

دل در پیے این و آن نہ نیکو ست ترا
یک دل داری بس است یک دوست ترا

(۱) وَالْهَكْمُ لِلَّهِ وَاجِدُ لَآ إِلَهَ إِلَّا هُوَ الْعَزِيزُ الْحَكِيمُ

افسوس صد افسوس ہمارا اپنا وجود ہی درمیان میں پردہ بن کر ہمارے لئے قید و بند بنا ہوا ہے ورنہ جمال دوست (اللہ تعالیٰ کا جلوہ) ہر دم اور ہر جگہ ظاہر ہے۔

(۲) إِذَا أَقَلَّتْ مَا أَذْنَبْتُ قَالَ تَجَنَّبِيَا وَجَوَلْتُ ذَنْبِي لَا يَقَامُ بِهِ شَيْءٌ
خواجہ بایزید بسطامی رحمۃ اللہ علیہ اپنی مناجات (التجانی دعا) میں کہتے ہیں۔

إِلَهِي كَيْفَ الطَّرِيقُ إِلَيْكَ

جواباً فرمایا دَعِ لَفْسَكَ وَتَعَالَ اپنے نفس کو چھوڑ اور میری طرف آجا۔ یعنی یہ حجاب تیرا اپنا ہوتا ہے جب تو یہ حجاب الگ کر دے گا میرے پاس پہنچ جائے گا۔

محبوبانید بود در ہر دوسرائے پائے از سر نہاید و سر نہ پائے
دونوں جہانوں میں محو ہونا چاہے اپنے متعلق کوئی خبر نہ رہے جیسے سر اور پاؤں ایک دوسرے کو نہیں دیکھ سکتے۔

پیارے عارف کی رسائی نور اللہ تک ہو جاتی ہے اور اس کی نگاہوں سے دوئی کا پردہ اٹھ جاتا ہے اور توحید کا نور آنکھوں میں آتا ہے تو اسے نور حقیقی کے سوا کچھ نظر نہیں آتا۔
جَاءَ الْحَقُّ وَزَهَقَ الْبَاطِلُ إِنَّ الْبَاطِلَ كَانَ زَهُوقًا حَقِيقَتِ میں اللہ تعالیٰ کے سوا کچھ موجود نہیں جو کچھ موجود ہے وہ ہمیشہ موجود ہے اور جو نہیں ہے وہ ہرگز موجود نہیں ہو سکتا۔
الْأَكْمَلُ الْمُتَعَلِّقُ مَا خَلَقَ اللَّهُ بَاطِلًا

ماخوذ نہ ایم اوست حقیقت چو بنگری عنقا بکمر آمدہ بر صورت زباں
حقیقت دیکھیں تو وہی ہے ہم خود نہیں کہیں ذباب کی شکل بنا کر عنقا آ گیا ہے

- (۱) پ ۲ سورہ بقرہ تمہارا خدا یگانہ ہے اس کے سوا کوئی معبود نہیں وہ رحمان اور رحیم ہے
- (۲) جب دوست سے روگردانی کی پس مجھے جواب ملا کہ تیرا وجود بے مثال گناہ ہے
- (۳) یعنی تیرا راہ کیسا ہے (۳) پ ۱۰ بنی اسرائیل دین حق آیا اور باطل ختم ہو گیا اور باطل دین ہر طریق سے باطل ہے اور ختم ہونے والا ہے (۵) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
- فرمایا ہے کہ شاعر لبید کا قول ٹھیک اقوال میں ہے۔ الا کل شئی یعنی حق تعالیٰ کے سوا ہر چیز باطل ہے اور بے کار ہے ہر نعمت کا زوال ضروری ہے۔ (۶) عنقا:- لمبی گردن کا بکھر نہا ہوا ہے بعض کے نزدیک فرضی وجود ہے کیونکہ کسی نے نہیں دیکھا لمبی گردن کی وجہ سے اسے عنقا کہتے ہیں فارسی میں اسے میرغ کہتے ہیں

اس بارگاہ عالی مرتبت کے منظور نظر اس سے برتر ہیں۔ کہ ہر بوالہوس اور بوالفضول ان کو دیکھ سکے۔

عارفان مسند معرفت بغایت عالی است
بہوس ہیچ فضول نہ دریں بار رسید
بانگ ارنی ز سر ہوش بر آور کلیم
سنگ را بے خودی بود بد یدار آورد

اگرچہ موسیٰ کلیم تھے جب تک ہوش میں تھے پردہ میں رکھا گیا اور عشق کے اسرار پردہ میں سنائے گئے یہ مکالمہ کا مقام ہے۔ مقام صفات سنگ سلیم (پتھر کا نام) جو بے خودی میں راہ راست پر تھا پردہ اٹھا کر بے پردہ ہوا جناب مسعود یک کہتے ہیں

عاشق مستی اگر بے خود و بے کلر بلش
بے خبران خویش شو یا خبر از یار بلش
نیست شو نیست شو بلز ز سر ہست شو
از منی جل ہست شو کاہش ہوشیلر بلش
بلر خودی فگن بر سر شیطلی ز سر
بے سرو بے پائے شو بے خود و بلیلر بلش

بے خود اپنے سے بے خبر ہو کر یار سے باخبر ہو۔ مٹ کر پھر زندگی پا جا
اپنی خودی کا بوجھ شیطان پر ڈال یار کے آگے عاجز ہو کر ہی یار سے باخبر ہوگا
سمجھ لیں کہ ذکر حقیقی و معنوی کہ یہ ذکر سر ذکر روح ذکر ذات ذکر مشاہدہ اور تجلی جو ذکر
لسانی و ذکر قلبی کا ثمرہ ہے (کی وجہ سے ہے)

ذکر قلبی جو حروف صورت اور خطرہ ہے ذکر نفس ہے اور جب خطرہ نہ رہے
تو ذکر دل ہو جاتا ہے جو حروف اور صورت ہے اگرچہ دل مٹی اور پتھر کی منزل ہے مگر
دل اور مٹی میں ہزاروں میل کی دوری ہے اور جب حروف اور صورت نہیں رہے ترقی
حضور پاتی ہے اس وقت ذکر دل ہوتا ہے اور کسب پورا ہوتا ہے پھر جذب ربانی
اور نور سبحانی کی سیر اور ترقی ہوتی ہے۔ ہمارے شیخ (حضرت عبدالقدوس گنگوہی
رحمۃ اللہ علیہ) کا فرمان ہے۔

ذکر حق چوں بصفت دل شدہ مرکب قرب بمنزل شدہ
حق کا ذکر جب دل کی منزل میں آتا ہے منزل کے قریب جانے کے لیے
سواری ہوتا ہے۔

بات یہ ہے کہ اس مرتبہ (مقام) کے ذکر کی قدر سوائے اللہ تعالیٰ کوئی نہیں
جانتا ملائکہ (فرشتے) کی تو اس مقام پر پہنچ ہی نہیں اگرچہ دل کا مقام سب سے نزدیک تر
ہے پھر بھی اسے ذکر سر ذکر روح تک پہنچ اور ہمیشہ تجلی مشاہدہ اور متصرف عالم ہونے کے
لیے ترقی کی ضرورت ہے۔ (۱) وَلَسْتَ تَخْلُقُ مَا فِي السَّمَوَاتِ وَمَا فِي الْأَرْضِ
کا اظہار ہو جائے وَاسْتَبَعْمَ عَلَيْكُمْ نِعْمَةُ ظَاهِرَةٍ وَبَاطِنَةٍ

کی تکمیل ہو کہ ہر طرف انوار و تجلیات کا ظہور ہو جائے تاہم یہ مقام بھی آخری مقام نہیں
ھیچ کس این راہ را پایاں نیافت ہیچ کس این در در ادرمان نیافت
اس راستہ کی آخری منزل نہیں ملی یہ ایسا درو ہے کہ اسکا علاج نہیں۔

اسی لیے طالب صادق جہاں تک ہو سکے دن رات کو ذکر خفی اور ذکر جہری میں
مشغول رہے ذکر کے دوام (ہمیشگی) کے لیے فراغ (فرصت) شرط ہے اور فرصت کے
حصول میں چار چیزیں رکاوٹ ہیں خلق دنیا، نفس، شیطان۔ پس منع کرنے والی شرطیں
مشروط کی بھی مانع ہیں (رکاوٹ ہیں) اسی لیے علائق دنیا اور اس کے اہل سے بھی قطع
تعلق کیا جائے۔ طعام میں کمی کی جائے۔ چنانچہ طعام اور مشروب (۳) ضرورت کا
مٹ (۳) ۱/۳ یا نصف (۱/۲) حصہ لے۔ قلت تمام (تھوڑی مقدار) ضروری خیال
کرے اور ہمیشہ با وضو رہنے کا خیال رکھے اور جب کبھی گڑبڑ ہو کر غلطی ہو جائے کوشش
کرے ذکر کی طرف توجہ دے بہت کوشش کرے انشاء اللہ تعالیٰ محبت خدا دل میں
آجائے گی خلوت اور جلوت یکساں ہو جائے گی۔

- (۱) سورہ لقمان پ ۲۱ جو کچھ آسمانوں اور زمینوں میں ہے تمہارے حکم کے تابع کر دیا
(۲) سورہ لقمان تمام ظاہری اور پوشیدہ نعمتیں آپ کے لیے مکمل کر دیں (۳) تیسرا
حصہ یا نصف پیٹ خالی رکھا جائے۔

سعدی اھر زماں کہ دست دھد باسر زلف آن نگار آویز

سعدی جب تک ہمت ہو اللہ تعالیٰ سے لگاؤ قائم رکھ۔

اتنی کوشش کریں کہ ذکر زندگی کا حصہ ہو جائے اس طرح کہ اگر بے ذکر زندہ نہ رہ سکے۔

اسی مقام کے لیے کہا گیا ہے کہ جب تک عاشق کی محبت معشوق کا دامن پکڑتی ہے اس وقت تک رہائی (چھٹکارا) کی جگہ ہے اور جب معشوق کی محبت عاشق کا دامن پکڑ لے تو رہائی (چھٹکارا) نہیں اور اذکرکم کا مطلب سامنے آنے لگتا۔ حضرت رابعہ (۲) بصری رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا ہے پس دنیا میں دوست (اللہ تعالیٰ) کے ذکر سے ہی میں زندہ ہوں اور آخرت میں اسی کے دیدار سے زندگی ہوگی۔ آپ سمجھ لیں کہ ذکر میں اپنے آپ کو بھول جانا اس طرح کہ اسرار ربانی اور انوار سبحانی ذکر کی جان میں پیدا ہوں اور اس نور کے شہود کی چمک اور مذکور (اللہ تعالیٰ) کے حسن و جمال کی لذت میں محو (مستغرق) ہو اور تجلی حق نصیب ہو اور جب لذت جمال میں مستغرق ہوتا ہے اور حق محویت حاصل ہوتا ہے اور دنیا و مافیہا سے بے خبر اور بے شعور ہو کر منزل مقصود پر پہنچ جاتا ہے اور یہی انتہائے ذکر ہے۔

مراں دیدن رویت فزونست گویا می

آپ کے چہرہ کا دیدار کر کے میری گویائی (گفتگو) میں اضافہ ہو جاتا ہے۔

(۱) فانذکرونی اذکرکم کی طرف اشارہ ہے یعنی تم مجھے یاد کرو میں تمہیں یاد کروں گا
(۲) رابعہ بصری ابتدائے اسلام کے زمانے کی عظیم عارفہ تھیں صاحب کرامات اور بلند مقامات کی حامل تھیں جو اتنے زیادہ ہیں کہ تحریر و تقریر سے زیادہ ہیں اس زمانہ نے علماء اور آئمہ عظام مسائل دریافت کرنے اکثر ان کے پاس آتے تھے۔

ذکر میں ذکر کے لیے چار مقام ہیں ذکر زبان، ذکر دل، ذکر سر اور ذکر روح جیسا کہ پہلے بیان کیا جا چکا ہے ذکر میں ذکر کے لیے تین مقام ہیں۔ استیلاء ذکر بر ذکر اور وہ یہ ہے کہ ذکر اپنے ارادہ سے ذکر اختیار کرتا ہے اور بے خود ہو جاتا ہے اس کو (اصطلاح میں) کشائش کہا جاتا ہے۔ حضرت جنید رحمۃ اللہ علیہ اس مقام پر دس سال رہے۔ پھر ذکر میں قرار پیدا ہوا۔ دوسرے استیلاء ذکر بر ذکر اس مقام پر ذکر زندگی ہو جاتا ہے اور نفس اور علاق قید ہو جاتے ہیں پھر (۱)

الَّذِينَ كَفَرُوا لِيُظْهِرُوا لِقَائِهِمْ فِي الْقُلُوبِ کا ظہور ہوتا ہے۔ تیسرے استیلاء مذکور بر ذکر یہ مطلوب مطلق کی تجلی اور شہود حق کا مقام ہے۔ جیسا کہ لکھا گیا ہے کہ حضرت جنید رحمۃ اللہ علیہ نے کشائش کے مرتبہ پر دس سال محنت کی جب استیلاء ذکر بر ذکر کا مقام آتیس ۳۰ سال غیر حق کا خطرہ دل میں نہ آیا اور یہ ان کی خلوت کا مقام ہے سبحان اللہ ہمارے شیخ (حضرت شیخ عبدالقدوس گنگوہی قدس سرہ العزیز) مدظلہ و زید برکاتہ کے طریق میں طالبان صادق اور مجاہدان تھوڑے ہی عرصہ میں اس نعمت کو حاصل کر لیتے ہیں۔ اَلْحَمْدُ عَلَىٰ ذٰلِكَ

وَالذِّكْرُ اسْمٌ
دَبُّكَ وَتَبَتَّلْ إِلَيْهِ تَبْتِيلًا ۝ (الزمر)
اپنے اہل رب کے نام کا ذکر کرتے
ریں اسی کے ہو رہیں

سمجھ لیں کہ جب طالب جمال مطلوب کے استغراق میں اپنے آپ اور ساری کائنات کو معدوم دیکھتا ہے اور دونوں کو ایک سمجھتا ہے اس معاملہ میں خود (میں) اور کائنات (یعنی دو) کا اظہار ہو تو سمجھ لیں کہ ایک طرح کی (خودی) دوئی موجود ہے۔

اے کاش نبود مے عراقی کز تست همه فساد باقی

کیا اچھا ہوتا کہ عراقی نہ رہتا کہ یہ ساری خرابی تیری ہی وجہ سے ہے۔ (۱)

جب طالب سے غیرت ختم ہوتی ہے اور اس کے حالت سے لَا تَبْقَى وَلَا تَذْهَبُ

کا اظہار ہوا اور اس کا اثر (ظاہر) اور نہ خبر (باطن) رہتی ہے جیسے کہ بیان کیا جاتا ہے

کہ ایک دن لیلیٰ مجنوں کے سامنے آئی اور کہا کہ یہ (میں) لیلیٰ ہوں جو تیری مطلوب

ہے تو مجنوں نے جواباً کہا اَنَا لَيْلَى اَنَا لَيْلَى جیسا کہ کسی نے کہا ہے

تو درو گم باش توحید این بود گم شدن کم کن کہ تفرید این بود

تو اس میں گم ہو جا یہی توحید ہے۔

سلطان عارفان اسی مقام پر فرماتے ہیں۔

(۳)

تا غایت من او رامے جستم خود رامے یافتم

اکنون سی سال است کہ خود را می جویم اد رامے یا بم

جب میں اپنی ضرورت کے مطابق اسے تلاش کرتا تھا۔ میں اپنے آپ کو پاتا تھا اور اب

تیس 30 سال سے میں اپنے آپ کو تلاش کرتا ہوں تو اسے ہی پاتا ہوں۔

کیسا بہترین سرمایہ ہے۔

جمال دوست چندان سایہ انداخت کہ سعدی ناپید است از حقیری

سعدی کمتر اور چھوٹا ہونے کی وجہ سے نظر آنا بند ہو گیا کیونکہ دوست کے جمال

(اللہ تعالیٰ) کا اس نوعیت کا سایہ مجھ پر آیا۔

(۱) محبوب و مطلوب حقیقی کے عشق کی آگ کوئی چیز باقی نہیں چھوڑتی

(۲) میں ہی لیلیٰ ہوں (۳) حضرت بایزید بسطامی رحمۃ اللہ علیہ

یہ مقام نوادرات کی طرح ہے اور بہت کم میسر آتا ہے کسی کو آسمانی بجلی کی طرح بہت کم وقت کے لیے اور بعض کو اس سے زیادہ کبھی کبھی ظاہر ہوتا ہے

ذَلِكَ فَضْلُ اللَّهِ يُؤْتِيهِ مَن يَشَاءُ

فصل

طالبان تین قسم کے ہیں قال اللہ تعالیٰ فَتَنَّهُمْ ظِلْمًا لِّنَفْسِهِ (۱) وَمِنْهُمْ سَابِقٌ بِالْخَيْرَاتِ ایک گروہ اپنے نفس پر جبر و ظلم کرنے والے عبادت و زہد کرنے والے طالبان حق ہیں وہ صفائی کے دائرہ میں تاہم انہوں نے دنیا نہیں چھوڑی اور مکمل پاکیزگی حاصل نہیں کی دوسرا گروہ مقتصد کا (۲) وَالْمُقْتَصِدُ هُوَ الْإِعْتِدَالُ وَالْمُقْتَصِدُ هُوَ الْعَادِلُ یہ گروہ دل کی سیر کی منزل میں ہے کہ ان کے دلوں کی صفائی ہو گئی ہے اور وہ سیر الی اللہ کی طرف چل دیئے ہیں۔ تیسرا گروہ سَابِقٌ بِالْخَيْرَاتِ کا ہے۔ جو حق تعالیٰ کے مقربین ہیں کمال کو پہنچ گئے ہیں انہیں حق کے سوا کچھ نظر نہیں آتا انہیں فنائے مطلق حاصل ہو گئی ہے۔

در بحر فنا چوں غوطہ خوردند جز حق ہمہ را وداع کردند جب بحر فنا میں غوطہ لگایا تو اللہ تعالیٰ کے سوا ہر چیز کو الوداع کہہ دیا یعنی چھوڑ دیا۔ سابق بخیرات کا اشارہ اس طرف ہے کہ یہاں مقصود منقود ہے اور مطلوب اپنے پاس ہے۔

دیگران را وعده فرد ابود لیک مار انقد ہمہ اینجا بود ہمارے لیے سب کچھ یہیں موجود ہے کل کا وہ وعدہ دوسروں کے لیے ہے۔ چنانچہ یہیں فیصلہ کیا گیا ہے کہ (پہلا گروہ) ظالم نفس شبہ میں ہے۔ (دوسرا گروہ) مقتصد متصوف ہیں اور (تیسرا گروہ) سابق بالخیرات صوفی ہیں۔

(۱) پ ۲۲ سورہ فاطر یعنی ان میں سے کچھ اپنے نفوس پر ستم گار، بعض میانہ رو اور بعض نیکیوں کی طرف سبقت لے جانے والے (۲) اعتدال کو اقتصاد اور عدل کو اور میانہ رو کو عادل کہتے ہیں۔ (۳) فنائے مطلق :- ذاتِ گم ہوتا

لوگ تین قسم کے ہیں پہلی قسم چوپایوں کی طرح کہ ان کی کوشش کھانے پینے اور شہوات کے پورا کرنے پر ہے۔ وہ لوگ ^(۱) اُولَٰئِكَ كَالْاَنْعَامِ اسی طرف اشارہ ہے ان کے اندر دنیا اور اس کے مال و اسباب کی طلب کے سوا کچھ نہیں۔

اس میں تعجب کی بات نہیں کہ اس گروہ کے لوگ حب دنیا کی شامت کی وجہ سے دنیا سے بے ایمان جائیں اَلْعِبَادُ بِاللّٰهِ مِنْ ذٰلِكَ دوسری قسم فرشتوں کی طرح ہے کہ ان کی کوشش ہمیشہ عبادت حق و تسبیح و تہلیل ہے اور

يَسْتَجِوْنَ اللَّيْلَ وَالنَّهَارَ لَا يَفْتُرُوْنَ

رات دن اطاعت کرتے ہیں۔ یہ لوگ عبادت گزار اور زاہد ہیں۔ اس طرح یہ لوگ فرشتوں کی طرح ہیں اور ایک لمحہ بھر میں فرش سے فرش پر پہنچ جاتے ہیں اور فرش سے فرش پر آ جاتے ہیں چونکہ یہ مقام تسبیح و تہلیل پر ہیں اس لیے ابھی تک راہ میں ہیں ان لوگوں نے دنیائے فانی اور اس کے خطرات سے دل نہیں لگایا اور ہمیشہ رہنے والی آخرت جو صاف پاک ہے کی طرف رغبت اور توجہ کر رکھی ہے اس جہاں کے اونچے درجات کے لیے انہوں نے اس جہاں میں اپنے آپ کو عبادت کی تکلیف میں رکھا ہوا ہے اس لیے یہ گروہ پاک ہے مگر پھر بھی انہوں نے غیر پر بھروسہ کیا ہوا ہے اس لیے یہ لوگ کم ہمت ہیں۔

اینہا کہ بجز روئے تو جائے نگر اندند کوته نظر اندند چہ کوته نظر اندند یہ لوگ جو تیرے سوا کہیں اور بھی دیکھتے ہیں یہ بہت ہی کوتاہ نظر ہیں

منقول ہے کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام عابدوں اور زاہدوں کے پاس سے گزرے اور ان سے پوچھا کہ اتنی عبادت اور زہد کیوں کرتے ہو انہوں نے جواب دیا کہ دوزخ سے ڈرتے ہیں اور

(۱) پ ۹ سورہ اعراف :- وہ چوپایوں کی طرح ہیں

(۲) دن رات تسبیح پڑھتے ہیں اور سستی نہیں کرتے

اس طرح عبادت سے جنت کی امید کرتے ہیں۔ حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے فرمایا کہ ایک مخلوق سے ڈرتے ہو اور دوسری مخلوق کی امید کرتے ہو۔

اس کے بعد ایک اور قوم (لوگوں) کے پاس سے گزرے یہ بھی عابد اور زاہد تھے ان سے پوچھا کہ اس عبادت کا تمہارا کیا مقصد ہے۔ انہوں نے جواب دیا کہ اللہ تعالیٰ کی رضا اور اس کی محبت کے لیے عبادت کرتے ہیں عیسیٰ علیہ السلام نے فرمایا کہ تم اللہ تعالیٰ کے دوست ہو مجھے حکم ہوا کہ تمہارے ساتھ زندگی گزاروں وہب رضی اللہ عنہ سے نقل ہے کہ

أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ تَعَالَى فِي النَّبِيِّ مُحَمَّدٌ
مَنْ عَبْدِي بِحَقِّهِ أَذْنَابِي لَوْلَا خَلَقْتُ جَنَّةً وَلَا نَارًا لَمْ أَكُنْ أَهْلًا لِذِي طَاعٍ

حق تعالیٰ نے زبور میں فرمایا کہ جو بہشت اور دوزخ کی وجہ سے عبادت کرتا ہے اس سے زیادہ ظالم کوئی نہیں اگر میں انہیں (بہشت اور دوزخ) کو پیدا نہ کرتا تو یہ اہل اطاعت سے نہ ہوتے۔

لوگوں کی تیسری قسم پیغمبروں کے مشابہ ہے جن کا مقصود اور مطلوب اللہ تعالیٰ کی ذات پاک ہے ان کی نگاہوں میں غیر حق نہیں سما سکتا عوش بفوش نہ تجلے قَلْبُ الْمُؤْمِنِ عَشَّ اللَّهُ تَعَالَى اسی لیے ہے۔ دل کو کون و مکان سے پاک رکھتے ہیں اور توجہ ہمیشہ مولیٰ کی طرف اور جو کچھ غیر مولیٰ ہوگا اس کی طرف توجہ نہ کریں گے انہی کو سلطان ہمت کہتے ہیں۔ أُولَئِكَ الْمُعْتَدُونَ ان کے دل محبت کی آگ میں جلے ہوئے اور اس (اللہ تعالیٰ) کی محبت میں لگے ہوئے عشق نے ان کے دل میں جگہ کی ہوئی ہے اور ان ضمیر میں اس کے سوا کوئی چیز نہیں (۱)

أَعَدَّتْ لِوَلِيَّ الصَّالِحِينَ مَا لَا عَيْنٌ رَأَتْ وَلَا أُذُنٌ سَمِعَتْ وَلَا خَطَرَ عَلَى قَلْبِ بَشَرٍ

ان کی دولت ہے اگرچہ وہ مرجاتے ہیں مگر مرتے نہیں وہ ملک حق میں دوست کے مشاہدہ میں زندگی بسر کرتے ہیں۔ اِنَّ اَوْلِيَاءَ اللّٰهِ لَيُنْتِزِعَنَّ اَبَدًا
ایسے لوگوں کے لیے کہا گیا ہے۔

ذَٰلِكَ فَضْلُ اللَّهِ يُؤْتِيهِ مَنْ يَشَاءُ وَاللَّهُ ذُو الْفَضْلِ الْعَظِيمِ

اللَّهُمَّ ارْزُقْنَا هِمَّةً وَاسْتِقَامَةً فِي الدِّينِ وَالدُّنْيَا فِي جَمِيعِ الْأَحْوَالِ
وَارْزُقْنَا مَتَابَعَةَ أَنْبِيَائِكَ وَأَوْلِيائِكَ وَاجْعَلْ خَيْرَ مِنْهُمْ وَمَعَهُمْ
فِي الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ يَلْطِفُكَ وَيَرْحَمُكَ يَا أَرْحَمَ الرَّاحِمِينَ

تمام شد

چہ خوش گفت صاحب طریقت در تفسیر روح البیان
تعصی الالہ وانت تظهر حبه هذا محال فی الفعل بدیع
لو کان حبک صادقاً لا طعته ان المحب لمن یحت مطیع

حاشیہ ص 55

(۱) صحیح بخاری شریف اور صحیح مسلم شریف میں روایت کی گئی حدیث مبارکہ کی طرف اشارہ
ہے۔ حق سبحانہ و تعالیٰ فرماتے ہیں کہ میں نے اپنے بندگان صالح کے لیے
ایک ایسی چیز مہیا کی ہے کہ کسی ذات کی آنکھ نے اسے نہ دیکھا نہ کسی کان نے اسے سنا
اور نہ اسکی ماہیت کسی دل پر آئی کہ اسکی خوبی اور خوش آواز سے خوش یا خرابی سے ناخوش
ہوتا۔ اسی مطلب کو قرآن کریم میں یوں بیان کیا گیا فلا تعلم نفس ما أخفی لهم
من قرۃ اعین ان کی خوشی میں جو کچھ چھپا رکھا ہے کوئی بھی کچھ نہیں جانتا۔ یعنی لوگوں
کی خوشی کے لیے صلی اللہ تعالیٰ علی سیدنا محمد و آلہ و أصحابہ
أَجْمَعِينَ وَآخِرُ دَعْوَانَا إِنَّ الْخَمْدَ لِلَّهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ اللَّهُمَّ أَعِزُّ لَكَاتِبِ
الْمَذْنِبِ حَبِيبِ اللَّهِ

تقریظ از حضرت خواجہ شاہ غلام حسین چشتی صابری حیدر آباد دکنی عم فیضہ

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ اللَّهُمَّ الَّذِي جَعَلَ قُلُوبَ الْعَارِفِينَ مَصْدَرًا لِتَوَارِهِ وَجَعَلَ لِسَانَ
الدُّعَاءِ كَبْشًا لِمَحْزَرِ اسْرَارِهِ وَالصَّلَاةَ وَالسَّلَامَ عَلَى خَلِيلِهِ الَّذِي دَلَّكَ لَمَّا خَلَقْتَ الْإِنْسَانَ عَلَى نَفْسِهِ
وَعَلَى آلِهِ وَاصْحَابِهِ الَّذِينَ قَادُوا بِالنَّوْأِ عَجَبَتِهِ وَالنَّاسِ بِعَيْنِ وَتَبَعَ النَّاسِ بِعَيْنِ وَمَنْ يَجْعَلُ اللَّهُ لَهُ مِثْلَ مَا يَشَاءُ

حضرت خواجہ شاہ معین الدین حسینی المعروف بہ شاہ خاموش حیدر آبادی (دکنی) کی بارگاہ
کے سجادہ نشین سلطان السالکین حضرت مرشدنا شاہ محمد ہاشم چشتی صابری مدظلہ العالی کی
خانقاہ کا جاروب کش بندہ درگاہ فقیر غلام حسین شاہ خفی چشتی صابری حیدر آبادی (دکنی)
عرض کرتا ہے کہ سلطان العاشقین سید اکاملین حجتہ الاولیاء برہان الاصفیاء حضرت شیخ
جلال الدین محمود تھانیسری رحمۃ اللہ علیہ خلیفہ اعظم شمس العارفین سلطان التارکین
حضرت شیخ عبدالقدوس گنگوہی خفی چشتی رحمۃ اللہ علیہ کا کلام معجزہ بیان حضرت جناب
صوفی سید شاہ علی اصغر صاحب چشتی صابری کے طالبان صدق و اردات کے مفاد کے
لیے حضرت مولانا مولوی خواجہ سید شاہ محمد حسین صاحب چشتی صابری مراد آبادی دام
فیوضائے حکم پر مولانا حاجی صوفی نور احمد صاحب پیروری صدر انجمن نعمانیہ امرت سر
دام فیضہ نے حاشیہ اور درستی کرا کے مکتبہ آصفیہ علوم اسلامیہ امرت سر نے مطبع
مجددی امرت سر سے طباعت کرایا۔

الحمد للہ خوشی کا مقام ہے اس کلام (کتاب) ایک خوبصورت پاکیزہ
گلدستہ کی طرح ہاتھوں ہاتھ لیکر اس کی طرف اپنی زندگی لگا دینی چاہیے۔

وَاللَّهُ عَلِيمٌ بِالْمُتَّقِينَ وَالصَّلَاةَ وَالسَّلَامَ عَلَى خَلِيلِهِ وَاصْحَابِهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ

قطعه تاریخ طبع از فقیر سید غلام حسین شاہ غلام چشتی صابری حیدر آباد دکن

اے غلام ہم سلسلہ پشتہ صابریہ سے منسلک طالبین کے لیے سلوک کے بحر
معانی پر حضرت جلال الدین محمود تھانیسری رحمۃ اللہ علیہ نے کتاب "ارشاد الطالبین"
ارشاد فرمائی۔

یہ ہماری خوش قسمتی ہے کہ ہمیں شاہ دین (حضرت موصوف) کی طرف سے بلا
قیمت خزانہ ملا ہے اس کی طباعت میں حضرت اصغر صابری مدظلہ حالی کا شوق اور کوشش
شامل ہے۔

تاریخ طباعت کے لیے جب مصرع تلاش کیا گیا تو غیب سے اطلاع ملی
کان عرفان است راہ یقین ۱۳۲۷ھ (اس میں الف مضمر ہے)

ترجمہ از

محمد یونس صابری

یکم محرم الحرام ۱۴۲۲ھ

27 مارچ 2001ء بروز منگل

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

شجرہ شریف، خواجگانِ چشتی صابری

تصنیف شدہ

پیر قدرت اللہ صاحب قدس سرہ العزیز

بدد کرو یا شیخ نہانی
تو محمد یونس پیر رحمانی
تو قدرت قادر سر نہانی
تو حافظ پیر حفیظ مدامی
جو بھیکہ کچھ مقبول مقامی
تو صادق صدق صدیق جہانی
تو ہی جلال ہیں فخر تہائی
تو احمد عارف عشق تہائی
تو شمس الدین ہیں شمس گرامی
تو قطب الدین ہے قطب ربانی
تو حاجی پاک شریف کلامی
تو ابو محمد شرف تہائی
تو علو مشاد ہیں نور افشانی
تو ابراہیم بلخی سلطانی
تو ہی حن ہیں پشت تہائی
ہر نسبت نہیں ہے تیرا ثانی
خالق مخلوق تہائی
سب ولیاں سر قدم گیلانی
تو قدرت کا ہے، قادر بانی

اعوذ باللہ من الشیطان
بسم اللہ الرحمانی
منظور احمد ہیں منظور المشائخ
تو گوہر علی احمد افضل
سید اعظم عالم اطہر
معالی والی داؤد گنگوہی
ابو سعید نظام ہے تو ہی
قدوس گنگوہی محمد عارف
عبد الحق جلال ہے تو ہی
صابر صبر فریدی تو ہیں
مُعین الدین عثمان ہارونی
تو ہی مودود ہیں یوسف ناصر
تو احمد، ابو اسحاق شامی
پیر مہیرہ خواجہ مرعش
تو ہی فضیل ہیں عبد الواحد
شاہ علی مرداں ہیں تو ہی
تو ہی محمد تاج لولائی
سید عبد القادر تو ہیں
میں مسکین ایتھم ہوں تیرا

منم منظور احمد سرگردانی
نہ دارم جز در تو آستانی



بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

الْحَمْدُ لِلَّهِ الَّذِي أَظْهَرَ الطَّالِبِينَ مُتَوَقِّفًا لِقَائِهِ وَأَيْدَى الشُّتَاتِينَ
ذَوِي رِصَالَتِهِ وَالَّذِي جَعَلَ ذِكْرَهُ أَعْلَى حَيْثُ قَالَ فِي كَلَامِهِ الْحَمْدُ
وَلَمْ يَكُنْ اللَّهُ أَكْبَرَ وَحَيْثُ وَسَّيْلَةً إِلَى إِخْلَاقِ الْقُلُوبِ حَيْثُ قَالَ حَيْثُ
الْحَمْدُ لِكُلِّ شَيْءٍ مُصْقَلَةٍ وَمُصْقَلَةُ الْقُلُوبِ ذِكْرُ اللَّهِ تَعَالَى
وَالصَّلَاةُ عَلَى رَسُولِهِ الْمُصْطَفَى مُحَمَّدٍ الَّذِي أَرْسَلَهُ بِالْهُدَى مَبْتَئًا
مَنْجَاهُ الْوَصُولَ لِلْكَوْنِ بِالْإِيمَةِ الْحَقِيقَةِ الْبَيِّنَةِ وَالسَّنَةِ الشَّرِيفَةِ الرَّهْرَاءِ
وَعَلَى آلِهِ وَأَصْحَابِهِ الَّذِينَ اسْتَسَوَّقُوا عَدَدَ الدِّينِ وَعَلَى إِلِهِ أَجْمَعِينَ
أَمَّا الْعَدُوُّ فَمِنْ حَقِيرِ جَلَالِ الدِّينِ مَحْمُودٍ وَمَتَامِيسِرِي بِفَضْلِ اللَّهِ وَعَوْنِهِ بِتَأْيِيدِ
إِلَهٍ بِسَالَةِ شَيْءٍ بِهِ ارْشَادُ الطَّالِبِينَ وَبَيَانُ ذِكْرِ تَوْفِيقٍ يَأْتِي بِإِلَهٍ
وَمُرَادٍ بِتَقْيِينِ رَأْيِ حَضْرَتِ زَرْقَانِ الْحَقِّ وَالْحَقِيقَةِ وَاهِلِ اللَّهِ وَجْهٍ وَرُكَاةٍ
حَضْرَتِ شَيْخِي وَمُرشدِي قَلْبِ الْأَقْطَابِ شَيْخِ الشَّائِخِ حَضْرَتِ شَيْخِ
عَبْدِ الْقُدُّوسِ كُنْهِي الْحَقِّ الْحَقِيقَةِ الصَّابِرِي مَتَّعَ اللَّهُ الطَّالِبِينَ بِطَوْلِ بَقَاءِ
مَشْرِفِ تَلْقَائِهِنِ شَدِيدِ بُرُودِهِ جَمْعِ كَرَامَةِ وَبِطَنِيهِ إِنْ سَطُورِ شَتَائِفِ -
طَالِبَانِ صَافِقِ بَهْرٍ مَنَافِ عَدُوِّ بَنِي بَهْرٍ رَأْفَتِ تَحْمِيَاكَ كَسَمَدِ

حَسْبُنَا اللَّهُ وَنِعْمَ الْوَكِيلُ

لا يضرني هذا
مقالته بل ذكر
تنت له طالع

لصحة العمل

تعالى وبقائه

ويعطاه يا ابن

ديسق

أمين

[illegible]

دوسری طرف سے ایک اور شخص نے کہا کہ میں نے یہ سب کچھ
سنایا ہے۔ اس کے بعد وہ لوگ بھی اُٹھ کر چلے گئے۔
میں نے دیکھا کہ ان کے ہاتھوں میں لکڑی کی جالی تھی
جو ان کے پیروں کو بند کرتی تھی۔

۴۰
 ۱. چنانچه در این کتاب مذکور است که در این کتاب
 ۲. چنانچه در این کتاب مذکور است که در این کتاب
 ۳. چنانچه در این کتاب مذکور است که در این کتاب
 ۴. چنانچه در این کتاب مذکور است که در این کتاب
 ۵. چنانچه در این کتاب مذکور است که در این کتاب
 ۶. چنانچه در این کتاب مذکور است که در این کتاب
 ۷. چنانچه در این کتاب مذکور است که در این کتاب
 ۸. چنانچه در این کتاب مذکور است که در این کتاب
 ۹. چنانچه در این کتاب مذکور است که در این کتاب
 ۱۰. چنانچه در این کتاب مذکور است که در این کتاب

و الله اعلم بحالهم و نظري يسوي عنودكم كه تو همان درباري باشي ؛ متشكر بياك خود كه تا بنده جاناني و تصحيح خود بناني تو كمال عروج جاناني و بهر تشنه بزي كه تو برگزيني بناني

برہم جو کہ دین وادب سرور است مردی شریف و دانشمند که بایندست
ویرشاد و حاصل نشود مگر بکمال همت و شریای اخلاص و احوال و انفاق و اودانستن
و بدان عمل کردن و مواظبت نمودن معیشت آید و بعد از آنکه شایسته درگاه گردد و
مقتدر بر روزگار شود و توفیق الهی حاصل گشت

فصل

بدانکه ابتدا این ماه از شریعت است چنانکه فرائض و واجبات هر مفسن
و مستحب و آداب جمله بجا آرود و لغت و جامه و جامه و تن خود از حرام و مشبه
و از پلیدی و محدث و جنابت پاک دارد و حوائش شه را از لوث عصیت
نگاهدار و این را طهارت جواریه گویند از خاصای این جملة شریعت است
پس انسان را به طریقت است که دل خود را از غلظت و زبر چنانکه حب دنیا و حب جاه
و حب شهوت و حسد و کینه و کبر و حرص و نفش و غش و غیر ذالک پاک دارد و بصفا
حمیده چنانکه صدق و صفا و علم و سخاوت و مروت و وفا و احسان با علق و محقق
و صدق معالک و با خلق و بزرگان آراسته گردد و این را اگر دش خوانند و بتبدیل افغان

[illegible]

و میں نے اس پر ہرگز ایسی توجہ نہ کی کہ اس سے میری دلچسپی بڑھ جائے۔ بلکہ اس سے میری دلچسپی بڑھ جائے۔ بلکہ اس سے میری دلچسپی بڑھ جائے۔

۵

و این همه عظیم است و بے این دولت دین هرگز پیش نیاید و بے دین راه حق
رفته نشود و درین کار عملت و کمالات باید تا بر فوادم شغل پیش آید و غفلت از کار و

نه نماید

سخن با کس گویا از ضرورت غفلت تا در نیفتد در حضورت

بعد از آن را به حقیقت و معرفت است و آن هر کسیست که در سینه عارفان ماند
و خرق و در این است مطلوب و در شریعت و طاعت کمال است و این منزه است

حقیقت راه حق سبز نهانست درون جان و بیرون از جهانست

فصل

بدانکه طالبان حق برتر شمعند عباد و عباد را بهر عشاق شطار بیان هر که
از غایب و دود تا آنچه عباد و با و با الهامند ز آداب و ترک بدت بدان منزلت رسند
و عشاق بدانکه تر از آن مدت بدان مرتبه رسند و الفصل سید الله یفریت
من یثابته انما رزقه از شغل عشاق شطار در میان آمد که سیر ایشان آنست
از زانوست برخیزد و از ریاضت بگریزد و کشت و کمر است بچو نه عز و کماله
محبوبون لربا و ربهم و العالمون و علیهم و الی اهل و ن یزهد و هز
و اهل الکلمات یکد آیت همد و عشاق بر این منازل توقف روانند
و از این منازل مرقی شوند و مقید و مجریم نگرند و پریده و دودید و همه جانان
و جهانان باشند از عبادت و زهد و تقوی و ریاضت استرازا کنند و در ریاضت
خون فکند و کم شوند و پیش از هر یک سیرند و بحق رسند آینه اکثر دعیان سلوک
و مهال صوفیه راه خطا که دوداند و کم راه گشته اند الی عباد یا الله من ذالک

و این همه عظیم است و بے این دولت دین هرگز پیش نیاید و بے دین راه حق
رفته نشود و درین کار عملت و کمالات باید تا بر فوادم شغل پیش آید و غفلت از کار و
نه نماید
سخن با کس گویا از ضرورت غفلت تا در نیفتد در حضورت
بعد از آن را به حقیقت و معرفت است و آن هر کسیست که در سینه عارفان ماند
و خرق و در این است مطلوب و در شریعت و طاعت کمال است و این منزه است
حقیقت راه حق سبز نهانست درون جان و بیرون از جهانست
فصل
بدانکه طالبان حق برتر شمعند عباد و عباد را بهر عشاق شطار بیان هر که
از غایب و دود تا آنچه عباد و با و با الهامند ز آداب و ترک بدت بدان منزلت رسند
و عشاق بدانکه تر از آن مدت بدان مرتبه رسند و الفصل سید الله یفریت
من یثابته انما رزقه از شغل عشاق شطار در میان آمد که سیر ایشان آنست
از زانوست برخیزد و از ریاضت بگریزد و کشت و کمر است بچو نه عز و کماله
محبوبون لربا و ربهم و العالمون و علیهم و الی اهل و ن یزهد و هز
و اهل الکلمات یکد آیت همد و عشاق بر این منازل توقف روانند
و از این منازل مرقی شوند و مقید و مجریم نگرند و پریده و دودید و همه جانان
و جهانان باشند از عبادت و زهد و تقوی و ریاضت استرازا کنند و در ریاضت
خون فکند و کم شوند و پیش از هر یک سیرند و بحق رسند آینه اکثر دعیان سلوک
و مهال صوفیه راه خطا که دوداند و کم راه گشته اند الی عباد یا الله من ذالک

نه نماید

و این همه عظیم است و بے این دولت دین هرگز پیش نیاید و بے دین راه حق
رفته نشود و درین کار عملت و کمالات باید تا بر فوادم شغل پیش آید و غفلت از کار و
نه نماید
سخن با کس گویا از ضرورت غفلت تا در نیفتد در حضورت
بعد از آن را به حقیقت و معرفت است و آن هر کسیست که در سینه عارفان ماند
و خرق و در این است مطلوب و در شریعت و طاعت کمال است و این منزه است
حقیقت راه حق سبز نهانست درون جان و بیرون از جهانست
فصل
بدانکه طالبان حق برتر شمعند عباد و عباد را بهر عشاق شطار بیان هر که
از غایب و دود تا آنچه عباد و با و با الهامند ز آداب و ترک بدت بدان منزلت رسند
و عشاق بدانکه تر از آن مدت بدان مرتبه رسند و الفصل سید الله یفریت
من یثابته انما رزقه از شغل عشاق شطار در میان آمد که سیر ایشان آنست
از زانوست برخیزد و از ریاضت بگریزد و کشت و کمر است بچو نه عز و کماله
محبوبون لربا و ربهم و العالمون و علیهم و الی اهل و ن یزهد و هز
و اهل الکلمات یکد آیت همد و عشاق بر این منازل توقف روانند
و از این منازل مرقی شوند و مقید و مجریم نگرند و پریده و دودید و همه جانان
و جهانان باشند از عبادت و زهد و تقوی و ریاضت استرازا کنند و در ریاضت
خون فکند و کم شوند و پیش از هر یک سیرند و بحق رسند آینه اکثر دعیان سلوک
و مهال صوفیه راه خطا که دوداند و کم راه گشته اند الی عباد یا الله من ذالک

و این همه عظیم است و بے این دولت دین هرگز پیش نیاید و بے دین راه حق
رفته نشود و درین کار عملت و کمالات باید تا بر فوادم شغل پیش آید و غفلت از کار و
نه نماید
سخن با کس گویا از ضرورت غفلت تا در نیفتد در حضورت
بعد از آن را به حقیقت و معرفت است و آن هر کسیست که در سینه عارفان ماند
و خرق و در این است مطلوب و در شریعت و طاعت کمال است و این منزه است
حقیقت راه حق سبز نهانست درون جان و بیرون از جهانست
فصل
بدانکه طالبان حق برتر شمعند عباد و عباد را بهر عشاق شطار بیان هر که
از غایب و دود تا آنچه عباد و با و با الهامند ز آداب و ترک بدت بدان منزلت رسند
و عشاق بدانکه تر از آن مدت بدان مرتبه رسند و الفصل سید الله یفریت
من یثابته انما رزقه از شغل عشاق شطار در میان آمد که سیر ایشان آنست
از زانوست برخیزد و از ریاضت بگریزد و کشت و کمر است بچو نه عز و کماله
محبوبون لربا و ربهم و العالمون و علیهم و الی اهل و ن یزهد و هز
و اهل الکلمات یکد آیت همد و عشاق بر این منازل توقف روانند
و از این منازل مرقی شوند و مقید و مجریم نگرند و پریده و دودید و همه جانان
و جهانان باشند از عبادت و زهد و تقوی و ریاضت استرازا کنند و در ریاضت
خون فکند و کم شوند و پیش از هر یک سیرند و بحق رسند آینه اکثر دعیان سلوک
و مهال صوفیه راه خطا که دوداند و کم راه گشته اند الی عباد یا الله من ذالک

رَوَى عَنِ السَّائِفِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمْ مَا جَرَّهَا الْوُصُولُ لِصَيِّحِهِمُ
الْأُصُولُ وَالْأُصُولُ رِعَايَةُ الشَّرِيعَةِ وَالطَّلِيلَةُ كَفَّةٌ نَهَتْ يَدَا لَدَاتِ الْقُرْآنِ
وَالْإِسْتِعَاذُ بِالْعُلُومِ الشَّرِيعِيَّةِ أَمُورٌ حَسَنَةٌ وَلَكِنْ شَأْنُ الطَّلِيلِ شَأْنٌ
آخَرٌ - كَفَّيْنَاهُ كَمَا رَطَّابٌ حَتَّى بَعْدَ مَا نَفَضَ فَرَأَيْنَا رَوَاتِهِ مُغْمَرًا بِغُفْلٍ
بَاطِنٍ اسْتَبْكُرْتِ نَوَاقِلُ دَا عَمَالِ جَوَابِحِ كَأَنَّ طَرِيقَ زَادَاتِ رَبَاعِي

مارا نہ مرید و بر و خان میباید | نہ زہرے حافظ قرآن میباید
صاحب درد و سوختہ جان میباید | آتش زہرہ کا نمان میباید ۔

نیستی اوپستی و برابراختن هستی و خودی است رباعی

فصل

۴ از این پس هر کس در تعلق و بیعت با این دولت و با آنکه تشیع بخیزد یا غیر مسلم باشد هرگز به حاکم و مدعیان

[illegible][illegible]

۱۰۰
 ۱۰۱
 ۱۰۲
 ۱۰۳
 ۱۰۴
 ۱۰۵
 ۱۰۶
 ۱۰۷
 ۱۰۸
 ۱۰۹
 ۱۱۰
 ۱۱۱
 ۱۱۲
 ۱۱۳
 ۱۱۴
 ۱۱۵
 ۱۱۶
 ۱۱۷
 ۱۱۸
 ۱۱۹
 ۱۲۰
 ۱۲۱
 ۱۲۲
 ۱۲۳
 ۱۲۴
 ۱۲۵
 ۱۲۶
 ۱۲۷
 ۱۲۸
 ۱۲۹
 ۱۳۰
 ۱۳۱
 ۱۳۲
 ۱۳۳
 ۱۳۴
 ۱۳۵
 ۱۳۶
 ۱۳۷
 ۱۳۸
 ۱۳۹
 ۱۴۰
 ۱۴۱
 ۱۴۲
 ۱۴۳
 ۱۴۴
 ۱۴۵
 ۱۴۶
 ۱۴۷
 ۱۴۸
 ۱۴۹
 ۱۵۰
 ۱۵۱
 ۱۵۲
 ۱۵۳
 ۱۵۴
 ۱۵۵
 ۱۵۶
 ۱۵۷
 ۱۵۸
 ۱۵۹
 ۱۶۰
 ۱۶۱
 ۱۶۲
 ۱۶۳
 ۱۶۴
 ۱۶۵
 ۱۶۶
 ۱۶۷
 ۱۶۸
 ۱۶۹
 ۱۷۰
 ۱۷۱
 ۱۷۲
 ۱۷۳
 ۱۷۴
 ۱۷۵
 ۱۷۶
 ۱۷۷
 ۱۷۸
 ۱۷۹
 ۱۸۰
 ۱۸۱
 ۱۸۲
 ۱۸۳
 ۱۸۴
 ۱۸۵
 ۱۸۶
 ۱۸۷
 ۱۸۸
 ۱۸۹
 ۱۹۰
 ۱۹۱
 ۱۹۲
 ۱۹۳
 ۱۹۴
 ۱۹۵
 ۱۹۶
 ۱۹۷
 ۱۹۸
 ۱۹۹
 ۲۰۰
 ۲۰۱
 ۲۰۲
 ۲۰۳
 ۲۰۴
 ۲۰۵
 ۲۰۶
 ۲۰۷
 ۲۰۸
 ۲۰۹
 ۲۱۰
 ۲۱۱
 ۲۱۲
 ۲۱۳
 ۲۱۴
 ۲۱۵
 ۲۱۶
 ۲۱۷
 ۲۱۸
 ۲۱۹
 ۲۲۰
 ۲۲۱
 ۲۲۲
 ۲۲۳
 ۲۲۴
 ۲۲۵
 ۲۲۶
 ۲۲۷
 ۲۲۸
 ۲۲۹
 ۲۳۰
 ۲۳۱
 ۲۳۲
 ۲۳۳
 ۲۳۴
 ۲۳۵
 ۲۳۶
 ۲۳۷
 ۲۳۸
 ۲۳۹
 ۲۴۰
 ۲۴۱
 ۲۴۲
 ۲۴۳
 ۲۴۴
 ۲۴۵
 ۲۴۶
 ۲۴۷
 ۲۴۸
 ۲۴۹
 ۲۵۰
 ۲۵۱
 ۲۵۲
 ۲۵۳
 ۲۵۴
 ۲۵۵
 ۲۵۶
 ۲۵۷
 ۲۵۸
 ۲۵۹
 ۲۶۰
 ۲۶۱
 ۲۶۲
 ۲۶۳
 ۲۶۴
 ۲۶۵
 ۲۶۶
 ۲۶۷
 ۲۶۸
 ۲۶۹
 ۲۷۰
 ۲۷۱
 ۲۷۲
 ۲۷۳
 ۲۷۴
 ۲۷۵
 ۲۷۶
 ۲۷۷
 ۲۷۸
 ۲۷۹
 ۲۸۰
 ۲۸۱
 ۲۸۲
 ۲۸۳
 ۲۸۴
 ۲۸۵
 ۲۸۶
 ۲۸۷
 ۲۸۸
 ۲۸۹
 ۲۹۰
 ۲۹۱
 ۲۹۲
 ۲۹۳
 ۲۹۴
 ۲۹۵
 ۲۹۶
 ۲۹۷
 ۲۹۸
 ۲۹۹
 ۳۰۰
 ۳۰۱
 ۳۰۲
 ۳۰۳
 ۳۰۴
 ۳۰۵
 ۳۰۶
 ۳۰۷
 ۳۰۸
 ۳۰۹
 ۳۱۰
 ۳۱۱
 ۳۱۲
 ۳۱۳
 ۳۱۴
 ۳۱۵
 ۳۱۶
 ۳۱۷
 ۳۱۸
 ۳۱۹
 ۳۲۰
 ۳۲۱
 ۳۲۲
 ۳۲۳
 ۳۲۴
 ۳۲۵
 ۳۲۶
 ۳۲۷
 ۳۲۸
 ۳۲۹
 ۳۳۰
 ۳۳۱
 ۳۳۲
 ۳۳۳
 ۳۳۴
 ۳۳۵
 ۳۳۶
 ۳۳۷
 ۳۳۸
 ۳۳۹
 ۳۴۰
 ۳۴۱
 ۳۴۲
 ۳۴۳
 ۳۴۴
 ۳۴۵
 ۳۴۶
 ۳۴۷
 ۳۴۸
 ۳۴۹
 ۳۵۰
 ۳۵۱
 ۳۵۲
 ۳۵۳
 ۳۵۴
 ۳۵۵
 ۳۵۶
 ۳۵۷
 ۳۵۸
 ۳۵۹
 ۳۶۰
 ۳۶۱
 ۳۶۲
 ۳۶۳
 ۳۶۴
 ۳۶۵
 ۳۶۶
 ۳۶۷
 ۳۶۸
 ۳۶۹
 ۳۷۰
 ۳۷۱
 ۳۷۲
 ۳۷۳
 ۳۷۴
 ۳۷۵
 ۳۷۶
 ۳۷۷
 ۳۷۸
 ۳۷۹
 ۳۸۰
 ۳۸۱
 ۳۸۲
 ۳۸۳
 ۳۸۴
 ۳۸۵
 ۳۸۶
 ۳۸۷
 ۳۸۸
 ۳۸۹
 ۳۹۰
 ۳۹۱
 ۳۹۲
 ۳۹۳
 ۳۹۴
 ۳۹۵
 ۳۹۶
 ۳۹۷
 ۳۹۸
 ۳۹۹
 ۴۰۰
 ۴۰۱
 ۴۰۲
 ۴۰۳
 ۴۰۴
 ۴۰۵
 ۴۰۶
 ۴۰۷
 ۴۰۸
 ۴۰۹
 ۴۱۰
 ۴۱۱
 ۴۱۲
 ۴۱۳
 ۴۱۴
 ۴۱۵
 ۴۱۶
 ۴۱۷
 ۴۱۸
 ۴۱۹
 ۴۲۰
 ۴۲۱
 ۴۲۲
 ۴۲۳
 ۴۲۴
 ۴۲۵
 ۴۲۶
 ۴۲۷
 ۴۲۸
 ۴۲۹
 ۴۳۰
 ۴۳۱
 ۴۳۲
 ۴۳۳
 ۴۳۴
 ۴۳۵
 ۴۳۶
 ۴۳۷
 ۴۳۸
 ۴۳۹
 ۴۴۰
 ۴۴۱
 ۴۴۲
 ۴۴۳
 ۴۴۴
 ۴۴۵
 ۴۴۶
 ۴۴۷
 ۴۴۸
 ۴۴۹
 ۴۵۰
 ۴۵۱
 ۴۵۲
 ۴۵۳
 ۴۵۴
 ۴۵۵
 ۴۵۶
 ۴۵۷
 ۴۵۸
 ۴۵۹
 ۴۶۰
 ۴۶۱
 ۴۶۲
 ۴۶۳
 ۴۶۴
 ۴۶۵
 ۴۶۶
 ۴۶۷
 ۴۶۸
 ۴۶۹
 ۴۷۰
 ۴۷۱

نہ جانے تو دوسریا سے کہیں | خیال تو دوسرے کا ہے دگر
 وَقَدْ وَدِدْتُ الْإِحْبَارَ أَوْحَى اللَّهُ تَعَالَى إِلَى حَاوٍ وَعَلَيْهِ السَّلَامُ يَا دَاوُدُ
 لَمْ تَكُنْ لِي فَلَا تَحِبُّ الدُّنْيَا فَإِنْ حَبَبْتُ وَجَعَلَهَا لِكَيْفَمَعَانٍ فِي قَلْبٍ وَلَعَلَّ
 وَابْتِغَى الدُّنْيَا فَلَهَا كِبَابٌ مُبْعَدٌ عَنِ اللَّهِ تَعَالَى وَارْكَبْ بِرَبِّكَ زُرَّامُ اسْتِ
 نَازِ مَلَالِ أَرْبَعِ مِائَةِ أَلْفَةٍ وَحَقِيقَتُ تَرْكِ مَلَالِ فَرَضِ اسْتِ چنانکہ در شریعت
 قَلْبِ مَلَالِ فَرَضِ اسْتِ دِوینِ تَرْکِ مَلَالِ فَرَضِ اسْتِ چنانکہ در شریعت
 اِزْدَلِ بَرْدِ کُنْ غَمِّ دُنْیَا وَخُورِ یَا خَانِ جَانِ رَحْمَتِ بُو دِیَا خِیَالِ اسْتِ
 پَسِ بَرْدِ کُنْ بَغْرِ حَقِّ مَشْغُولِ اسْتِ خَانِ دُیُو اسْتِ وَخُرَبِ خَاؤِ خَرَابِ مَرْتِ
 نَشَائِدِ خَدَا تَعَالَى رَاوِلِ خَرَابِ کَسِ شَائِدِ

[illegible]

فصل

در بیان ارشاد و ملحقین که از پیران رسیده است، جدا کرده فرستد طالب حقوق را و فرماید

در قلب و اثر ذکر در اعضا و رگها و پوست و گوشت و عروق و استخوان و مغز و عید
و ذکر تا قبل گردد و شکر شکافت و انوار و وار و است و ربانی شود چنانکه از قرآن
نماید است اصْلُهَا ثَابِتٌ وَ قَرَعَهَا فِي السَّمَاءِ ۝

فصل

و در بیان ذکر نفسی و اثبات - بدانکه ذکر نفسی و اثبات ذکر کلمه طیبه است و اصل
و مختار و معمول اکثر شایخ است لقوله تعالی وَ قُولُوا قَوْلًا مَّسَدٌ یَدُ
یُصَلِّیْ لَكُمْ اَعْمَالُكُمْ وَ یَغْفِرْ لَكُمْ ذُنُوبَكُمْ مراد از قول سدید کلمه لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ
است و قال سهل بن عبد الله تسلی روحه الله علیه لیس لقول لَا إِلَهَ
إِلَّا اللَّهُ و ذکر لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ را شایسته عظیم است اگر چه بجز زبان باشد که
مَنْ قَالَ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ خَالِصًا مَخْلَصًا دَخَلَ الْجَنَّةَ وَ مَا دَقَّانِ سَعْدِیْنِ -
اگر در دل خیار می یافتند ببار کلمه لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ بدو شوق میگفتند غمزدوشی
و پروردگار بر او داشتند و در شنیده می شدند اِنَّهُ لَیَعْلَمُ عَلٰی قَلْبِیْ و اِنِّیْ لَاسْتَخْفِرُ
اللَّهَ كُلَّ یَوْمٍ و لَیْلَةٍ مَّبْعُیْنِ مَثَلِ اشارت بدان دارد و به استغفار و رغبته و بار حاجت
آمد بر آن به حجاب قلبی و این اشارت است که یمن با استغفار و تو به بسیار
مشغول شود التَّوْبَةُ اَصْلُ الْکُلِّ عِبَادَةٍ و بکاره به بار گفتن رافع حجاب
قلبی می باشد که به یکبار گفتن آن ایمان حاصل می شود ۝

فصل

بدانکه هر طریق ذکر چهار ضلعی و اثبات است کلمه لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ از جانب
چپ باشد و بجانب راست رساند و در آواز و تکرار کند که ضربات ثلاثه در یکدم نمایند
و بکاره لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ ضرب چهارم بر دل زند و ضربات ثلاثه در کلمه لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ اشارت است

و در بیان ذکر نفسی و اثبات - بدانکه ذکر نفسی و اثبات ذکر کلمه طیبه است و اصل
و مختار و معمول اکثر شایخ است لقوله تعالی وَ قُولُوا قَوْلًا مَّسَدٌ یَدُ
یُصَلِّیْ لَكُمْ اَعْمَالُكُمْ وَ یَغْفِرْ لَكُمْ ذُنُوبَكُمْ مراد از قول سدید کلمه لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ
است و قال سهل بن عبد الله تسلی روحه الله علیه لیس لقول لَا إِلَهَ
إِلَّا اللَّهُ و ذکر لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ را شایسته عظیم است اگر چه بجز زبان باشد که
مَنْ قَالَ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ خَالِصًا مَخْلَصًا دَخَلَ الْجَنَّةَ وَ مَا دَقَّانِ سَعْدِیْنِ -
اگر در دل خیار می یافتند ببار کلمه لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ بدو شوق میگفتند غمزدوشی
و پروردگار بر او داشتند و در شنیده می شدند اِنَّهُ لَیَعْلَمُ عَلٰی قَلْبِیْ و اِنِّیْ لَاسْتَخْفِرُ
اللَّهَ كُلَّ یَوْمٍ و لَیْلَةٍ مَّبْعُیْنِ مَثَلِ اشارت بدان دارد و به استغفار و رغبته و بار حاجت
آمد بر آن به حجاب قلبی و این اشارت است که یمن با استغفار و تو به بسیار
مشغول شود التَّوْبَةُ اَصْلُ الْکُلِّ عِبَادَةٍ و بکاره به بار گفتن رافع حجاب
قلبی می باشد که به یکبار گفتن آن ایمان حاصل می شود ۝

مشاور

[illegible]

عَرَضَ اللَّهُ لِيَلْجَأَ إِلَيْهِ أَنْ يَشُدَّ وَجْهَهُ أَنْ يَلْجَأَ إِلَيْهِ قَلْبُ ابْنِ بَدْرٍ مَسْطُفِيٍّ مِي قُرْبَانِ صَلَاتِهِ
 عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَلْبُ الْكُوفَةِ مِنْ حَرِّ اللَّهِ وَحَرِّ حَرِّ اللَّهِ أَنْ يَلْجَأَ إِلَيْهِ غَيْرَ اللَّهِ ع
 آسَجَاكَ سُلْطَانِ خِيَمَةِ زَوْغُو غَانَمَانْدَ عَامِ رَا ۱۲ ابیات

تا که باشد یاد غیره و حساب یاد مولا از تو باشد در حجاب
 چون نماند در دل بذا فیا را نام پرده از محبوبت خیز و تقام
 چون همه با و تو از مولا بود همچو بجنونت همه لیل بود

و بدانکه خطره شیطان خطره مصیبت است و خطره لغو آن خطره تنه و لذات
 و شهوات و خطره ملکی عبادت و طاعت است و خطره روحانی در دو طلب محبت
 و عرفان حق جل و علا و همواره در شایده حق بودن است و این میان بر طریق
 اجمال است و تفصیل اورا که خطرات جز عارف ربانی را نباشد ۱۲

فصل

ذکر نفع و اثبات بعد نماز فجر و عصر که محل نوافل نیست معمول و مختار حضرت خجنادان است
 است باید که نماز است نماید که تاثیر برکات بسیار است و طریق اینست بعد از ایست
 و ریاضه مستقبل قیامت نشینند و آیه الکسی بخوانند یا یا مان و اگر گوید که کلمه لا اله الا انت یا
 چپا آ نماز کنند و بجانب راست سرانند و به آواز بلند باشد یا به طول و قوت تمام
 و ملا خطه هفت صفات سلیمه یعنی نفع همه صفات نام از حضرت مستوفی قدوس و از
 حضرت لاشتریک که از حضرت ابراهیم کشنده نشی و از حضرت لم یلد و لم یولد و
 لم یکن که کوفه و کلمه لا اله الا انت در فضائش و با قوت زند و بلند و از با به طول
 گوید و ملا خطه هفت صفات ایجابیه کند یعنی اثبات همه صفات سز از حضرت
 احمد الله الصمد حق الله رب العالمین الله الرحمن الرحیم را و بعد به نیاز محمد رسول الله
 گوید همچنین شد باز که از کند بعد به ذکر لا اله الا انت با ملا خطه واسطه و امام مشغول

نفع و اثبات بعد نماز فجر و عصر که محل نوافل نیست معمول و مختار حضرت خجنادان است
 است باید که نماز است نماید که تاثیر برکات بسیار است و طریق اینست بعد از ایست
 و ریاضه مستقبل قیامت نشینند و آیه الکسی بخوانند یا یا مان و اگر گوید که کلمه لا اله الا انت یا
 چپا آ نماز کنند و بجانب راست سرانند و به آواز بلند باشد یا به طول و قوت تمام
 و ملا خطه هفت صفات سلیمه یعنی نفع همه صفات نام از حضرت مستوفی قدوس و از
 حضرت لاشتریک که از حضرت ابراهیم کشنده نشی و از حضرت لم یلد و لم یولد و
 لم یکن که کوفه و کلمه لا اله الا انت در فضائش و با قوت زند و بلند و از با به طول
 گوید و ملا خطه هفت صفات ایجابیه کند یعنی اثبات همه صفات سز از حضرت
 احمد الله الصمد حق الله رب العالمین الله الرحمن الرحیم را و بعد به نیاز محمد رسول الله
 گوید همچنین شد باز که از کند بعد به ذکر لا اله الا انت با ملا خطه واسطه و امام مشغول

ملک باکرا علی محمد خان
و طالب الاسلامیت
از دست و پا و پا
و کجایان و کجایان
میتوانست و می
باید و می
و می
و می

فصل

التَّائِبِينَ وَالْمُحْسِنِينَ
الضَّالِّينَ

۱۰۰
 ۱۰۱
 ۱۰۲
 ۱۰۳
 ۱۰۴
 ۱۰۵
 ۱۰۶
 ۱۰۷
 ۱۰۸
 ۱۰۹
 ۱۱۰
 ۱۱۱
 ۱۱۲
 ۱۱۳
 ۱۱۴
 ۱۱۵
 ۱۱۶
 ۱۱۷
 ۱۱۸
 ۱۱۹
 ۱۲۰
 ۱۲۱
 ۱۲۲
 ۱۲۳
 ۱۲۴
 ۱۲۵
 ۱۲۶
 ۱۲۷
 ۱۲۸
 ۱۲۹
 ۱۳۰
 ۱۳۱
 ۱۳۲
 ۱۳۳
 ۱۳۴
 ۱۳۵
 ۱۳۶
 ۱۳۷
 ۱۳۸
 ۱۳۹
 ۱۴۰
 ۱۴۱
 ۱۴۲
 ۱۴۳
 ۱۴۴
 ۱۴۵
 ۱۴۶
 ۱۴۷
 ۱۴۸
 ۱۴۹
 ۱۵۰
 ۱۵۱
 ۱۵۲
 ۱۵۳
 ۱۵۴
 ۱۵۵
 ۱۵۶
 ۱۵۷
 ۱۵۸
 ۱۵۹
 ۱۶۰
 ۱۶۱
 ۱۶۲
 ۱۶۳
 ۱۶۴
 ۱۶۵
 ۱۶۶
 ۱۶۷
 ۱۶۸
 ۱۶۹
 ۱۷۰
 ۱۷۱
 ۱۷۲
 ۱۷۳
 ۱۷۴
 ۱۷۵
 ۱۷۶
 ۱۷۷
 ۱۷۸
 ۱۷۹
 ۱۸۰
 ۱۸۱
 ۱۸۲
 ۱۸۳
 ۱۸۴
 ۱۸۵
 ۱۸۶
 ۱۸۷
 ۱۸۸
 ۱۸۹
 ۱۹۰
 ۱۹۱
 ۱۹۲
 ۱۹۳
 ۱۹۴
 ۱۹۵
 ۱۹۶
 ۱۹۷
 ۱۹۸
 ۱۹۹
 ۲۰۰

۱۰۰
 ۱۰۱
 ۱۰۲
 ۱۰۳
 ۱۰۴
 ۱۰۵
 ۱۰۶
 ۱۰۷
 ۱۰۸
 ۱۰۹
 ۱۱۰
 ۱۱۱
 ۱۱۲
 ۱۱۳
 ۱۱۴
 ۱۱۵
 ۱۱۶
 ۱۱۷
 ۱۱۸
 ۱۱۹
 ۱۲۰
 ۱۲۱
 ۱۲۲
 ۱۲۳
 ۱۲۴
 ۱۲۵
 ۱۲۶
 ۱۲۷
 ۱۲۸
 ۱۲۹
 ۱۳۰
 ۱۳۱
 ۱۳۲
 ۱۳۳
 ۱۳۴
 ۱۳۵
 ۱۳۶
 ۱۳۷
 ۱۳۸
 ۱۳۹
 ۱۴۰
 ۱۴۱
 ۱۴۲
 ۱۴۳
 ۱۴۴
 ۱۴۵
 ۱۴۶
 ۱۴۷
 ۱۴۸
 ۱۴۹
 ۱۵۰
 ۱۵۱
 ۱۵۲
 ۱۵۳
 ۱۵۴
 ۱۵۵
 ۱۵۶
 ۱۵۷
 ۱۵۸
 ۱۵۹
 ۱۶۰
 ۱۶۱
 ۱۶۲
 ۱۶۳
 ۱۶۴
 ۱۶۵
 ۱۶۶
 ۱۶۷
 ۱۶۸
 ۱۶۹
 ۱۷۰
 ۱۷۱
 ۱۷۲
 ۱۷۳
 ۱۷۴
 ۱۷۵
 ۱۷۶
 ۱۷۷
 ۱۷۸
 ۱۷۹
 ۱۸۰
 ۱۸۱
 ۱۸۲
 ۱۸۳
 ۱۸۴
 ۱۸۵
 ۱۸۶
 ۱۸۷
 ۱۸۸
 ۱۸۹
 ۱۹۰
 ۱۹۱
 ۱۹۲
 ۱۹۳
 ۱۹۴
 ۱۹۵
 ۱۹۶
 ۱۹۷
 ۱۹۸
 ۱۹۹
 ۲۰۰

[illegible]

است چنانکه گفت بهیبت

برزخ و ذات و صفات و شد و دخت و فوق و پستاید طالبان را کل نفس و ذوق و شوق
و در شرط و گیراند که ملازمت آن نیز باید تا فائده تمام حاصل آید و این تنظیم و جهت است
و قاری حق تعالی حرمست رعایت ادب و دیگر مبادی قیات و در بودن از بدعات
پاک بودن از جمیع خونیات و شبهات باین و در شرط و گیراند که رکنی گویند و کمال
درین کار دارند باید که در یکدم ذکر چندان قبض و کم کند که تنگی نفس بود و بخودی باید آید
و چندان می کند که هر دم در و در و هر دم در شب بیشتر آید لیکن و نه اندام شوق و ذکر و بهیبت
اگر یک ذکر گوید صبح تا شام رسد کارش بفضل حق بای تمام
ذلك فضل الله تعالى چون هم برین طریق توفیق یابد ذکر بر هر جنس جان رسد
و خیر رحمان و رب العالمین میسر آید و ازین دولت حصه بود و بهیبت
نخود و دولت بود هر چه باریسما گشت هر چه

فصل

بدانکه ذکر اسم ذات الهی است و ملاحظه اسماء و صفات صبح و بصیر و علیم است و این
صفات را صفات انبیا گویند قاین ترتیب را نزول کند صبح بصیر و علیم باز و چون کند
علیم بصیر صبح باز نزول کند صبح بصیر و علیم باز شود باز بدان سر هم برین طریق ذکر گوید
و معنی اسماء و صفات در ظاهر و باطن و ملاحظه حاصل شود و خیال بلاحظه گذارد و در
ما و خاطر است شود و نظر دل و انتم بر واسطه و در که در واسطه نوبت نیست و در ما
نوبت است و تصور اصلی بزرگ است چون مرید و شیخ خالی شود از بزرگت آن خدا
فی الشیخ خالی الله حاصل آید از غیر حق تا از خود هم بشود و گاهی نماد و ذکر و ذکر و ذکر
محو و در نظم - توحید معلول نیست تا بودن است و در نه گذار آدمی حق نشود
خدا می یک سخن ز جهان آگاه بشنوی + ما را سر از دلی شاهنشده

در واسطه و باطن و ملاحظه
کذا فی الشیخ خالی الله
محو و در نظم

[illegible][illegible][illegible][illegible]

نص دساتیر لغت و معانی

تجربہ و مشاہدہ سے ملنے والی خبریں
میں سے کچھ منتخب کر کے

عبدالله بن محمد بن عبدالمطلب

۱- الحائضه ولو كانت غافله
عنه ولو كانت غافله
عنه ولو كانت غافله

مجلس علمیه و کتب و اسناد و کتابخانه

و زیان بسیار خون بار و دلاک دارد و هر چند تحت بلوغ ذکر متصل پس از تحت بهما اکرم
چهاره بنود نماید که خود از صبح و در کند و تحت در کار و و **وَلَا تَقْضِ بَیِّنَاتٍ** از خانی و
بیچ زیان نرسد و ذکر مغز جان رسد و خبر از بحان و در انشا و احد قاتل بیت
جان پاک و وصل با و بدست ندهند سر از قدح شرعستان ندهند

فصل

بدانکه پس انفاست که هر اوقات انفاست را بداند که مشغول دارد تا خطر غیر
در دل بحال نیاید مشغولی

پاسان دل شوند در کل حال تا نیاید هیچ روز دایم بحال
هر خیال غیر حق را در دوان این عبادت سالک را از حق
بر دم سیاه حق بگذارند و انفاست خود را ضائع نکند خوش گفت قطعه
هر یک نفس که میرود و عمر که هر بیت کار از خارج ملک دو عالم بود بها
سپن این خوانده می را لگان یار و آنکه روی بجاک تهیدست وینوا

فصل

بدانکه قتل باطنی با انواع است یکی آنکه در نشد طالب را فرایند تا او ابتدا و صورت
خود بسیار نگاه کند و حق صحت گاه به مدخل نگاه دارد و نظر بر آن هر دو دم آنکه در
رنگند که تلقین کرده است مدخل نگاه دارد و نظر دل بر آن گذارد سیوم آنکه باشد مدخل نگاه
و نظر دل بر آن گذارد و هر دو دم مشغول باشد

فصل

بدانکه مرشد کامل باید تا بر حسب اتحاد و صلاحیت باطن مرید را راه تلقین فرماید و تمثال

باید که عبادت
پیش از این باشد
خود را با مشغول
در هر اوقات
صحت که مشغول
نشد از این
نگاه باشد که در
قوله در کمال
لعمریه که

[illegible]

اللَّهُ بَارِعٌ اللَّهُ عَمُورٌ اللَّهُ رُؤُفٌ اللَّهُ نُورٌ اللَّهُ هَادِيٌ اللَّهُ بَدِيعٌ
 اللَّهُ بَاقِيٌ هُوَ اللَّهُ الَّذِي لَا إِلَهَ إِلَّا هُوَ الْعَزَّ وَالْعُظْمَى وَاللَّهُ أَرْحَمُ الرَّاحِمِينَ
 اللَّهُ أَرْحَمُ الرَّاحِمِينَ وَاللَّهُ أَجْوَدُ الْأَجْوَدِينَ وَاللَّهُ ذُو الْفَضْلِ الْعَظِيمِ
 اللَّهُ رُؤُفٌ الرَّحِيمِ اللَّهُ الرَّحْمَنُ الرَّحِيمِ اللَّهُ الْعَلِيُّ الْعَظِيمِ اللَّهُ الْعَلِيُّ الْعَظِيمِ
 اللَّهُ الرَّحْمَنُ الرَّحِيمِ اللَّهُ رُؤُفٌ الرَّحِيمِ اللَّهُ ذُو الْفَضْلِ الْعَظِيمِ اللَّهُ أَجْوَدُ
 الْأَجْوَدِينَ اللَّهُ أَرْحَمُ الرَّاحِمِينَ اللَّهُ أَرْحَمُ الْأَرْحَمِينَ اللَّهُ أَرْحَمُ الْأَرْحَمِينَ
 اللَّهُ أَرْحَمُ الرَّاحِمِينَ اللَّهُ أَجْوَدُ الْأَجْوَدِينَ اللَّهُ ذُو الْفَضْلِ الْعَظِيمِ
 اللَّهُ رُؤُفٌ الرَّحِيمِ اللَّهُ أَرْحَمُ الرَّاحِمِينَ اللَّهُ الْعَلِيُّ الْعَظِيمِ هُوَ اللَّهُ الَّذِي
 لَا إِلَهَ إِلَّا هُوَ الْعَزَّ وَالْعُظْمَى وَالْحَدِيدُ اللَّهُ الْعَلِيُّ الْعَظِيمِ اللَّهُ الْعَلِيُّ الْعَظِيمِ
 اللَّهُ الْكَبِيرُ الْأَكْبَرُ اللَّهُ قَرِيبٌ الْأَقْرَبُ اللَّهُ الْلطِيفُ الْأَلْفُفُ اللَّهُ الْلطِيفُ
 الْأَلْفُفُ اللَّهُ الْقَرِيبُ الْأَقْرَبُ اللَّهُ الْكَبِيرُ الْأَكْبَرُ اللَّهُ الْعَظِيمُ الْأَعْظَمُ
 اللَّهُ الْعَلِيُّ الْعَظِيمُ اللَّهُ الْعَلِيُّ الْعَظِيمُ اللَّهُ الْكَبِيرُ الْأَكْبَرُ اللَّهُ الْكَبِيرُ الْأَكْبَرُ
 اللَّهُ الْقَرِيبُ الْأَقْرَبُ اللَّهُ الْلطِيفُ الْأَلْفُفُ هُوَ الْلطِيفُ الْخَبِيرُ
 وَهُوَ بِكُلِّ شَيْءٍ عَلِيمٌ وَهُوَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ وَبِإِذْنِهِ جَبْرٌ وَتَحْوِيلٌ
 وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللَّهِ الْعَلِيِّ الْعَظِيمِ وَاللَّهُ عَلَيْهِ تَحْوِيلٌ وَاللَّهُ أَجْمَعُ تَبَارَكَ الْأَكْبَرُ

در بیان اذکار اثبات ذکر اسم جبرائیل باند خواہ باقتصر بلا حلقہ انتہی الحاد حی انتہی
الباقی بافتوت و نظوس گوید و دیگر ذکر انتہی اللہ حاضر اللہ ناظری و این ذکر
شیخ بہل بن عبدالمستری است و این ذکر نیز فتح بسیار و کلمات ہے شمار است
دیگر ذکر اسم بلا حلقہ تومی بینی و ترمیدانی و توسیجای دیگر ذکر سُبُوْبُو بلا حلقہ هُوَ
الْحَيُّ الْقَيُّوْمُ هُوَ السَّمِيعُ الْبَصِيرُ هُوَ الْعَلِيمُ شغول شود دیگر ذکر انتہی انتہی انتہی

[illegible]

کارکن کاربگذاشتن را ز گشتار کاندین راه کار دارد کار
و دیگر ذکر آنست که بعضی اوقات میسازد شش ضربی هر چپه ضربی و چهار ضربی
و دو ضربی و یک ضربی بلا ملاحظه میسازد مذکور کند و دیگر ذکر آنست که چهار ضربی و سه ضربی
بیکه نشینند و نصف پیش دارد و یا قبر اکبر پیش بود و ضربی اول بر چپا دوم بر
راست سیوم بر صنف یا بر قبر چهارم بر دل زند و مستغرق دیگر در دهرین ذکر کشف
معانی قرآن و کشف تبار گرفته اند و الله یزیدی من یتاوی فی حجاب دیگر
بعضی اوقات ذکر ایستاده بیکدم هر یک کند خصوصاً شب را و درین نرم یا ریگستان
ایستاده تا چون بر زمین افتد تیغ خضر زرد و چون میخند ساعت آفتاده باشد و نظر
بر دل دارد و چو جمال و چو نور نور آمد و چو آسمان بکشايد و الله یزیدی من یتاوی
و این ذکر معمول شیخ عزیز الله است و دیگر ذکر آنست که چهارم مشغول شود و مستغرق
گردد و چنانچه ملاحظه فرمایند و این با ذکر الله خوانند خوب بخوردی دارند

فصل

در بیان ذکر خداوی باید که کلاما از طرف چپا باند و ملا خطه شروع کند و بر هر دو
زانو ایستاده خود و کلمه **لا اله الا الله** با قوه تمام و ضرب شدید بر قضا بدل زند و فریاد
چنانکه حیاء و شرمند از هر دو دست بر آیین هر برین طریق هر بار کند تا دوقی

دست و دین ذکر انا م خدا در حق نقل است و درین ذکر شقت نمازها
بسیار است حضرت شیخ ماوست که از این فقیر باشد این ذکر بخوشتر
گردانیده اند و چنان معاینه و شاهده است که بجاقت مردم تمامه لا یغفلهم و عونه

فصل

[illegible]

فصل

در بیان مراقبه صفا و مراقبه فنا و مراقبه توحید و مراقبه حیا بدانکه هر وقت ذکر خفی

هر چه پیش پوینده دارد و نظر بر دل گذارد و غذای خالص را حاصل و با خود انداختن را
مراقبه مصفا گویند اگر درین حال ملاحظه قناعت و محبت بود مراقبه فنا گویند و مراقبه توحید
نیز گویند یا ران حضرت قطب عالم شیخ احمد بن محمد قدس سره از غریبه شغل به شغل
مراقبه فتنه بودند و از عالم دوزخ و بی خبری شدند حضرت شیخ امام است برکات در این
حال چندگاه درین مراقبه بودند و دیگر آنکه هر چه چشم گشاده بود و نظر سوئے بالا یا مقابل
خود و بهر احوال دوزخ و دران گوشه که پاک نداشتند درین شغل انظار پیدا آیند و درین
شغل آتش از پاک می خیزد و تمام اندام بگیرد و عشق پیدا میشود و این را مراقبه هوا
گویند - و درین مراقبه بعضی اولیا را چشم در جهان نبوده سالها سال در عالم تخیل مانده اند
و دیگر در محروم تنگ و تاریک و شب تاریک چشم گشاده در هوا و در کجا و در کجا و از
عالم قدس تباه و بخت رسد و در هوا بر عظیم است که بواسطه چشم بسته است
مستقری فی تخلیف النخین چون گفتگو به ترین سخن است هوا عالم غلبه و عالم صفا
است که بشود نبرد عالم هوا ناماست تا بهوست کون و مکان و فاکوان است چون
از هوا بگذرد سبحان و لا مکان است اَلْحَمْدُ عَلَى الْعَرْشِ الْمُسْتَوْنِی بَرِّین خور
است تو هوا گوی و دنانی که چه هواست و دیگر آنکه بر روی چشم گشاده کند و نظر بر روی
پره بینی انگشت و درین نظر چنین خوش کند که سیاهی بر روی چشم غائب شود و سیاهی
چشم ظاهر گردد با جبهت خاطر و خطره بندی پیدا آید با چشم سپاه بند و چشم راست
بر زمین یعنی اندازد و یا عکس این کند و یا نظر بر روی چشم بر سینه و هر دو دست اندازد
و دران گوشه که نظر بجا بماند و خطا نکند مجبیت خاطر حاصل شود و در آداب
نماز در حالت قیام نظر بر سجده گاه یا غافتن در حالت رکوع نظر بر پشت
پا کند در حالت سجده نظر بر زمین می گذارند و در حالت قعود سوئے
گنار خود دیدن و بر تملکات قرآن و بیانات گوش نهان و بیانات همین بهتر است
تا حضور و قلب حاصل شود و تفرقه نماند +

۱۔ اے اللہ! میری ساری حالتیں
 اور تمام اعمال کو اپنے رحم و کرم سے
 قبول فرما۔ آمین

فصل

در بیان محاربه با مالک را باید که اول توبه و تضرع حاصل کند و بعد است و استغفار
مشغول شود و طهارت ظاهری و باطنی بجا آورد و طهارت ظاهر معلوم است اما
طهارت باطن تا آنکه دل را از کثرت ذرات و غشوات و دینار از غل و غفلت طالی
کند و با خلاصا کوشد و خطر غیر حق و در دل نیارد پس در محله تعلیق هرگز مشغول
شود بدانکه محاربه بر دو نوع است محاربه صغیر و محاربه کبیر محاربه صغیر آنست که طالب
و بمن بسته و دم گرفته اسم ذات کلمه امد را بداند بدعا طاعت ملاحظه و واسطه و شد و ند
و تحت و فوق گوید و صورت حسن یا کند و چنان کوشد تا چپل ذکر در یک دم و بد
و چون در یک دم از چپل ذکر زیادت شود و محاربه کبیر گویند و چنان کوشند که هر دو
آل کار زیادت شوند تا صد و بیست ذکر در یک دم با رعایت ملاحظه و واسطه
و شد و ند و تحت و فوق پیدا آنرا مقام تحوین گویند و استغراق روت نماید
و سلطان ذکر پیش آید و الفضل یکبار الله توفیق لیعن یشاء و الله
و الفضل العظیم فقیر را درین مراقبه نیز دخل است *

فصل

در بیان مراقبه چون طالب در ذکر علی ملال گیر و ذکر خفی مشغول شود و چون در
ذکر خفی ملال گیر و بفکر مشغول شود و چون ازین ملال شود و مراقبه مشغول شود و دیگر
مراقبه تقبیه خوانند و مراقبه مشتق از رقیب است و رقیب آنکه هم زبانان
دل را از یاد و غیر حق نگاهدارد و بیعت

پاسان دل شوند و دل ملال - تا نایا بدیج و در و نجا به مال
و بیعت قصد و مراقبه با اول است یکبار که به بیعت قهر و ناز نشینند

این نوع مراقبه را
مراقبه کبیر گویند
و درین مراقبه
طالب باید که
دل را از یاد و
غیر حق نگاهدارد
و بیعت
پاسان دل شوند
و دل ملال
تا نایا بدیج
و در و نجا
به مال
و بیعت
قصد و مراقبه
با اول است
یکبار که
به بیعت
قهر و ناز
نشینند

دو دست برد و زانو نهاد سر فرو داد و ملا و این مختار است دویم آنکه بر هر دو سر این شین
 هر دو زانو ایستاده کند مانند قیصر و ملک و بر سر و زانو نهاده و سیوم آنکه بر دو دست
 سومی پس گردان پس پشت بر دو دست را تزیین کردن بر مصلح جمع دارد پس
 مانند مصیبت زدگان باشند حیوان و جن و ملا و سر فرو داد انداخته و بر دو چشم زینت
 گرد آورده و نظر بر دل گماشته توجه حق کرده بداند که حق تعالی حاضر است با من
 است دین علم چنان خوض نماید و مستغرق گردد که شعور از غیر کلی برود تا با خود بم
 شعور نماید اگر طریقه العین بین علم برود و راقیه نباشد انبیاء
 تا بخودی ای شکر است بر گزینش توان بدو دست پیوست
 بخود و خوشی ز خود بر آئی بخت و رحمت ز آسمانی

فصل

در بیان محاسبه باید که بکلمه حاسب و اقل ان محاسب و اقل ان محاسب و اقل ان محاسب
 و حرکت و سکون که در وجود آید حساب کند اگر طریقه باشد شک نیست محاسبی چهار دو
 بداند که توفیق خدا تعالی است و محاسب حق الی الله و حق را بشکست و بد
 و محاسب کند فاق لک حساب علیک حقا و اگر شرع است نفس و ملکات کند و
 بد لسان تبارک و بد و بد است و استغفار شغل شود و محاسب بد و شرع
 کند و محاسب در بد فراخ و عیبه مغرب کند و اگر ساعت ساعت هر وقت که خلعت
 پیش آید محاسب کند و هوشیار شود بهتر باشد بداند که دین هر کس بر قدر مرتبه
 او است و دین مومنان عیبه ان است و دین سلیمان محکمت و دین کاملان
 و مومنان خودی عدلی حکمت و لایزال است آیات القرآن و انما و دین و دین
 شکست غیر الحقی هو کما هو تبارک انما استانسد

در این محاسبه باید که بکلمه حاسب و اقل ان محاسب و اقل ان محاسب
 و حرکت و سکون که در وجود آید حساب کند اگر طریقه باشد شک نیست محاسبی چهار دو
 بداند که توفیق خدا تعالی است و محاسب حق الی الله و حق را بشکست و بد
 و محاسب کند فاق لک حساب علیک حقا و اگر شرع است نفس و ملکات کند و
 بد لسان تبارک و بد و بد است و استغفار شغل شود و محاسب بد و شرع
 کند و محاسب در بد فراخ و عیبه مغرب کند و اگر ساعت ساعت هر وقت که خلعت
 پیش آید محاسب کند و هوشیار شود بهتر باشد بداند که دین هر کس بر قدر مرتبه
 او است و دین مومنان عیبه ان است و دین سلیمان محکمت و دین کاملان
 و مومنان خودی عدلی حکمت و لایزال است آیات القرآن و انما و دین و دین
 شکست غیر الحقی هو کما هو تبارک انما استانسد

فصل

در میان مؤمنان عظمای عظمی است که نفس خود را حفظ کند و نصیحت و نیکوئی همی نماید و بگوید که چرا بد حق باش و در بندگی غیر باش جز با حق هر چه کنی عمر ضائع است جز خوف حق هر چه بنویسی نطالیت قدم در عصیان نهی که حق عقاب و دوزخ شوی و موجب جهنم و دوری کردی که طاقت آن نداری و بدان که محبت خداست و در پیوی حضرت مصطفی است صلی الله علیه و سلم قال الله تعالی قل لا تکتفروا بحیثون الله فاشعونی بحیثون الله +

فصل

بدانکه فکر برسد رتب است کی فکر عوام روی عن النبی صلی الله علیه و سلم تفکر ساعة خیر من عبادۃ سنه یعنی فکر یک ساعت و تفکر احوال خود از طفولیت و بلوغت و کبولت و پیری و ریاضت افعال که از نفس آماره در وجود آمده و در تفکر احوال دنیا و میوه و بیه و طالی آن و دانان احتیاج و انتباه کردن در عبادت یکسال بهتر است دوم فکر خواص روی عنه علیه السلام تفکر ساعة خیر من عبادۃ مائتین سنه یعنی فکر یک ساعت برائے نجات از شر شیطان و از هوا و نفس و تابع آن و نجات از حرم جاودان بهتر است در عبادت شصت سال حلیان سیم فکر خواص روی عنه علیه السلام تفکر ساعة خیر من عبادۃ الف الفین سنه یعنی فکر و اندیشه یک ساعت برائے پاک داشتن دل از لوث خطرات غیر حق بهتر است از عبادت جن و انس +

فصل پنجم
در بیان عظمای عظمی
که نفس خود را حفظ کند
و نصیحت و نیکوئی همی نماید
و بگوید که چرا بد حق باش
و در بندگی غیر باش
جز با حق هر چه کنی عمر ضائع است
جز خوف حق هر چه بنویسی نطالیت
قدم در عصیان نهی که حق عقاب و دوزخ
شوی و موجب جهنم و دوری کردی
که طاقت آن نداری و بدان که محبت خداست
و در پیوی حضرت مصطفی است
صلی الله علیه و سلم
قال الله تعالی قل لا تکتفروا
بحیثون الله فاشعونی بحیثون الله +

فصل

چرا گفته اند کار و در میان آمدن آن کار هر چه و صوری و خفی و برتر نامند چون بنین
 از کار بفضیل پروردگار تری کند و بحال رسد مقام ذکر معنوی و حقیقی پیش آید و بحال
 مذکور معنوی نماید **ذَلِكَ فَضْلُ اللَّهِ يُؤْتِيهِ مَنْ يَشَاءُ وَاللَّهُ ذُو الْفَضْلِ الْعَظِيمِ**
 و این ذکر را ذکر بر و ذکر روح و ذکر نفات و ذکر مشاهد و تجلی خوانند بدانکه در ذکر
 معنوی حقیقی حواس سه منحل گردد و تقطیل حواس را دو معنی است یا آنکه از حواس
 مدبر که خبری نشود و بجز بخت پدید آید **كُلُّ الشَّيْءِ عِنْدَ اللَّهِ بِمِيزَانٍ** و یا آنکه حواس از ظاهر و باطن چیز
 بفرستد و این خاطر بود که **الْإِنْفِصَالُ** و **تَجَلُّوْا عَنْهَا** و **تَجَلُّوْا عَنْهَا** و **تَجَلُّوْا عَنْهَا** و **تَجَلُّوْا عَنْهَا**
 چنانچه هر چه شنود و از شنود و بر چه و آواز و اندید به به بنیادند لکن نظر پاک او
 نقاشی آفتاب نقش را پیش تجلی آن نور کم بیند این مقام مشاهده است این را حدیث
 نعمت حدیث اول نظر معرفت از مشع بهمان روح و تالیف منع رابع صانع نیابد
مَا كُنْتُ شَهِيدًا لِذَاتِ اللَّهِ قَبْلَهُ پیش آید و در مرتبه دوم همه صانع
 بود و هیچ منع از آفتاب بر من عرف نفسه فقد عرف ربه در جلوه گری خود
 و جمال **أَلَا تَتَذَكَّرُ فِي مَا تَدْعُو رَبَّكَ** و **أَلَا تَتَذَكَّرُ فِي مَا تَدْعُو رَبَّكَ** و **أَلَا تَتَذَكَّرُ فِي مَا تَدْعُو رَبَّكَ**
 پیش آید و بر حق از دوسه میل و **وَهُوَ مُحْكَمٌ بِمَا كُنْتُ بِكَ شَهِيدًا**
 و هر چه بدیدیم ندیدیم بجز دوست **سَلَامٌ عَلَى مَنْ شَاءَ** و **سَلَامٌ عَلَى مَنْ شَاءَ**
وَلِكُلِّ عِلْمٍ نَبِيَّةٌ
 این جهان صورت است معنی است در بعضی نظر کنی همه دوست
وَلِكُلِّ عِلْمٍ نَبِيَّةٌ
 دیگر گفت بیت
 این است کمال مرد راه یقین هر چه نظر کند خدا را بیند
 بحال المعجب کار و عطف اسرار و بلند یار که خدا تعالی هست

در ذکر معنوی حواس سه منحل گردد و تقطیل حواس را دو معنی است یا آنکه از حواس مدبر که خبری نشود و بجز بخت پدید آید

و یا آنکه حواس از ظاهر و باطن چیز بفرستد و این خاطر بود که

فران رسید و رخ فتنه و بقال نفس خود را بگذار و یا اینے جاپ تو خودی است
چون خود را بگذاری بمن رسی

موی باید بود هر دو سر است پائے از سر ناپدید و سر ناپائے
عزیز من چون عارفان بنوا بند رسند و سر نه تو حید و چشم کشد کثرت و دول خیز
و جز وجود حقیقی زو نماید و حق پیش آید چنانکه حق و ذوق الباطل ان الباطل
کائنات هو قاف و حقیقت جزئی سمان و قافی موجود نیست آنچه موجود است
همیشه موجود است و آنچه معدوم است هرگز موجود نشود
الاکل متنی ما خلا الله باطل

ع - ما خود را ایم است حقیقت چو بگری به حقا بگر آمده بر صورت قباب
اما منظورگاه این بارگاه عالی برتر از آنست که هر یو الهو سے نظر تواند کرد و یا هر
بوالفضولے چشم فصول تواند کشودن مشغولی

عارفان سرگشت بقایت عالیت بهوس تیج فضولے ندوین بار رسید
با لب لبرتی ز سر پوش بر آرد و کلیم سنگ پیجوی بود بدیدار آرد
هر چند موی کلیم بود چون پوش داشت در پرده داشتند و سر عشق در پرده
شنو انیدند و آن مقام مکانت است و مقام صفات و سنگ سلیم را که درین
پیجوی ستیم بود پرده برداشتمند و در پرده داشتند مسود یک میفرمایند قطعه
عاشق مستی مگر پیجو و یکبار باش پیجو از خویش شو با خبر از یار باش
نیست خویش شو باز سرشت از می جان هست شو نه باش شو باش
یار خودی را گفن بر بر شیطان ز سر بے سرو بے پائے شو پیجو و یار باش
چنانکه ذکر حقیقی و معنوی که این ذکر سر و ذکر روح و ذکر ذات و ذکر مشاهد و ذکر
است شریه کثرت ذکر لسانی و قلبی است و ذکر قلبی که حرف و صوت و خطه
است ذکر نفس است و چون خطره نماند ذکر ال بود تا حرف و صوت است

ع - عارفان سرگشت بقایت عالیت بهوس تیج فضولے ندوین بار رسید
با لب لبرتی ز سر پوش بر آرد و کلیم سنگ پیجوی بود بدیدار آرد
هر چند موی کلیم بود چون پوش داشت در پرده داشتند و سر عشق در پرده
شنو انیدند و آن مقام مکانت است و مقام صفات و سنگ سلیم را که درین
پیجوی ستیم بود پرده برداشتمند و در پرده داشتند مسود یک میفرمایند قطعه
عاشق مستی مگر پیجو و یکبار باش پیجو از خویش شو با خبر از یار باش
نیست خویش شو باز سرشت از می جان هست شو نه باش شو باش
یار خودی را گفن بر بر شیطان ز سر بے سرو بے پائے شو پیجو و یار باش
چنانکه ذکر حقیقی و معنوی که این ذکر سر و ذکر روح و ذکر ذات و ذکر مشاهد و ذکر
است شریه کثرت ذکر لسانی و قلبی است و ذکر قلبی که حرف و صوت و خطه
است ذکر نفس است و چون خطره نماند ذکر ال بود تا حرف و صوت است

الحمد لله الذي هدانا لهذا
 الذي كنا لنهتدي لہ
 ما كنا لنهتدي لہ

فصل فی بیان احوال و سیرت

Handwritten text in Urdu script, likely a signature or a note, located at the bottom of the page.

۱۰۰
 ۱۰۱
 ۱۰۲
 ۱۰۳
 ۱۰۴
 ۱۰۵
 ۱۰۶
 ۱۰۷
 ۱۰۸
 ۱۰۹
 ۱۱۰
 ۱۱۱
 ۱۱۲
 ۱۱۳
 ۱۱۴
 ۱۱۵
 ۱۱۶
 ۱۱۷
 ۱۱۸
 ۱۱۹
 ۱۲۰
 ۱۲۱
 ۱۲۲
 ۱۲۳
 ۱۲۴
 ۱۲۵
 ۱۲۶
 ۱۲۷
 ۱۲۸
 ۱۲۹
 ۱۳۰
 ۱۳۱
 ۱۳۲
 ۱۳۳
 ۱۳۴
 ۱۳۵
 ۱۳۶
 ۱۳۷
 ۱۳۸
 ۱۳۹
 ۱۴۰
 ۱۴۱
 ۱۴۲
 ۱۴۳
 ۱۴۴
 ۱۴۵
 ۱۴۶
 ۱۴۷
 ۱۴۸
 ۱۴۹
 ۱۵۰
 ۱۵۱
 ۱۵۲
 ۱۵۳
 ۱۵۴
 ۱۵۵
 ۱۵۶
 ۱۵۷
 ۱۵۸
 ۱۵۹
 ۱۶۰
 ۱۶۱
 ۱۶۲
 ۱۶۳
 ۱۶۴
 ۱۶۵
 ۱۶۶
 ۱۶۷
 ۱۶۸
 ۱۶۹
 ۱۷۰
 ۱۷۱
 ۱۷۲
 ۱۷۳
 ۱۷۴
 ۱۷۵
 ۱۷۶
 ۱۷۷
 ۱۷۸
 ۱۷۹
 ۱۸۰
 ۱۸۱
 ۱۸۲
 ۱۸۳
 ۱۸۴
 ۱۸۵
 ۱۸۶
 ۱۸۷
 ۱۸۸
 ۱۸۹
 ۱۹۰
 ۱۹۱
 ۱۹۲
 ۱۹۳
 ۱۹۴
 ۱۹۵
 ۱۹۶
 ۱۹۷
 ۱۹۸
 ۱۹۹
 ۲۰۰
 ۲۰۱
 ۲۰۲
 ۲۰۳
 ۲۰۴
 ۲۰۵
 ۲۰۶
 ۲۰۷
 ۲۰۸
 ۲۰۹
 ۲۱۰
 ۲۱۱
 ۲۱۲
 ۲۱۳
 ۲۱۴
 ۲۱۵
 ۲۱۶
 ۲۱۷
 ۲۱۸
 ۲۱۹
 ۲۲۰
 ۲۲۱
 ۲۲۲
 ۲۲۳
 ۲۲۴
 ۲۲۵
 ۲۲۶
 ۲۲۷
 ۲۲۸
 ۲۲۹
 ۲۳۰
 ۲۳۱
 ۲۳۲
 ۲۳۳
 ۲۳۴
 ۲۳۵
 ۲۳۶
 ۲۳۷
 ۲۳۸
 ۲۳۹
 ۲۴۰
 ۲۴۱
 ۲۴۲
 ۲۴۳
 ۲۴۴
 ۲۴۵
 ۲۴۶
 ۲۴۷
 ۲۴۸
 ۲۴۹
 ۲۵۰
 ۲۵۱
 ۲۵۲
 ۲۵۳
 ۲۵۴
 ۲۵۵
 ۲۵۶
 ۲۵۷
 ۲۵۸
 ۲۵۹
 ۲۶۰
 ۲۶۱
 ۲۶۲
 ۲۶۳
 ۲۶۴
 ۲۶۵
 ۲۶۶
 ۲۶۷
 ۲۶۸
 ۲۶۹
 ۲۷۰
 ۲۷۱
 ۲۷۲
 ۲۷۳
 ۲۷۴
 ۲۷۵
 ۲۷۶
 ۲۷۷
 ۲۷۸
 ۲۷۹
 ۲۸۰
 ۲۸۱
 ۲۸۲
 ۲۸۳
 ۲۸۴
 ۲۸۵
 ۲۸۶
 ۲۸۷
 ۲۸۸
 ۲۸۹
 ۲۹۰
 ۲۹۱
 ۲۹۲
 ۲۹۳
 ۲۹۴
 ۲۹۵
 ۲۹۶
 ۲۹۷
 ۲۹۸
 ۲۹۹
 ۳۰۰
 ۳۰۱
 ۳۰۲
 ۳۰۳
 ۳۰۴
 ۳۰۵
 ۳۰۶
 ۳۰۷
 ۳۰۸
 ۳۰۹
 ۳۱۰
 ۳۱۱
 ۳۱۲
 ۳۱۳
 ۳۱۴
 ۳۱۵
 ۳۱۶
 ۳۱۷
 ۳۱۸
 ۳۱۹
 ۳۲۰
 ۳۲۱
 ۳۲۲
 ۳۲۳
 ۳۲۴
 ۳۲۵
 ۳۲۶
 ۳۲۷
 ۳۲۸
 ۳۲۹
 ۳۳۰
 ۳۳۱
 ۳۳۲
 ۳۳۳
 ۳۳۴
 ۳۳۵
 ۳۳۶
 ۳۳۷
 ۳۳۸
 ۳۳۹
 ۳۴۰
 ۳۴۱
 ۳۴۲
 ۳۴۳
 ۳۴۴
 ۳۴۵
 ۳۴۶
 ۳۴۷
 ۳۴۸
 ۳۴۹
 ۳۵۰
 ۳۵۱
 ۳۵۲
 ۳۵۳
 ۳۵۴
 ۳۵۵
 ۳۵۶
 ۳۵۷
 ۳۵۸
 ۳۵۹
 ۳۶۰
 ۳۶۱
 ۳۶۲
 ۳۶۳
 ۳۶۴
 ۳۶۵
 ۳۶۶
 ۳۶۷
 ۳۶۸
 ۳۶۹
 ۳۷۰
 ۳۷۱
 ۳۷۲
 ۳۷۳
 ۳۷۴
 ۳۷۵
 ۳۷۶
 ۳۷۷
 ۳۷۸
 ۳۷۹
 ۳۸۰
 ۳۸۱
 ۳۸۲
 ۳۸۳
 ۳۸۴
 ۳۸۵
 ۳۸۶
 ۳۸۷
 ۳۸۸
 ۳۸۹
 ۳۹۰
 ۳۹۱
 ۳۹۲
 ۳۹۳
 ۳۹۴
 ۳۹۵
 ۳۹۶
 ۳۹۷
 ۳۹۸
 ۳۹۹
 ۴۰۰
 ۴۰۱
 ۴۰۲
 ۴۰۳
 ۴۰۴
 ۴۰۵
 ۴۰۶
 ۴۰۷
 ۴۰۸
 ۴۰۹
 ۴۱۰
 ۴۱۱
 ۴۱۲
 ۴۱۳
 ۴۱۴
 ۴۱۵
 ۴۱۶
 ۴۱۷
 ۴۱۸
 ۴۱۹
 ۴۲۰
 ۴۲۱
 ۴۲۲
 ۴۲۳
 ۴۲۴
 ۴۲۵
 ۴۲۶
 ۴۲۷
 ۴۲۸
 ۴۲۹
 ۴۳۰
 ۴۳۱
 ۴۳۲
 ۴۳۳
 ۴۳۴
 ۴۳۵
 ۴۳۶
 ۴۳۷
 ۴۳۸
 ۴۳۹
 ۴۴۰
 ۴۴۱
 ۴۴۲
 ۴۴۳
 ۴۴۴
 ۴۴۵
 ۴۴۶
 ۴۴۷
 ۴۴۸
 ۴۴۹
 ۴۵۰
 ۴۵۱
 ۴۵۲
 ۴۵۳
 ۴۵۴
 ۴۵۵
 ۴۵۶
 ۴۵۷
 ۴۵۸
 ۴۵۹
 ۴۶۰
 ۴۶۱
 ۴۶۲
 ۴۶۳
 ۴۶۴
 ۴۶۵
 ۴۶۶
 ۴۶۷
 ۴۶۸
 ۴۶۹
 ۴۷۰
 ۴۷۱

در ذکر آن بود که خود را ذکر را فرمودش کند و چندان از آن سر در باقی مانده و بجا می ماند
 تا که پیدا آید و در بشر اقی شهود آن نوز و مد لذت جمال مذکور مستغرق گردد و تجلی
 حق نصیب عین گردد و چون در لذت جمال محو شود و حق محو تیره حاصل شود از خود
 و از کل کائنات بی شعور گردد و بمقصد رسید و باشد مصرع
 مرازدیدین رویت نزلت گویانی

فصل

ذکر را در ذکر چهار منزل است ذکر زبان و ذکر دل و ذکر سر و ذکر روح و چنانکه
 بالا گذشت و ذکر را در ذکر سه منزل است یکی استیلا و ذکر دیگر و آن آنست که ذکر
 بقصد و اختیار ذکر می کند و ذکر از دست میرد و بدین را کناش گویند و آنجا چنانچه در
 ده سال در کناش بودند تا ذکر تو را گرفت و دوم استیلا و ذکر را ذکر انجا ذکر میات گرد
 و نفس کافر و ملایق در بند افتد بسم الله الرحمن الرحیم و کلمات القلوب در نایب سیم استیلا
 مذکور بر فکر و این مقام تجلی و ظهور حق است و مطلوب مطلق چنانکه سطور افتاد می کند
 که امام جنید در مدتی که کناش ده سال پنج دید چون استیلا و ذکر بر ذکر آمد تا سی سال
 خیره غریق در دل گذشت و این غلوت امام جنید است بجان الله در شرب حنون
 فیحی ما نطفه و یزید کائنات طالبان صادق و مجربان و ائمه با نذک منت بدین وقت
 می رسند الحمد لله

فصل

چنانکه چون طالب در استغراق جمال مطلوب خود را و کل کائنات را محو و می بیند
 و جزئی که مانند اگر انقدر هنوز شعور بود که این سنی درین دور کل کائنات ظاهر است
 هنوز فاعله خود باقیست حیرت می کشد و در حق با کثرت هر فساداتی که

لذت سرور
 در ذکر کناش
 در ذکر استیلا
 در ذکر سیم
 در ذکر چهار
 در ذکر پنج
 در ذکر شش
 در ذکر هفت
 در ذکر هشت
 در ذکر نه
 در ذکر ده

چون یکی طالب دانش غیرت مطلوب فرمود و لا یتقی و لا یتدبر حال او شود
 تا آخر ماند خبر چنانکه می آید روزی علی پیش پیرمرد آمد گفتند این لیلی مطلوب
 توست گفت آنانیلی آنالیلی این مقام تو را ست چنانکه گفت شعر
 تو زد و گم باش تو حیدر این بود گم شدن کم کن که تفرید این بود
 و بنجام سلطان عارفان می فرماید تا غایت من او را می جستم خود را می یافتیم
 اکنون سی سال است که خود را می جویم او را می یابم ز به دولت ز به دولت
 جمال دوست چندان بیاید گفت که سعدی ناپدید است از محضر
 اما این مقام بر دوام نادر است کسی را کم دست نیندیشد بعضی را کالبرق دست دید
 و بعضی را زیادت از آن ماه که هر روز نماید ذلک فضل الله یؤتیه من یشاء

فصل

طالبان بر رستمند قال الله تعالی فَمَنْهُمْ ظَالِمٌ لِّنَفْسِهِ وَمِنْهُمْ مُقْتَصِدٌ
 وَمِنْهُمْ سَابِقٌ بِالْخَيْرَاتِ طائفه عالم نفس خود را بتعبد و شتر به طالب حق است
 در دایره اصطفاست از دنیا گذشته است و طهارت تمام نیافته است عدم
 طائفه مقتصد است و الاقتصاد هو الاعتدال و الاعتدال و الاعتدال هو الاعتدال
 و این طائفه در منزل سیر دل است که دلش صفایافت و در سیر الی الله شایسته سیر
 طائفه سابق بنیاد است این طائفه ستر به حق است و کمال رسیده بر حق ندیده
 و فناء سلطان یافته شعر

در بحر فنا چو غوطه خوردند بر حق همه را و فارغ کردند
 و سابق بخیرت اشارت بر آن دارد که اینجا مقتصد و مقصود است و مطلوب شعر
 دیگران را و عده فرما بود یک ما را نقد همه اینجا بود
 اینجا گفته اند قبیله عالم نفس است و حقوق مقتصد است و موفی سابق بالخیر است +

لیلی بعد از آنکه در دست او
 علی بن ابی طالب است
 و بنجام سلطان عارفان می
 فرماید تا غایت من او را می
 جستم خود را می یافتیم
 اکنون سی سال است که خود را می
 جویم او را می یابم ز به دولت
 ز به دولت جمال دوست چندان
 بیاید گفت که سعدی ناپدید
 است از محضر اما این مقام بر
 دوام نادر است کسی را کم
 دست نیندیشد بعضی را کالبرق
 دست دید و بعضی را زیادت از
 آن ماه که هر روز نماید
 ذلک فضل الله یؤتیه من یشاء

فصل

آدمیان بر قسم اند قسمی شایه بهایم که نسبت ایشان همیشه بر خورون و آتش میدن
و شجرت در اندن است از کلاف کلاف کلام افشارت بدین دارد و در دین ایشان
جز طلب دنیا و متاع آن دیگر نیست عجب نیست اگر این طائفه وقت موت
از شاست حب دنیا بے ایمان برودند آلیا ذی الله من ذلک قسمی دیگر شایه
بلا نیک اند که نسبت ایشان همیشه بر عبادت حق و تسبیح و تهلیل است و بعضی
اللیل والنهار لا یفترقون شب و روز در طاعت بودند ایشان اولیای عباد و زاهدان
اند و هم بر نیک ملک اند و کو از فرش پرش روید و از فرش بر فرش آیند و هنوز
در ماه بوده اند که در مقام تسبیح و تهلیل یافتند و اند بهر چند این طائفه پاک اند
که دل بر دنیا بے قان و خطره آن نسبت اند و رغبت بر آخرت که باقی و صافی است
کرده اند و محمود و صابین جهان در سبج و عبادت داشتند تا بدیدجات و شوباتان
چنان رسد تا مهنوز و دن نسبت اند که بیک کفاده اند طبیعت

اینها که بجز رسته تو بای نگارند کونه نظر اند چه کونه نظر اند

مستوال است که بهتر حیس علیه السلام بقوم که عابد و نادر بودند بگذشت
پرسید که مقصود شما ازین عبادت چیست گفتند که از دوزخ میترسیم و امید
بهشت داریم حیس علیه السلام گفت از مخلوق میترسید و به محکومت میترسید
پس بقوم میگوید که عابد و نادر بودند بگذشت و پرسید که مقصود شما ازین عبادت
 چیست گفتند که از بهر خدا تعالی و محبت او طاعت میکنیم بهتر حیس علیه السلام
فرمود که شما دوستان خدا و یار افران است که با شما باشم

و فصل است از وهب رضی الله عنه قال قال الله تعالی فی الزکوة و فی الزکوة
من عبد بن یحییة اذنا له خلق جنة لا تارک الله ان الله لا یزکک

این طائفه از آدمیان است که همیشه بر خورون و آتش میدن
و شجرت در اندن است از کلاف کلاف کلام افشارت بدین دارد و در دین ایشان
جز طلب دنیا و متاع آن دیگر نیست عجب نیست اگر این طائفه وقت موت
از شاست حب دنیا بے ایمان برودند آلیا ذی الله من ذلک قسمی دیگر شایه
بلا نیک اند که نسبت ایشان همیشه بر عبادت حق و تسبیح و تهلیل است و بعضی
اللیل والنهار لا یفترقون شب و روز در طاعت بودند ایشان اولیای عباد و زاهدان
اند و هم بر نیک ملک اند و کو از فرش پرش روید و از فرش بر فرش آیند و هنوز
در ماه بوده اند که در مقام تسبیح و تهلیل یافتند و اند بهر چند این طائفه پاک اند
که دل بر دنیا بے قان و خطره آن نسبت اند و رغبت بر آخرت که باقی و صافی است
کرده اند و محمود و صابین جهان در سبج و عبادت داشتند تا بدیدجات و شوباتان
چنان رسد تا مهنوز و دن نسبت اند که بیک کفاده اند طبیعت

[illegible]

لَا تُخْلِفُونَ بَعْدَهُ وَلَا تَقَامُوا فِي الدِّينِ وَأَدِّبُوا فِي جَمِيعِ الْأَحْكَامِ
وَارْزُقُوا مَتَابَعَةَ أَنْبِيَائِكُمْ وَأَوْلِيَاءِكُمْ وَأَجْلُوا مِنْهُمْ وَمَعَهُمْ
فِي الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ بِطُغْيَانِكُمْ وَبِعَدْوِيَّتِكُمْ يَا أَرْحَمَ الرَّاحِمِينَ

تَمَامُ مَشْرِقِ

تفسیر روح البیان۔ صوفیانہ مذاق کی یہ ایک نادر تفسیر ہے جو دیر قیمت کی ایک نفیس کتاب ہے۔ دو بارہ کار و درتہ بعد فائدہ عام کیلئے گرایا جا چکا ہے۔ ۵۰ فرائٹس یا آنے پر چھپا کر شروع ہوگا۔ نیا و نعل استہتم کتبہ صفیہ علوم اسلامیہ چوک قریب بازار

کتابت شریفہ الماسیانی حضرت محمد و خاندانِ نبوت علیہ السلام کی ذریعہ استقامت و سرافرازی اور تکریم و تعظیم کے لئے تحریر کیا گیا ہے۔

زخم و قیامی سیر و خا و گل	که بیت که بر حیت این	سلوکیت این صاحب پاک رفت
که رشاد شد بیز ما با بین	خوشا قسمت ما بر این غلام	گرفت آمدین گنج از شاه و دین
بسی و دروازه صابری	طبع گشت این شیر خیز بین	چو بیند گرو صر و ماده را م
که حرف الف حضرت اندین	پنجاه سال ای گفت اقم	گوکان عرفانست را و یقین

کتابت شریفہ الماسیانی حضرت محمد و خاندانی مرتدہ علیہ السلام بحال صحیح و صحیحہ است و ملا علی قزوینی صاحب جسر وادی محمد بن خاندانی مرتدہ

الفرقة اليسارية (الشيعة) هي التي لا تعترف بالولاية العامة ولا تعترف بالولاية الخاصة ولا تعترف بالولاية الخاصة ولا تعترف بالولاية الخاصة

ہماری دیگر کتب



نورۃ الاصفیاء تتبع روضۃ الملقن